بسم اللہ الرحمن الرحیم

پہلے ہے حمدِ خدا جو ہے کثیر الغفران
ہے رجا مجھ سے اس پاک کی یہ نامہ مرا
مالک الملک و اولوالامر و نعیم الاحسان
بے خلل و غش ہو پسندِ خردِ نامور ان

لائق حمد و سزاوار ثنا
ذات پاکِ حق ہے جو حق آشنا
جسکے کن کہتے نہ گذرا ایک پل
کر دیے پیدا بر و بحر و جبل

اور بچھایا اسنے یہ فرش تراب
کہتے ہی کن کے فقط بر روے آب
اور دیا اسکی کو از صنع کمال
کر دیا محکم باوتادِ جبال

اور کیا ہے نصب مانندِ حباب
خیمہ گردون بلا چوب و طناب
اور زینت اسکو دی ہے ایک ہجوم
از مصابیح مہ و مہر و

دیکھ لو گر ہے تری آنکھوں میں نور
کیا ہی اس قصرِ معلّٰی میں قصور
ہی مبرا جون رخِ آئینہ صاف
از شقوق و از فتو

اب بھلا سب ملکے معماران عصر
گر تو دیں تعمیر ایسا ایک قصر
کس کو قدرت ہے جو لافِ ہمسری
مارے آگے ایسے قا

اور پھر ان سب کو وہ ذاتِ قدیم
دم میں کر دیگا قیامت کو عدم
یعنی جس دم کہ جاویگا صور
سب فنا ہونگے بلا ریب

اسکے بن جز ذاتِ حیِ لایموت
کچھ نہوگا ہے یہ قرآن سے ثبوت
اور جب چاہیگا پھر بعد از ممات
تب جلادیگا ہی اک دم میں

اور لیگا ہر کسو سے پھر حساب
روبرو اپنے وہیں حسب الکتاب
ہوگا جسکا پلہ نیکی ثقیل
دیگا جنت اسکو وہ رب جلیل

ورنہ یعنی پلہ اعمال زشت
جسکا بھاری ہوگا سو وہ بد سرشت
پائیگا اس دم مکانِ ہاویہ
ہے بیزار رنج و الم وہ زاویہ

اس طرح وہ فاعلِ مختار ہے
قادرِ بے عجز و محکم کار ہے
جو کہو سو سب اسی مقدور ہے
کچھ نہیں نزدیک اسکی دور ہے

اسنے لوگوں کی ہدایت کے لیے
انبیاء و مرسلین پیدا کیے
اور کیے نازل صحیفے اسنے چند
اور بعضوں پر کتابیں بھی

تا سنائیں حسبِ فرمانِ وحید
سب کو امر و نہی اور وعدہ وعید
جسمیں اسکی لوگ سب طاعت کریں
اور شرک و کفر و عصیان سے

نوح کو جس وقت دیکھا برملا
کہ یہ ہے نہایت گرفتارِ بلا
ساڑھے نو سو سال تک لیل و نہار
اسنے دعوت کی نہان و آشکار

اور بہتیرے لوگ کرتے ہیں نفور
یعنی سن سن بھاگتے ہیں دور دور
تب کیا طوفان میں ان سب کو غرق
تھے جو مشرک

ہو گئے سب غرق وہ کفار تنگ
جو کہ تھے خیرہ سو منان اہل فلک

اور بچایا ہود کو بھی عاد سے
یعنی انکے فتنہ و بیداد سے

کی مسلط آندھی ایسی بکو صفات
ریح صرصر آٹھ دن اور سات رات

اور کیا محفوظ اسنے مثل ہود
حضرت صالح کو از قوم ثمود

کر دیا یکلخت انکو بھی ہلاک
ایک ہی چیخ سے فقط بے ترس و باک

ایسے تھے وہ بے حیا ناپاک کیش
کرتے تھے اغلام مردوں سے ہمیش

اور کی اسنے بالطاف تمام
نار ابراہیم پہ برد و سلام

گو کئے تھے قتل اسنے صد ہزار
زعم سے موسیٰ کے اطفال صغار

آخر اسکو بھی بافوج و سپاہ
کر دیا موسیٰ ہی کے ہاتھوں تباہ

لے لیا اسکو اٹھا افلاک پر
رہ گئے سر پیٹتے سب خاک پر

جوں ابو جہل و ولید و بولہب
اور مثال انکی جو تھے کفار سب

پھر اسی قادر نے بے گفت و شنود
کر دیا انکو جہنم کا وقود

قبضۂ قدرت میں اسکے ہے مدام
فرش سے تا عرش جو کچھ ہے تمام

خالق و رازق اسی کی ہے صفت
دیکھ لی ظاہر بچشم معرفت

اک قصیدہ اب لکھوں اس آن میں
اس ملیک مقتدر کی شان میں

مور سے بھی ہوں زیادہ ناتوان
لاف کیا مارونگا اسمیں اے جوان

سابح و غائص جو تھے دیکھا اسکا جوش
ہو گئے یکلخت سب گم کردہ ہوش

پر کسو نے کچھ نہ پائی ہے خبر
کس کہاں ہے قعر اور ساحل کدھر

پھر ہمارا اور تمہارا کیا شمار
ماریں جو لاف ثنا کردگار

لیک ہر یک حسب استعداد خویش
کرتے ہیں طبع آزمائی کم و بیش

یوں کیا لے ہے اعدا سے قصاص
حضرت نوح پیمبر کو خلاص

تھے عظیم الجسم وہ مانند عوج
عوج سے کچھ کم نہ تھا انکا عروج

ہو گئے بے جان گر کر وہ خود پسند
خاک پر یکلخت جوں نخل بلند

وہ بھی تھے اک بانی ظلم و فساد
عہد میں صالح کے مثل قوم عاد

یوں ہی قوم لوط کو وقت سحر
ایک دم میں کر دیا زیر و زبر

لوط انکے ہاتھ سے آئے تھے تنگ
دیکھ دیکھ ان فاحشوں کا رنگ ڈھنگ

اور کلیم اللہ کو فرعون سے
دی اماں اسنے ہی اپنی عون سے

پر نہ پایا اس نے موسیٰ کا پتا
گو کہ لوگوں نے دیا اسکو بتا

اور باندھی جب یہود نے کمر
قتل پر عیسیٰ کے لیے تیغ و تبر

یوں ہی ختم الانبیا کے روز و شب
تھے عداوت میں جفا و ید عرب

روز و شب شام و سحر در پشت کیش
بغض آنحضرت سے رکھتے تھے ہمیش

سب پہ غالب ہے وہ سلطان دو کون
سب اسی سے چاہتے ہیں نصر و عون

ہر جگہ پر حاضر و ناظر ہے وہ
ہر کسی کا حافظ و ناصر ہے وہ

ہے اسی کے ہاتھ موت و حیات
فاعل مختار ہے وہ پاک ذات

اس سخن میں کب یہ بیت ہو جھنا
مارتا ہوں میں نہیں لاف ثنا

ہے یہ وہ بحر محیط اے مرد نیک
قعر و ساحل ہے نہ جسکا دونوں ایک

حسب استعداد اسمیں خوب خوب
تیرے اور غوطے لگائے ڈوب ڈوب

قصہ کوتہ جبکہ خود اے باصفا
بولے لا احصی ثنا مصطفیٰ

ذرے کی کیا مجال پیش آفتاب
جو مقابل ہو کے مارے لاف تاب

ہے محمد انہیں سے طبع آزما
ایک تو بھی ہے سو لے طبع آزما

در طرف تحفہ تقدیر ہوا تحریر
ثنا اسکی نہیں سکتی ہے کار قدیر
١٢٧٦ ہجری

قصیدہ

کم و بیش پہ لازم نہیں ہے اے صابر
سپاس چاہیے ہر نعمت قلیل و کثیر
مثال خواب پریشان ہے طلسم جہان
نہیں ہے ثانی یوسف کوئی جو دے تعبیر

مقطعات حروف کی سی عبارت ہے
کوئی آیت لا حل کی کیا کرے تفسیر
پھر اسکا ملک علم سے کوئی سا نہ سمجھا
جو اس سے پوچھیے ہو کس کو شوق راہ خطیر

نہ بیٹھیے بے خبر اے پابند حرص و ہوا
کھڑی ہے سر پہ اجل ہاتھ میں لیے شمشیر
چتے ہیں ندامت بچشم تر دامن
نہ بن پڑیگی ہوئی موت جب گریبان گیر

بلا قصور بامر غفور وقت ضرور
کریگا بیک اجل قبض روح بے تاخیر
کوئی بھی باقی ہے دیکھ چشم عبرت سے
ہزاروں لاکھ گئے اس خاک میں فقیر و امیر

نہیں بجا ہے ہوگا کوئی سلیمان سا
کہ جسکے امر کے جن و بشر تھے سب تسخیر
ہمیشہ صبح و مسا تخت آن شہ بالا
اڑے تھا باد و پر مثال ابر مطیر

بحکم آن شہ والا جبین سمیع و بصیر
جو اور وہ مسجد اقصیٰ جو اس نبی کی تعمیر
بوقت موت بھلا کچھ بھی انکے ساتھ گیا
نہ مال و ملک نہ دولت نہ سلطنت نہ سریر

عبث ہے منصب دنیا پہ جو کرے ہے ناز
کہ جسمیں آج ہوا سرفراز کل تغییر
کلیم یہ اولو العزم شاہ ذو القرنین
خیال کیجیے تو کیسا تھا وہ امیر کبیر

تمام طے کیا ملک انسے شرق سے تا غرب
سمیع بلاد و جبال و بحار و نہر و غدیر
پلنگ ہو گئے آخر اسی بیابان میں
اجل کے چنگ سے اسکو بھی کر لیا نخچیر

متاع و مال تو سب گیا جو تھا وہیں
بجز کفن بلا اسمیں بوزن نقیر
وہی ہے عجوزہ دنیا ہے جسکو دی تھی طلاق
برا و دین ہو مقتول شبر و شبیر

ہزار آفرین اس شاہ کربلا و دیر
پیاسا جسکے لہو کا تھا ایک جم غفیر
بجان رسید مگر بیعت یزید پلید
خلاف سنت حضرت ہوئی نہ انکو پذیر

نہ مانی بات یزید پلید کی زنہار
شہید ہو گیا پر سنت رسول بشیر
صراط حق یہی ہے جو ہے سنت نبوی
یہاں ہے تا در جنت جیسے سیدھی لکیر

خلاف اسکے عزیز کبھی نہ رکھیو قدم
پڑو گے ورنہ جہنم میں جو بری ہے بس مصیر
نہو فریفتہ اس زر لا بقا دیر
یہ بوجھ لو کبھی بلک عدم ہو نگے سفیر

وہاں کی راہ کا لو یاں توشہ تقویٰ
جو دسترس ہو تمہیں اسمیں مت کرو تقصیر
بوقت خواب امیر و فقیر یکسان ہے
فراش مخمل و دیبا ہو یا بساط حصیر

یہ خواب یا کہ طلسمات یا معما ہے
نہیں خیال میں آتا جو کچھ کریں تقریر
جو قبر کھود کے مردے کو دیکھیے تو اسے
کوئی بتا نہ سکیگا یہ تھا امیر یا کہ فقیر

کمال آلہی ہے یہ تقریر حال کر کی خیال
کہ تف ہے حشمت دنیا جسکی یہ توقیر
ورنہ ہے کیجیے آلودہ کھا کے پالودہ
یہ روٹی جو کی ہے افضل نہ شیر مال و فطیر

وہیں ہیں آب کر لیوز بویان جو کباب
پلاس کی ہے قناعت بکن بخبر شعیر
نہ دیکھے چشم حقارت سے خاکساروں کو
اگرچہ بیٹھے ہیں ظاہر میں با لباس حقیر

یہ خاکسار نہیں کم ہیں زر کے بھی محتاج
نگاہ انکی میں یکسان ہے خاک اور اکسیر
ہیں جو کہ جلوہ نشین گوشہ قناعت کے
طمع سے بھاگتے ہیں کمان سے جون تیر

دیا جو حق نے نگاہ و زبان میں انکی اثر
نہیں ہے پارس اکسیر بھی ہے تاثیر
وہ ہیں بہرہ ور توکل کے قطب نقشبند
اگرچہ سجن میں ہیں پا بزنجیر

وہ اسکو دیکھیں سائل جو سب کو دیتا ہے
بغیر منت احسان سدا بلا تشکیر
لکھوں ثنا اسکی ثنا میں مطلع ثانی
کہ میں گدا ہوں وہ ہے بادشاہ عالمگیر

مطلع ثانی

اسی کی ذات ہے مطلق ہر ایک شے پہ قدیر
کہ جسکی شان ہے قرآن میں سمیع و بصیر

غنی ہے کل سے اسی ملک سے ہے بے پروا
ہیں اسکو دیکھ کر گدا ہیں پادشاہ اسیر
ہمیشہ بخشیں دلاتے لطف سے اپنے
خبر ہر ایک کی لیتا ہے وہ لطیف و خبیر

غرض غرض ہے اسکو جو کوئی کرے انکار
وہ خود علیم ہے روشن ہے اسپہ حال ضمیر

وہ شاہ آپ ہی ہے دستگیر و یگانہ
کرے ہے نظم و نسق خلق کا بغیر وزیر

نہ مصلحت کی ہے حاجت نہ مشورہ کی ضرور
بھلا وہ کسلیے کرے صلاح کار مشیر

احد ہے اسکی صفت اور صمد ہے اسکی شان
نہ کوئی اُسکا ظہیر اور نہ کوئی اُسکا نصیر

جناب باری کیا نصب خیمۂ گردون
بلا عماد و طناب ازپئے صغیر و کبیر

خدا و کرام برای انام گسترده است
فراش ارض بایں طول و عرض شکل حصیر

برائے روشنی چشم جملہ عالمیان
نہادہ در لگن چرخ شمع مہر منیر

ہر اک سباع و بہائم ہر اک وحوش و طیور
ہیں اُسکے دام میں اُلفت کے پائے بند اسیر

پلی ہیں طفل صفت اسکی پرورش پاکر
ہمیشہ پی کے ز پستان ابر نیسان شیر

مقر ہے سارا جہاں اُسکی احدیت اوپہ
مگر یہ کافر و مشرک ہیں جو کہ اہل سعیر

کچھ ایسا انکی دلونمیں گمرہی کا خلل
ہوا ہے ساری طاری زکمِ دل و شریر

کہ چھوڑ راہ ہدایت طرف ضلالت کے
یہ چلتے ہیں جیسے چلتے ہیں اپنے مثل شریر

فساد انکی لہو کا کبھی بطور صلاح
نہیں نکلنے کا الا بہ نشتر شمشیر

سلف سے انکو سناتے ہی ہیں وعدہ وعید
ہر ایک اہل رسالت جو تھے بشیر و نذیر

نہیں ڈرتے قیامت دن سے جبکے تئین
کہا ہے حق نے علی الکافرین غیر یسیر

مفید کب ہے انھیں نسخۂ فلاطونی
جنھوں کا روز ازل سے بگڑ گیا ہے خمیر

اُنہی میں جیسے کہ نوح ساڑھے نو سو برس
سنا گئے ہیں رہ اول سے تا بوقت اخیر

نہ مانا جبکہ کسی نے بھی تب اٹھا طوفان
انا غرق ہوئی قوم حق سے بے تاخیر

یونہی کلیم نے فرعون کو بہت مدت
دکھائے معجزے عاجز کیا گروہ شریر

نہ آیا راہ ہدایت پہ سمجھ میں آخر
ہوا ہلاک مع لشکر امیر و وزیر

جناب پاک رسالت جو تھے شفیع امم
کہ جنکی ذات تھی حجت پہ صغیر و کبیر

کلام پاک ہے انشا نعت آنحضرت
خصوص جسکا مصنف ہے بنفس تقدیر

طبیب ہر رسولوں میں حکیم کریم
وحید عصر ہر اک فن کے بے عدیل و نظیر

نہ چاہا انکو جو تھے ان مریض شرک و نفاق
کہ ہوویں نسخۂ توحید سے علاج پذیر

خصوص جو تھے چچا آپکے ابی طالب
کہ انکا مہر و محبت میں تھا نہ کوئی نظیر

وفات کر گئے جسدم سے جد آنحضرت
اُن ہی کے ہاتھ ہوئی پرورش تو سن صغیر

یہ آرزو تھی انھیں تا کہ وہ مسلمان ہوں
مگر نہ لائے وہ اسلام تا بوقت اخیر

اگرچہ سرمۂ طوری ابصار افزا ہے
نہیں مفید ہے گر کھینچے چشم ضریر

ہدایت اور ضلالت کا ہے وہی مختار
یہ جسکی امر سے ناطق ہے خاک کی تصویر

کسی مجال جو قدرت میں اسکی ہو ترمیم
چہ جائیکہ چون و چرا اسمیں شیخ ہو یا پیر

جسے خدا نے گمراہ خود کیا ہووے
اسے جو راہ لگا دے وہ کونسا ہے پیر

لکھا ازل کا مٹے کسو سے تا بہ ابد
نہیں مٹیگا گو ہوویں شاہ و گدا و فقیر

اسمین تحریر ہے اب نعت رسول الثقلین — کیا تھا حق نے جسے رہبر جن و انسان

اب لکھوں نعت جناب مصطفےٰ
تا کہ حاصل ہو مجھے راہ صفا

راہ ہے اُسکی صراط مستقیم
بیخطر از خوف زندان جحیم

جو چلا اس راہ پر وہ با صواب
منزل مقصود کو پہنچا شتاب

کس سے ہو وصف اُس رسول پاک کا
مرتبہ تھا جسکے تئیں لولاک کا

خلق میں اُس سرور دیں کا وجود
تھا سراپا معدن الطاف و جود

کیونکہ تھا وہ بہترین کائنات
رحمة للعالمین تھی اسکی ذات

گو کہ ظاہر میں کسو سے ایک حرف
نا پڑھا تھا مطلقاً وہ پاک ظرف

لیک باطن میں جو پوچھو وہ رسول
تھا سراپا سارے علموں کا اصول

ای پڑھا تھا وہ رسول راہبر
دفتر علم لدنی سر بسر
سو بروا اس علم کے سارے علوم
ہین الف بے کی مثال ای پاک قوم

قوت صرف غربت مین وہ مجبور حق
دیگیا ہے سارے عالم پر سبق
معجزے مین اسکا ثانی کوئی بشر
نا ہوا ہے اور نہ ہوگا تا بحشر

گو کہ تھی یا دو مسیح پاک زاد
معجزے مین بدل تھے استاد
معجزے انکے ہوئے تھے خاک پر
یان ہوئے ہین خاک و سر افلاک تک

اہل مکہ سب ہوئے سمجھ طلب
واسطے شق القمر کے ایک شب
کہ بھلا اس ماہ کو اے نیکبخت
کر تو ہے مانند جوزا کی دو لخت

تب تھی جانین کہ برحق ہے رسول
اور کرین فرمان کو تیرے قبول
آ گیا سنکر یہ از قوم غبی
جوش مین دریائے اعجاز نبی

ادر حق سمجھ وہ اس مہ کو بیا
ایک ہی انگلی سے دو ٹکڑے کیا
جو تھے حاضر کیا صغار و کیا کبار
ہو گئی حیرت زدہ آئینہ دار

اڑ گیا ہر ایک کے چہرے کا رنگ
دیکھکر یہ معجزہ مثل پتنگ
یون ہی اس حضرت نے روز جنگ بدر
کافرونکا دیکھکر غوغا و غدر

زود تر ودون ہی اٹھا اک مشت خاک
پھینک دی انکی طرف از دست پاک
جا پڑی آنکھون مین انکی وہ تراب
ہو گئی سب کی رہ و خانہ خراب

کر کے حملہ غازیون نے بیدریغ
بعض لوگونکو کیا جا زیر تیغ
اور کیا باقی کو اپنے دام مین
باندھ گردن ربقۂ اسلام مین

اور جو تھا مال غنیمت بیشمار
کر دیا تقسیم حسب الاقتدار
حضرت موسیٰ نے ذات کے لیے
سنگ سے چشمے وہان جاری کیے

اور اس ساقی کوثر نے یہان
ایکدن اک واقعے مین ناگمان
دیکھکر اسلامیون کو برملا
بے نہایت تشنگی مین مبتلا

انگلیون سے کر دیے چشمے روان
ہو گئے سیراب سب پیر و جوان
مخزن اعجاز تھا وہ باکمال
خارج تحریر ہین اسکے خصال

کر محمد اک دو غزلون مین اب
اور نعت اس شاہ دین کی باادب
پھر شب معراج کا اسکے بیان
حسب استعداد خود کچھ عیان

غزل

کب ہے قدرت کسی انسان مین
جو لکھے کچھ اس نبی کی شان مین

آیۂ الیوم اکملت لکم
دینکم کہتا ہے حق قرآن مین
ہے صفت اسکی بشیر و منان
اور نذیر کا فرمان فرقان مین

فرض کی ہے حق نے اسکی اتباع
ہم سبھون پر دفتر ایمان مین
غیر نفسی امتی کو اس سوا
ہو گا کون اس حشر کے میدان مین

آئیگا اک میل پر جب آفتاب
جائیگا تب حشر اس طوفان مین
خوف عصیان سے گریبان کرکے چاک
سب چھپینگے اسکے ہی دامان مین

جس کسی کا نامۂ اعمال نیک
ہو گا بھاری پلۂ میزان مین
وہ طفیل اسکے سے ہی پا کر نجات
ہو گا داخل روضۂ رضوان مین

صرف کر دی جسنے عمر بے بہا
صرف مدحت کے سر و سامان مین
ای محمد حیف اس مدحت پہ ہے
اس نبی کے جو نہو فرمان مین

قطعہ

کسکو ہے کب ہو ادا نعت حضرت احمد
حضور جسکا ثناخوان ذات پاک ہے صمد
ز روئے عزت و قدرت مثال اسکا کے
نہین ہوا ہے نہ ہو گا ازل سے تا بہ ابد

ہر اک نشان سے جسکے اس جناب کے جتنے
کلیم کو ملے توریت مین ہے سند
مسیح نے بھی پڑھا انجیل مین ہے سے نبی
کہا کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد

یہود اور نصاریٰ خوار جتنا ہے
اسکے نور حق سے کیا ہے سب نے ظہور

ہوئی ہین لیے شفیع الامم کی بات رد
قدم سے جسکے منور ہے شرع کی سند

تمام مضمون نہ ہوا لب ہے اُس نبی کی بین
نہ ہوسکی کما حقہ صفت ہرگز

اگرچہ ماننے مین تفاوت ہے اپنی اہل حسد
کسو بشر سے محمد سوا ذات احد

حمد اور نعت ہوئی فضل خدا سے موزون / آگے معراج کے ہوتے ہین اب احوال بیان

ای براق طبع چل اس آن مین / لیلۃ المعراج کے میدان مین
تیز گامی تو ذری اپنی دکھا / خوشخرامی تو ذری اپنی دکھا

تو ابھی ہووے اب گزرا نہین دم / ہوگیا کسو واسطے افگندہ سم
منزل مقصود کی ہے رہ یہی / اپنی چلنے مین ستا کر تو بہی

کیا عجب وہ لیلۃ المعراج تھی / گویا لیل القدر کی سرتاج تھی
وہ شب بابرکت عز و شرف / فیض سے معمور تھی چارون طرف

گو بظاہر وہ شب دیجور تھی / لیک باطن مین سراپا نور تھی
کیا کہون اُس رات کی مین خوبیان / دن مین کب پیدا ہین وہ محبوبیان

دن تو پایا اُس رات کی آمد کی بو / چھپ گیا تھا پہلے ہی شرمندہ ہو
اُم ہانی کی جو تھی دولت سرا / جاکے اُسمین حضرت خیر الورا

مہد راحت پہ ہوئے مشغول نوم / کرکے وان اُس لیل کے مین شکر نوم
گو بظاہر خواب مین سرشار تھے / چشم باطن سے مگر بیدار تھے

ناگہان آ پہونچے جبریل امین / لے براق از حکم رب العالمین
اور جگا کر آپ کو پیغام رب / سب سنایا اک سرے سے باادب

سنتے ہی پیغام حق وہ نامدار / اُس براق برق رو پر ہو سوار
لیگئے تشریف با عز و شرف / پہلے وان سے بیت اقصیٰ کیطرف

پھر وہان سے وہ براق برق سیر / آسمان پر لے اُڑا مانند طیر
ایک لمحہ بھی نہ گذرا اُس زمان / طے کرگیا یون وہ ساتون آسمان

ترکی تازی تھا ہرگز وہ خوش / ترک تازی مین تھا جو برق درخش
گو کہ طیر فہم اور سیر خیال / ہو سریع السیر ہر اک بیمثال

لیک اُس میدان مین دیکھ اُسکی چال / ہوگیا لنگ اور وہ سست بال
گرد تک اُسکی نہ پہونچا دو مین یک / ایسی تھی اُس اشہب والا کی تگ

جبکہ شاخ سدرہ پر مثل ہما / جاکے پہونچا وہ براق خوشنما
دیکھ اُسکی شہپری تیز و تند / ہوگئے تب شہپر جبریل کند

پھر سرافیل آئے استقبال کو / دیکھ زینت اپنی پر اور بال کو
ساتھ اُسکے وہ رسول ذوالمنن / وان سے رفرف پر ہوئے جا خیمہ زن

رک رہا پھر وان ہے اسرافیل بھی / بال و پر نے اُسکے کچھ یاری نہ کی
الغرض پھر وان وہ سالار دین / لامکان پر جا ہوئے مسکن گزین

اب نہ پوچھ اُس جائے کی مجھسے بات / پاک تھا وہ عالم از قید جہات
قبل و بعد و داین و بائین تحت و فوق / خالی تھا ان سب سے لیکن پُر ز شوق

پہونچے پھر وہ سید عالی نسب / حضرت حق مین بتعظیم و ادب
اور ہوئے مقصود سے ان فیضیاب / کیونکہ تھی وہ بارگاہ ارتقاب

اور جو سننا وہان تھا وہ سنا / اور جو کچھ سُنکے وہ دل مین رکھا
اور جو تھا دیکھنا دیکھا وہان / پھر کہون کیا تھا عجب لیکھا وہان

ہے سننے کا نہین یاں یہ حکم / اس سے رہنا خوب ہے اب صم و بکم
ایسے بیان کا ساحت تقریر تنگ / اور نہایت مرکب تحریر لنگ

یہ محمد بیان اب با ہر قدم
اس جگہ ایسا رکا جاتا ہے دم

بعد نعت حضرت خیر الانام
چاہیے اب مدح اصحاب کرام

مدح اصحاب کبار و صفت آل کرام
از پس نعت پیمبر کروں تحریر بیان

قاطع البدعة وہ سب تھے پاک کیش
راسخ و ثابت تھے سنت پر ہمیش

تھے وہ چاروں راشدین و طیبین
رونق شرع شفیع المذنبین

سب کو واجب ہے انھوں کی پیروی
جو نہ مانے ہو وہ گمراہ و غوی

ہم سبھوں کے واسطے وہ ذی علوم
گویا تھے جو ہدایت کے نجوم

پہلے ہیں بوبکر با صدق و صفا
رافع اعلام دین مصطفیٰ

حق نے فرمایا ہے انکی شان میں
ثانی اثنین اذ ہما قرآن میں

پھر گمان یہ ہے وہ مرد حق
لے گیا ہے ساری امت پر سبق

دوسرے پھر ہیں عمر کشور کشائے
تھی موافق وحی حق انکی رائے

مسند آرائے جہانبانی تھے وہ
عدل اور انصاف کے بانی تھے وہ

تیسرے پھر حضرت عثمان ہیں
جو بلاشک جامع القرآن ہیں

یوں حیا کا انکی تھا بازار گرم
کہ ملائک انسے سب تے تھے شرم

اور چوتھے ہیں علی زوج بتول
والد حسنین داماد رسول

یعنی چوتھے حیدر کرار ہیں
لشکر اسلام کے جرار ہیں

کہتے تھے انکو نبی بو تراب
میں مدینہ علم کا ہوں تو ہے باب

اور ائمہ جو کہ ہیں اثنا عشر
مقتدائے امت خیر البشر

مسند آرائے امامت بیگمان
از علی تا مہدی آخر زمان

اب درود و رحمت پروردگار
ہو جیو ان سب پہ تا روز شمار

اور جو ہیں پیرو شرع رسول
انپہ بھی ہو رحمت حق کا نزول

اسمیں مذکور ہے اب موجب تالیف کتاب
گوش دل سے سنو اے مجمع عالی طبعان

ہے سبب اس نظم کا اس طور سے
پوچھ لو اے دوستو تم غور سے

ایک دن بیٹھا تھا میں اندیشہ مند
ایک گوشے میں کیے آنکھوں کو بند

یک بیک دل پر یہ گذرا خیال
کہ کروں کچھ نظم اب محشر کا حال

تاکہ ہوں سب لوگ اس سے فیضیاب
اور دے حق مجکو اجر بے حساب

پھر جو آنکھیں کھل گئیں واں ایک بار
یہ صلاح آئی نظر بے اختیار

کہ جو تھے وہ مولوی عبد العزیز
شہر دہلی میں بڑے والا تمیز

انکے اک بھائی رفیع الدین تھے
لائق تعریف اور تحسین تھے

سو وہ حضرت اک رسالہ فارسی
لکھ گئے ہیں نثر میں جن آرسی

اس بیاں میں جو نہایت ہے فصیح
باروایات و اسانید صحیح

اب جو وہ اردو میں لائے با انتظام
تو نہایت خوب ہے بہر عوام

سو خبر پر وا اسکو حسب دستگاہ
نظم کرتا ہوں بتوفیق اِلٰہ

بلکہ اسمیں کچھ بیاں اس سے زیادہ
اور بھی ہو گا رقم حسب المراد

یاں سے آغاز ہوے حسب روایات صحیح
نظم اردو میں قیامت کے علامات و نشان

سنئے گوش دل سے اے پاکیزہ قوم
کہتے ہیں یوں راویان ذی علوم

پہلے سب کے تو قیامت کا اثر
تھا وجود حضرت خیر البشر

دوسرے پھر انکا فرمانا وفات
اک قرینہ بھی ہے اے نیک صفات

جو نبوت اور رسالت کا تھا کام
کر دیا سو حق نے سب انپر تمام

اور لوگوں میں تعدی و فساد / اس غلط پر یار وہ ہو حد سے زیاد
کہ کہیں کے وزیر اس زمان / مطلقاً باقی نہ ہو جائے امان
اور باطل مذہبوں کا ہشیار / ہو وے عالم میں رواج اور اشتہار
اور ہوں جھوٹی حدیثیں مشتہر / جابجا لوگوں میں سب ادھر ادھر
اور ہوویں بے شرع باتیں بیشتر / برملا لوگوں میں بے خوف و خطر
الغرض جب نشان آخر ہو نیک / باقی جا دین خلق میں ایک ایک
تب کرینگے ایک حملہ اس زمان / وہ جو ہیں قوم نصاری بیگمان
اور کئی ملکوں کو وہ ناحق بیت / چھین لینگے دیکھ شاہوں کو شکست
پھر عرب یا شام میں آمد و سعد / نسل ابو سفیان کچھ مدت کے بعد
ہوگا پیدا اک شقی وہ بے دریغ / قتل پر سادات کے کھینچیگا تیغ
اور احکام و قوانین اسکے نام / منتشر ہونگے بملک مصر و شام
پھیلسی انتہا میں اسکے خوش طریق / ہونگی واں نصرانیوں کے دو طریق
اسمیں سے اک فرقہ بیباک و شوم / جا کریگا جنگ با سلطان روم
جو کہ دارالسلطنت ہے روم کا / نام ہے اسلام بول اس بوم کا
اس سے وہ قوم مخالف بر محل / جا کے فوراً اپنا لیگی محل
اور فرقہ دوسرا اس شاہ سے / جا ملیگا اک شقی کی راہ سے
ساتھ لے اسکو وہاں بادشاہ / شام میں آویگا با فوج و سپاہ
بار دیگر پھر وہاں اس شاہ سے / ہوگی جنگ اس فرقہ بدخواہ سے
آخرش اس جنگ میں وہ شہریار / فتح پاویگا بعون کردگار
اتنے میں شہ سے ملا تھا جو فریق / بول اٹھیگا اسمیں سے اک بد طریق
کر چلیپا غالب آیا اس زمان / اور اسنے دی ہمیں فتح و امان
لشکر رومی سے اک مرد دلیر / اس سخن کو سنتے ہی مانند شیر
آکے ماریگا اسے ہو پر غضب / اور کہیگا ای سفیہ بے ادب
غالب آیا بلکہ دین احمدی / تو نے جس سے ہمیں یہ فتح دی
تب وہ نصرانی وہیں پیچ و تاب / قوم کو اپنی بلاویگا شتاب
اور وہ رومی بھی فوراً طیش کھا / آمقابل ہوگا لیکر اپنا جیش
پھر کرینگے وہ وہاں آپس میں ستیز / گویا برپا ہوگی اس جا رستخیز
قتل ہوونگے بہت سے غازیان / کر کے اس میدان میں سربازیان
آخرش اس جرأت ای پاک قوم / جب شہادت پاویگا وہ شاہ روم
تب وہ شہ کی فوج کو دیکر شکست / شام پر کریگا اپنا بندوبست
اور اس فرقے سے کریگا ملاپ / ساتھ ہوونگے لڑا اتنا جس سے آپ
اور باقی مومنان ذی شرف / والیسے بھاگینگے مدینہ کی طرف

اسمیں مسطور ہے احوال ظہور مہدی / ہوویگا جنکے سبب خلق میں دین کا اعلان

کہتے ہیں راوی کہ جب اہل فرنگ / لینگے خیبر کے تئیں جا کر کے جنگ
تب چلینگے ڈھونڈنے کو مردمان / حضرت مہدی کے تئیں بہر امان
تا کہ ہاتھوں سے انکے با مراد / فتح ہو وے یہ بلا پر فساد
ان دنوں وہ مہدی عالی تبار / ہونگے یثرب میں بفر و افتخار
اور پھر اس خرقہ سے وہ ذی شرف / آوینگے یثرب سے مکے کی طرف
کہ یہ سنیں انکو یہ امر خطیر / [illegible]
اور جو اس عہد میں زندہ ضمیر / اولیا ابدال ہونگے گوشہ گیر
سو وہ سب ہونگے روانہ سو بسو / حضرت مہدی کی کرنے جستجو

اور بعضی بعضی کا مذہب بخلاف
مہدویت کا وہاں مارینگے لاف

آخرش جس وقت ہوئیگی وہ امام
طوف میں کعبے کے اور رکن مقام

اور کرینگے جبر اُو کر یا ہر ایک
آپ سے بیعت خلافت کی ہر ایک

پیشتر اس ماجرے کے اے ہمام
ہوگا جو اس سال میں ماہ صیام

اور یوں آواز آویگی وہاں
وقت بیعت آسمان سے ناگہاں

اور کرو اُسکی اطاعت تم ہمیش
اے گروہ مومنان پاک کیش

اور وہ حضرت ہیں آل فاطمہؓ
سید موصوف باوصف ہمہ

گر نہ ہونگے وہ امام باصفا
شکل و صورت میں شبیہ مصطفیٰ

اور محمد نام ہوگا آپ کا
اور عبداللہ اُنکے باپ کا

اور زبان میں ہوگا لکنت کا اثر
اُس امام راہبر کے اسقدر

اور علم اُنکا لدنی ہوگا خاص
جیسے پیغمبر کو تھا بالاختصاص

پہلے شہرت آپکی سن مثل موج
آئینگے اہل مدینہ فوج فوج

ہونگے حاضر آپکی خدمت میں سب
اور ہونگے جمع پھر قوم عرب

کہتے ہیں اُسکے تئیں سب خاص و عام
یعنی ہے ابراج کعبہ اُسکا نام

یہ خبر جو ہوئیگی جب شہرت پذیر
درمیان ہر صغیر و ہر کبیر

ہوگا سالار اسمیں اک منصور نام
آئیگا وہ بہر امداد امام

اُن سبھوں کو قتل کرتا بر ملا
آپ کی صحبت میں آئیگا چلا

ذکر جسکا ہے رقم یار و بصد
جو کریگا سیدوں پر ظلم و غدر

بھیجیگا اک فوج کو وہ نابکار
حضرت مہدی پہ بہر کار زار

اور اس صحرا میں زیر کوہسار
جا بجا لوگ اُسکے گر جائینگے وہاں

اور پھر اُن سب کا روز
... اُنکا عقائد ہوگا حشر

تا کریں اُنکی اطاعت خاص و عام
بیعت خالص سے جو اپنا امام

تب اُسی جا گیہ پھر لوگ آن کر
ہونگے ظاہر آپ کو پہچان کر

سن لیے اس قصے کا تو مجھسے بتا
جسطرح سے ہیں مفصل وہ بتا

اُسمیں ماہ و مہر کا ہو یاد وقوف
ہوگا واقع اک خسوف و اک کسوف

یعنی یہ مہدی خلیفہ حق کا ہے
بس سنو تم بات اُسکی جو کہے

اور سنیں گے آشکارا یہ کلام
رہیگا نور نمایاں کہ خاص و عام

جسم فربہ اور قد ہوگا دراز
رنگ روشن چہرہ نورانی طراز

لیک خلق احمدی سے مثل جام
ہوگی مالا مال طبع آن امام

اور ہوگا آمنہ مادر کا اسم
کہتے ہیں یوں رسول پاک جسم

کہ کبھی نیت سخن وہ حق پرست
مارینگے ہو کر خفا زانو پہ دست

اور ہوگا آپکا سن شریف
اُس زمان جنگل سا لایق مرد ظریف

اور ابدال و ولی آکر تمام
از عراق و از یمن و ملک شام

اور جو کہ اک خزانہ ہے بڑا
مدتوں سے جو دریہ کعبے کے گڑا

سو نکالا اس گنج کو وہ شاہ صدر
بانٹ دینگے مومنوں کو حسب قدر

اُس زمان میں ایک خراسانی امیر
ساتھ لیکر آئیگا اک جم غفیر

اور جو اعراب و نصاری آن کر
راہ میں ہونگے مزاحم بہر شر

بعد اُسکے پھر وہ سفیانی پلید
قاتل سادات مانند یزید

اُسکے جد یا درہی کا اسم بتا
ہوگا از قوم بنو کلب آ فنا

جبکہ اُنکو پہنچیگی فوراً مثل موج
بیچ میں کی مدینے کے وہ فوج

اُنکی پیچھے تب وہ ساکر وہاں
خسف ہو جائینگے میں اُس زمان

اُن ہزاروں میں سے نہ بچیں وہیں
کوئی نہ پاوینگے امان الا دو کس

ایک تو وہ جو کہ یہ قصہ تمام
جا کریگا عرض پیش اُن امام

اور سب نصرانیوں کو بھی وہی
دیگا اُس آفت سے جا کر آگہی

اور چلینگے کرکے بلوا بیشمار
اُس امام دین سے پھر کارزار

اور زیر ہر نشان بارہ ہزار ۱۲۰۰۰
ہو وینگے جنگی پیادہ اور سوار

اور زیارت کرکے اُس فرخندہ نام
روضۂ ختم رسل کی وہ امام

جو کہ ہے شہر دمشق اُس شام مین
جا وہان ٹھہرینگے اُن ایام مین

لشکر اسلام مین سے اُس جا ان
تین ہو جاینگے فرقے بیگمان

بھاگ جاینگے وہان اُس قتل سے
جیسے ابلیس لعین لاحول سے

اور اک فرقہ سپہ مین [illegible] ننگ
قتل ہو جائیگا وان پر کرکے جنگ

ویسے ہی تبہ انھین پروردگار
دیگا اپنے فضل سے روز شمار

اور وان واشجاعت کے شتاب
ہوگا اُن نصرانیون پر فتحیاب

اور جو اُن سے ہو تو تا حین حیات
پھر نکا بد سے چھٹنے کا نجات

[illegible] اک دن اُسدن قسیم
لشکر اسلام مین کہ آج ہم

اور انہین سے بہت اہل جہاد
قتل ہونگے وی جوانمردی کی داد

دوسرے دن فوج کو کرکے درست
پھر لڑائی پھر باندھینگے چست

اُن مین اُسدن بھی اکثر حق پرست
ہونگے وان جام شہادت پی کے مست

تیسرے دن یون ہی اکثر غازیان
جا کرینگے پھر وہان سربازیان

اور چوتھے دن پھر وہ شاہ شرق و غرب
فوج اعدا پر چڑھینگے بہر حرب

بار دو اُسدن حضرت رب العباد
ایسی دیگا فتح کامل بامراد

اور وہان پر اُس نصارا کی سپاہ
ہوگی اس شدت سے قتل و تباہ

اور باقی ماندہ با جمع قلیل
سو بسو بھاگینگے ہو خوار و ذلیل

اور یونہی دوسرا انکا پتا
جا کر اُس سفیانی کو دیگا بتا

پھر تو ہر اک سمت سے آکر جنود
اپنی اپنی فوج لے ہونگی نمود

فوج مین انگریز کے با فر و شان
نصب ہونگے اُس پہ ان اسّی نشان

حضرت مہدی بھی پھر تشریف لے
مکے سے جاینگے یثرب کو چلے

زود تر فرماینگے وان سے سفر
شام کی جانب کو باصد زیب و فر

دوسری جا سے پہ اہل فرنگ
آ مقابل ہونگے باسامان جنگ

ایک تو اُس شاہ دین کو چھوڑ کر
خوف سے انگریز کے منہ موڑ کر

انکی تو [illegible]
جس سے ہون وہ نصرت کے مستحق

[illegible]
رتبۂ اعلیٰ سے ہونگے مستفید

اور فرقہ تیسرا ہو کر دلیر
جا لڑیگا جنگ مین مانند شیر

اور یہ [illegible] کسی کا گو
جاینگے عقبی کو پے وہ نیکجو

بار دیگر وہ امام دین پناہ
پھر نصاریٰ پر چڑھینگے لے سپاہ

پھر آینگے جو کرکے دین سفر
فوج پر اعدا کی پھر فتح و ظفر

ایک گھڑی دن رہیگا وقت شام
آینگے خیمے مین اپنے وہ امام

اور اُسی دستور پھر ہوکے بہم
فتح کر دینے پہ کھاینگے قسم

اور بوقت شام وہ حق کے خلیل
آینگے خیمے مین با جمع قلیل

اور تھوڑی سی نماز بعد وقت شام
جاینگے مسکن کو تشریف امام

ساتھ لیکر وہ پیادہ اور سوار
خاص خیمے مین جو ہونگے پاسدار

جیسی آنحضرت کو [illegible] نذر
بدر مین کی تھی عطا فتح و ظفر

[illegible]
پھر نہ باقی ہوگی [illegible]

بعد اُسکے وہ جناب مستطاب
جنگ سے اعدا کی ہو کر فتحیاب

اور آمد اسکی سن اس آن مین
ہونگی شاغل جنگ کے سامان مین

جامع مسجد مین پھر ای با نیاز
عصر کی ہوگی اذان پھر نماز

سن وہان سے وہ امام ذی شرف
لائینگے تشریف مسجد کی طرف

جون ہی ہوگی جماعت پھر کھڑی
آگے پیچھے صف بصف چھوٹی بڑی

دونہی امر حق سے فوراً دو ملک
حضرت عیسیٰ کو از بام فلک

لیکے کندھون پر شتابی کر سوار
منارۂ شرقی پہ لائینگے اتار

نردبان لوگون سے منگوا کے صحیح
پھر زمین پر وان سے آئینگے مسیح

بعد وہ با مہدی والا نسب
حضرت عیسیٰ ملاقی ہونگے جب

کرکے تعظیم انکو باللہ احترام
پاس بٹھلائینگے اپنے وہ امام

اور کہینگے ای رسول پاک کیش
آپ ہی کیجے امامت ہو کے پیش

وہ کرینگے معذرت کہ ای امام
آپ ہی سے ہوگا اسکا انتظام

کیونکہ اس دین مین ہین تمھارے امام
ایسے تم ہین بعض دن سے امام

اسلیے لازم ہے ہمکو اقتدا
آپکے پیچھے کہ ہو تم مقتدا

آخرش مہدی بصد عجز و نیاز
پیشوا ہو کر پڑھائینگے نماز

بعد ازین جب پڑھکے پائینگے فراغ
مہدی عالی نسب روشن دماغ

تب کہینگے ای رسول ذی شرف
آپ چلیے یان سے لشکر کی طرف

اپنے ہاتھون سے کیجے حسب المراد
انتظام فوج و سامان جہاد

پھر کہینگے عذر وہ حق کے رسول
کہ نہین یہ آپ ہی کیجے قبول

آپ ہی سے ہوگا یہ عقدہ کشود
آپ اسمین خوب ہین کار آزمود

ہین فقط دجال کو کرنے ہلاک
جسلیے آیا ہون یہان پر کہ خاک

اسمین مذکور ہے جو لشکر مہدی سے مسیح
جا کے دجال کو مارینگے بیک ضرب سنان

کیونکہ ہے موقوف اسکافر کی موت
میرے ہی ہاتھون کے اوپر ثبت تو

اسطرح فرماتے ہین اہل خبر
از حدیث حضرت خیر البشر

کہ امام مہدی والا نژاد
بعد اس شب کے بوقت بامداد

جا مقابل ہونگے با عزم جہاد
لشکر دجال سے کر حق کو یاد

حضرت عیسیٰ بھی با صد زیب و فر
جا مقابل ہونگے با تیغ ظفر

اور یہ ہوگا آپکا دم اسقدر
دور تک اسوقت جان تیر نظر

بس جو کوئی آئیگا پیش نظر
گر پڑیگا مضمحل ہو خاک پر

مرغ روح ہر یہود از یک نفس
ہوگا پران چھوڑ کر خاکی قفس

پھر تو یون بھاگینگے ہر اک دور سے
دیکھتے ہی سایہ جیسے نور سے

جب یہ پہونچیگی خبر دجال کو
تب وہ معلوم کر اس حال کو

دفعۃً بھاگیگا اس انداز سے
زاغ جون بندوق کی آواز سے

حضرت عیسیٰ بھی بیتاب و توان
ہونگے پھر اسکے تعاقب مین دوان

لکھتے ہین راوی کہ ہے وان اک مقام
باب لد کہتے ہین اسکو خاص و عام

جا وہان مارینگے نیزہ بر محل
گر پڑیگا پشت توسن سے کھا کے بل

یعنی باب لد پہ دجال قبیح
ہو ویگا مقتول از دست مسیح

پھر تو دیکھ اس حال کو سب خاص و عام
یعنی از فوج ظفر موج امام

کرکے یورش لشکر اعدا مین ہود
ہو وینگے شاغل پئے قتل یہود

ساتھ دشمن ہونگے ایسے عقل تباہ
کر نہ پاوینگے کہین جا سے پناہ

گر چھپیگا کوئی بالائے شجر
یا چھپیگا کوئی جا زیر حجر

خود بخود آواز دیگا وہ درخت
ہے چڑھا مجھپر یہودی تیرہ بخت

اور یون ہی تجھ کو کہدیگا زود — کہ چھپا ہی میرے نیچے یہ یہود
سارے بد دینونکو یون ہی قتل بند — جا کرینگے غازیان فتح مند

کہتے ہین راوی کہ غرقد کا درخت — گر چھپیگا اسمین کوئی برگشتہ بخت
وہ نہین ہرگز بتادیگا اسے — بلکہ حامی ہو چھپا دیگا اسے

الغرض ہین دجال ملعونکا قیام — مطلقاً چالیس دن ہوگا تمام
یعنی از روز خروج و تا ممات — ہوویگی چالیس دن اسکی حیات

کہتے ہین یہ راویان راست گو — اسطرح سی حال اسکا موبمو
نکلیگا جس روز دجال جہول — سال بھر کا ہوویگا اسدن کا طول

دوسرا دن بعدہٗ مقدار ماہ — تیسرا اک ہفتہ کا بے اشتباہ
ہونگے بس تین دن اس طول کے — باقی ہونگے اپنے ہی معمول پہ

بعضے راوی کہتے ہین آیا نماز — اس جہت سی ہوئینگے وہ دن دراز
ان دنون خورشید کو وہ نابکار — قید کر دیگا فلک پر آشکار

لیک اسکا فکر کو طاقت کہان — یہ بھی ہی کچھ حکمت رب جہان
ایک نے ازراہ اصحاب دین کرکے فکر — جا کیا ختم رسل سی اسکا ذکر

کہ نماز اس روز ہوگی کس نمط — سال بھر کی یا کہ اک دن کی فقط
در جواب اسکے شفیع المذنبین — یون لگے فرمانے باصحاب دین

کہ نماز اسدن بہ تخمین بے قصور — ہوویگی اک سال کی پڑھنی ضرور
شیخ محی الدین عربی ذی ملال — اسطرح دیتے ہین اس دن کی مثال

بعض دن جون چرخ پر ابر مطیر — ڈھانک لیتا ہی رخ شمس منیر
تیرگی سے امتیاز صبح و شام — ہو نہین سکتی ہے مطلق ہی بہام

پھر بہ تخمین و تحری ہر نماز — پڑھتے ہین اس روز سب اہل نیاز
یون ہی اسدن چاہیے کرنا حساب — ورنہ پھر واللہ اعلم بالصواب

اس روایت مین ہی مذکور کہ مہدی و مسیح — جو کہ ایمان پہ رہے دینگے انھین امن و امان

اسطرح گویا ہی اخبار صحیح — کہ امام مہدی و حضرت مسیح
کرکے یہ ساری مہمات انفصال — از عنایات جناب ذوالجلال

سیر فرما ہوینگے اطراف بلاد — ساتھ لیکر فوج بہر عدل و داد
کیونکہ جو جو صاحب ناموس و ننگ — فتنہ دجال سی آئے تھے تنگ

اور جنھون کے لٹ گئے تھے خان و مان — اس مصیبت سے وہ آئی تھے بجان
پہ رہے تھے اپنے ایمان پر درست — یعنی راہ شرع پر چالاک و چست

دینگے انکو مال و زر حسب المراد — اور کرینگے ہر طرح سے انکو شاد
اور جو اپنا چھوڑ کر شہر و دیار — اسکے ڈر سے کر گئے ہونگے فرار

انکو انکے شہر مین آباد کر — اور عطا بیکران سی شاد کر
پھر نصاری کے اوپر بہر جہاد — پہنچینگے عازم کرکے اپنی فوج کو یاد

فوج کو فرمائینگے پھر جا بجا — کہ کرو تنبیہ اس فرقے کو جا
مار خنزیر انکی اور توڑو صلیب — جس جگہ ہو کیا بعید و کیا قریب

اور یہ بھی انسے جا کہدو ذری — کہ جو اپنی چاہتے ہو بہتری
تو کرو تم دعوت ایمان قبول — اور رکھو گر دل بفرمان رسول

اب نہین ہی تمسے جزیہ کا سوال — اس لڑائی مین سوا الّا القتال
جتنے ہیں نصرانیان سب بے نکیر — ہونگے پھر تابع و فرمان پذیر

سارے وہ شرک و ضلالت کے مقر — ہوینگے توحید رسالت کی مقر
از طفیل مہدی عالی نژاد — ہوویگی برکندہ بنیاد فساد

عدل سے انکے ہر اک شہر و دیار
تازہ و تر ہوگا جون باغ و بہار

اور راہِ دین بہ نو سر سے تمام
گرم ہو جائینگے سب خاص و عام

یون رقم کرتے ہین اکثر راویان
آپکے عہدِ خلافت کا بیان

کہ یہان پر وہ امامِ باشعور
قدرتِ حق سے کرینگے جب ظہور

عمر ہوگی اُس زمان چالیس سال کی
اُس شہنشاہِ بلند اقبال کی

بعدہ عہدِ خلافت ذی جلال
ہوگا مطلق ہفت یا کہ ہشت سال

یا کہ نو سال از روایاتِ صحیح
اس سے یون معلوم ہوتا ہے صریح

کہ خلافت بافراغت ہفت سال
ہوگی اس عالم مین بے رنج و ملال

بعدہ مدت مین ہشتم سال کی
ہونگے وہ تدبیر مین دجال کی

پھر نہم مین وہ امامِ نیک نام
ہونگی با عیسیٰ ملاقی والسلام

اس روایت پر اگر کیجے قیاس
ہوتے ہین سن عمر کے اک کم پچاس

بعد اسکے وہ امامِ باصفا
رونقِ شرعِ شریفِ مصطفےٰ

سونپ کر عیسیٰ کو اس دین کا مدار
ہونگی راہی جانبِ دار القرار

اور عیسیٰ ہی کے ہاتھون سے تمام
ہوگی سب تجہیز و تکفینِ امام

اور پڑھینگے آپ ہی باصد نیاز
یا کہ مہدی کے جنازے کی نماز

کر چکین گے دفن تب وہ رسول
ہونگی انکے ہجر سے خاطر ملول

ای محمد کیون نہ گذرے دل پہ شاق
صدمۂ ہجرِ محبِ بے نفاق

بعد ازین سب راویانِ بے نفاق
یون روایت کرتے ہین بالاتفاق

اسمین مذکور ہے جو پھر خروج یاجوج آئے گا حضرت عیسیٰ پہ خدا کا فرمان

کہ امام مہدیِ فرخندہ فال
اس جہان سے جب کرینگے انتقال

تب وہ سارا رتق و فتقِ سلطنت
اور جہاتِ امورِ مملکت

اور مدار دین و دنیا سر بسر
ہوگا سب موقوف روح اللہ پر

اور ہونگی اس زمان سب خاص و عام
مستعد راہِ شریعت پر تمام

پھر اسی اثنا مین ہوگی آشکار
حضرت عیسیٰ کو وحیِ کردگار

اس نمط کے لائینگے ہم یہان
از فیض اپنے سے کچھ بندگان

ہونگے وہ سب بانیِ ظلم و جفا
اور نہایت بیحیا و بے وفا

کوئی اس عالم مین از روے جدال
انسے کر لیجائے سبقت کیا مجال

قتل و غارت سے انکے مردمان
کوئی بھی ہرگز نپاویگا امان

ہے جو کوہِ طور کے اوپر حصار
سخت بنیاد و بلند و استوار

اپنے سب لوگون کو لے بے اشتباہ
دیکھیے اُس حصن مین جاکر پناہ

دیکھ روح اللہ اس منشور کو
ہونگے رخصت لوگ لیکر طور کو

پھر اسی اثنا مین با جمعِ کثیر
جو کہ ہین یاجوج ماجوج شریر

سدِّ ذوالقرنین کو کرکے شگاف
یک بیک باہر نکل آئینگے صاف

ہوئینگے مور و ملخ سے بھی زیاد
دل کے دل وہ بانیِ ظلم و فساد

پھیل جائینگے جہان مین مثل موج
جوق جوق و فرقہ فرقہ فوج فوج

اور کرینگے قتل و غارت سے تباہ
ایک عالم کو وہ سارے رو سیاہ

کہتے ہین جو کہ تھا یافث ابن نوح
اُسکی وہ اولاد ہین بے فتوح

اور ملک انکا ہے اقصائے شمال
ہفت کشور کے پرے ہین کر خیال

یعنی کوہستان مین اُتر کی اور
اور ہے انکے پرے دریائے شور

آب مین اُسکے ہے غلظت اسقدر
کہ نہین اُس جا ہے کشتی کا گذر

اور لبِ دریا پہ ہین وہ کوہسار
شرق سے تا غرب مانندِ جدار

اور بالائی مین ہین وہ بقدر
گویا اُنکے برج سے گھٹتے ہین سر

آ گئے اک گھاٹی تھی اُنکی درمیان
جس طرف سے آتے تھے وہ موذیان

سد روئین جو سکندر کی ہے بین دو جبل
سن بنا اُسکی ہے اسطرح سے ای جان جہان

کہ ذوالقرنین تھا سلطان بڑا
صاحب تخت و زر و تاج و نگین

ہفت کشور مین وہ شاہ بے نظیر
یون تھا جیسے چرخ پر شمس منیر

اپنی وہ سلطنت سے ایکبار
سیر عالم کو چلا وہ شہریار

سیر کرتے کرتے با فوج و سپاہ
پہونچا جا اُس ملک مین طی کر کے راہ

قوم نے دیکھا جو وہ انکی یہ شکوہ
بہانا آخر ہے یہی سلطان روم

آہ و نالان میان بارگاہ
اور لگے کہنے کہ ای گیتی پناہ

ہم ترے پاس آئے ہین سب مستغیث
از پئے یاجوج و ماجوج خبیث

جو کہ ہین اس ملک مین دو جبل
انکی گھاٹی سے وہ آتے ہین نکل

ہمکو ستاتے ہین انھون سے و دسر
لوٹ لیجاتے ہین سارا مال و زر

آپ سے گر ہو سکے اسکا علاج
جو کہ فرماؤ گے ہم دینگے خراج

ہے کسی تدبیر سے یہ راہ بند
تا نہ آسکے یا دیوین وہ ناحق لپسند

بادشہ نے سنکے یہ قصہ تمام
در جواب اُسکے یہ فرمایا کلام

کہ نہین حاجت یہ ہے میرا خیال
سب دیا ہے حق نے مجھکو جاہ و مال

پر ہے اک تدبیر مشکل بیشمار
ہو سکے گر تم سے یہ محنت کا کار

حسب حاجت مجھکو دو آلت و فنید
جمع کر دو ملکے سب زبر الحدید

اور اُسی مقدار سے آہن و نحاس
تا بعون حق کرون محکم اساس

الغرض آن وہ خواہان تمام
حسب فرمان شہ عالی مقام

آہن و مس وان یہ لا کر بیشمار
کر دیا سب جمع اک انبار وار

بعد از ان حکم شاہ پر شکوہ
جا کے معمارون نے بین دو کوہ

غور سے خوب اُسجگہ کو دیکھ بھال
وسعت و رفعت کا اُسکی کر خیال

آخرش از حکمت و تدبیر کے
ساٹھ گز کی چوڑی کی اُسکی بنا

پھر لگے اُسکو اٹھانے مثل قصر
اک طرف سے سب وہ بنایا ان عصر

تانبے کو پگھلا کے بیچ ڈالتے
لوہے سے گھڑ کر اوپر بٹھالتے

یون ہی کرتے کرتے بے ریب و غلل
دی ملا تا قلۂ ہر دو جبل

اسطرح سے وان یہ باند ہو کے
شاہ ذوالقرنین نے باندھی ہے سد

ہو اگر کچھ فرق اس تحریر مین
دیکھ لے جا کہف کی تفسیر مین

ذکر ہے اب جو یاجوج و ماجوج خبیث
منتشر ہوینگے یہ ہر سو پے تخریب جہان

اسطرح فرماتے ہین اہل حدیث
کہ جو ہین یاجوج ماجوج خبیث

رہتے ہین مشغول وہ ناپاک کیش
کھودنے مین سد روئین کے ہمیش

یعنی اُس دیوار کو لیل و نہار
کھودتے رہتے ہین وہ سب نابکار

پر مدد اپنی سے کرتا ہے خدا
پھر اُسی دستور اول پر سدا

لکھتے ہین پھر راویان باصفا
اسطرح سے کہ بعہد مصطفا

ہو گیا تھا ایک سوراخ اُسمین یون
کہ ہو حلقہ دونون انگشتونکا جیون

یعنی جون سبابہ و انگشت سر
کھینچیے حلقہ ملا کر یکدگر

پر نہ تھا ایسا کوئی شخص اُسمین جاے
یا اُدھر سے کوئی اُس جانب سے آئے

اُس زمان پہ سخت جب ہو گیا شکست
تب نکل آوینگے وہ ناحق پرست

اُنکی کثرت کی کہون کیا مین مثل
کوہ سے نکلی ہے جون ٹیڑی کا دل

جو کہ طبرستان میں اک چشمہ ہے اب / کہتے ہیں طبری بحیرہ اسکو سب
کہ ہر اک جانب ہے اسکے اے اخی / بس مسافت سات یا دس کوس کی
جمع اُخری جب کہ پہونچیگا وہان / آب کا ہرگز نہ پاویگا نشان
واں سے پھر کرتے ہوئے ظلم و فساد / منتشر ہوویںگے اطراف بلاد
مارتے اور لوٹتے یوں ہی تمام / جبکہ پہونچینگے میان ملک شام
کہ زمین پر ہم سوا جن و بشر / کوئی بھی مطلق نہیں آتے نظر
یہ ارادہ کرکے دل میں وہ شریر / آسمان کی سمت پھر پھینکینگے تیر
تیر انکے لے بحکم ذو الجلال / خون سے آلودہ کر دیوینگے ڈال
جو تھے اہل ارض و سکان فلک / سب کے سب ہیں مقتول از انس و ملک
پھر انھیں روز و دن میان حصن طور / ہوگا ایسا قحط لوگوں پر ضرور
اک دن میں نرخ غلی کا عیان / خارج تحریر ہے اسکا بیان
اور صحابی آپکے جو ہونگے سب / تجھے سے آمین کہینگے باادب
اک مرض ہوتا ہے نہایت پر تعب / کہتے ہیں اسکو نغف اہل عرب
بکریوں بھیڑوں کو اکثر یہ مرض / ہوتا ہے گردن میں پیدا الغرض
جسطرح قوم ثمود از قہر رب / مر گئی تھی ایک ہی صیحہ سے سب
انپر لوگوں سے کہینگے اسقدر / کہ ذرا باہر کی لاؤ کچھ خبر (آواز سخت ۱۲)
ماری بدبو و تعفن کے مگر / کوئی بھی باہر نکل آئیگا بشر
اور اصحاب آپکے چھوٹے بڑے / آمین آمین بولینگے پیچھے کھڑے
جنکو عنقا کہتے ہیں اہل عرب / فارسی کہتے ہیں سیمرغ انکو سب
الغرض اُن سے ہی چڑیوں کے دل / بعض لاشوں کو وہیں لینگی نگل
اور اُن لاشوں کا جو خون دراز / ہوگا بالائے زمین اک پا کباز

بے نہایت ہے عمیق و بس قصیر / اور مربع اسقدر دہ آب گیر
جمع اولی انمیں سے جب آئیگا / آب اُس تالاب کا پی جائیگا
لیک جانینگے کہ یہ تالاب تھا / اور کبھی شاید کہ اسمیں آب تھا
ہونگے واں مشغول وہ ناحق پسند / دیں مردم خوری و قتل و بند
اور وہاں بھی سب کو کر ڈالینگے صاف / تب کہینگے اپنے دل میں بخلاف
چاہیے اب ہیں جو اہل آسمان / مار لیں انکو بھی ملکر اس زمان
یہ تماشا دیکھکر اہل فلک / یعنی جو ہیں آسمان اوپر ملک
دیکھ تیر اپنے وہ ہونگے باغ باغ / اور جانینگے کہ پائی اب فراغ
اب کوئی بچنا نہیں ہے آسمان / ہم سوا باقی نہیں ہے اس زمان
کہ فقط اک گاؤ کا سر بے ستم / ہوگا سو دینار سے ہرگز نہ کم
دیکھکر تنگی یہ انپر نوبت صریح / ہونگے داعی حضرت حق میں مسیح
حضرت حق میں مناجات رسول / دو ہی فوراً آسمان سے ہوگی قبول
سو وہ ہوتا ہے فقط اک دانہ سا / ایک مہلک مثل طاعون و وبا
ایک ہی شب میں فقط یزدان پاک / اس مرض سے انکو کر دیگا ہلاک
جب سنینگے ابن مریم یہ خبر / تب خوشی سے کھولکر قلعی کا در
مر گئے دیکھو تو وہ سب بدصفات / یا کسی کی ہے ابھی باقی حیات
بار دیگر وہ مسیح خوش نصیب / ہونگے پھر داعی بدرگاہ مجیب
و ونہی از امر خدا سے کارساز / آئینگے کچھ طائر گردن دراز
سو وہ طائر ایسے ہیں از بس کلان / رکھتے کوہ قاف میں ہیں آشیان
اور بعضوں کو اٹھا کر بے ملال / جا بجا دینگے جا دریا میں ڈال
اُسکے دھونے کے لئے باران سخت / برسیگا چالیس دن تک ایک لخت

ایک سا لیکن ہی نکلنے کے دو بار
ہوگا وہ ملکوں میں اسکا اشتہار

پہلے تو ہوگا یمن میں آشکار
بار دیگر نجد میں بالاختیار

دونوں بار پھر تو چھپ جائیگا
بعد اسکے اس طرح سے آئیگا

الغرض کوہ صفا سے بے قصور
سات شکلوں سے کریگا وہ ظہور

اسکی سی ہوگی گردن با ایال
اور منہ جوں آدمی کا با جمال

پاؤں اسکے ہونگے جوں پائے جمل
اور کفل مانند آہو کے کفل

سینگ ہونگے بارہ سنگے کی سی صاف
ہاتھ بندر کے سے ہونگے بخلاف

اور ہوگی بیل کی سی دم تمام
اور ہوگا دابۃ الارض اسکا نام

اور کریگا آدمی کا سا کلام
از فصاحت از بلاغت سے تمام

ہوویگا اک ہاتھ میں اسکے عصا
حضرت موسیٰ کلیم اللہ کا

دوسرے میں ہوگی خاتم بانگین
ہو سلیماں کی جو تھا سلطان دین

اور سریع السیر ہوگا اسقدر
کہ نپا دیگا اسے کوئی بشر

اور ہاتھ اسکے سے کوئی اس زمان
بھاگ کر ہرگز نہ پاویگا امان

جہاں ڈھونڈیگا ہر اک شہر و دیار
تھوڑے ہی عرصے میں جوں باد بہار

جو کہ ہونگے مومنان پاک دم
اپنے ایمان کے اور ثابت قدم

انکی پیشانی پہ کھینچیگا فقط
اس عصائے موسوی سے ایک خط

چہرہ ہو جاویگا روشن اس نظیر
جیسے ہو رخشندہ خورشید منیر

اور جو ہونگے کافران پر غرور
کفر سے نزدیک اور ایمان سے دور

انکی اس انگشتری سے بیگمان
ناک یا گردن پہ کر دیگا نشان

تو ان لوگوں کی خود بینی اوپر
مہر جنکی ہوگی خود بینی اوپر

اسکے منہ ہوینگے تاریک و تباہ
ہو بہو مانند انگشت سیاہ

بس اسی طور از امر خدا
کافر و مومن کو کر دیگا جدا

تاکہ ہر اک کفر و ایمان جز و کل
ہر کسو پر یہ کہے بس جائے کھل

بعدہ اس کار سے پاکر فراغ
ہوگا غائب وہ یہ ای عالی دماغ

ہے بیان اسمیں کہ اک باد سے جو ہیں مومن سب فنا ہوینگے یک لخت بجز بے ایمان

اسطرح سے ادیان ای مرد سعد
کہتے ہیں جو اسکے غلبے کے بعد

اک کن سے سرد آویگی ہوا
زرد و ہلک مثل طاعون و وبا

اس سے اکثر کسو کے پر خلل
درد پیدا ہوگا اک زیر بغل

افضل آگے فاضلوں کے بیدرنگ
فاضل آگے ناقصوں کے ہونگے تنگ

اور ناقص فاسقوں کے روبرو
درد سے مرنے لگیں گے سو بسو

کہتے ہیں قرب قیامت جوں بشر
ہونگی ناطق سنگ و چوب و جانور

اور یہ دیگا خدا انکو کمال
کہ بتا دینگے سب کے گھر کا حال

اور جو ہونگی بعض بعض ایسی امور
انسے بھی کرینگے آگہ بے قصور

الغرض جب سارے ذی علم و عمل
جائینگے اس دار فانی سے نکل

یعنی ہر اک مومنان پاک دین
اس جہاں سے ہونگے جب رحلت گزین

ہوگا تب اک غلبۂ اہل حبش
مشرق سے لے غرب تک با جوش و کش

یعنی سب روئے زمین پر اہل زنگ
پھیل جاوینگے یکایک بے درنگ

اور عمل کرلینگے سارے دہر میں
یعنی ہر اقلیم اور ہر شہر میں

اور وہ سب ناکس و ناپاک خو
منہدم کر دینگے بیت اللہ کو

بعدہ کاغذ سے قرآن مجید
محو ہو جاویگا از حکم وحید

اور جو حافظ ہونگے بادمیں کمال
قاری قرآن کسوں کیا انکا حال

بھول جاوینگے وہ یون حدیث نبی — کہ تھا گویا کبھی اک حرف یاد
پھر سمجھینگا کوئی بھی خاص و عام — حق پرستی او خدادانی کا نام

خوف دین و شرم و حیا اس اصول — اپنی اپنی دل سے سب جاوینگے بھول
کہ کرینگی شل گاو و خر تمام — آشکارا ان مین ہے وہ عوام

کیونکہ آیات و خبر سے لے عزیز — ملت و حرمت مین ہوگی ہی تمیز
جبکہ اٹھ جاویگا قرآن مجید — تب برابر ہونگی سب پاک و پلید

اور سب حکام باندھینگے کمر — فتنہ و ظلم و تعدی کے اوپر
یعنی لینگے شیوۂ غارتگری — چھوڑ کر عدل و رعیت پروری

اور رعایا کا تعدی و فساد — ہوگا یکدیگر میان ہر بلاد
جابجا اُٹھنے لگیگا اُس زمان — وائے ویلا شور و غل آہ و فغان

ہوگی جب ان جہل و بیداد شروع — تب یکایک ہوگی بربادی شروع
شہر ہو جاوینگی قصبے گانو — گانونکا اب اسکے آگے کیا ہے ناون

اور رہا ہے آفت قحط و وبا — ہوگی نازل ہر ولایت مین سدا
اور کرینگی مرد و زن اکثر جماع — آشکارا جون بہائم او سباع

لیک پھر اولاد کچھ قدر قلیل — ہوگی پیدا سو بھی گمراہ و ذلیل
ہوگی گر ایسی نہوین اس اصول — کہ خدا کا نام بھی جاوینگے بھول

اور ہوگا قحط عالم مین تمام — اُن دنون الا میان ملک شام
اہل حرفہ اور سب اہل روزگار — ہر کہین سے چھوڑ کر شہر و دیار

لشکر ارزانی کی شہرت اس نظیر — ہونگی جاکر شام مین مسکن پذیر
راویان باخبر اے مرد سعید — کہتے ہین پھر تھوڑی ہی مدت کے بعد

ذکر ہے اسمین کہ اک آگ عدن سے اُٹھکر — یک بیک ہوویگی لوگون کے تعاقب مین دوان

ایک نار شعلہ دار و پر شرار — ہوگی اطراف عدن سے آشکار
دیکھ اُس آتش کو چھوڑ اپنا وطن — سو بھاگینگے سارے مرد و زن

اور وہ بھی کرکے حملہ اُس زمان — ہوگی لوگون کے تعاقب مین دوان
چلتے چلتے لوگ جب تھک جائینگے — بلکہ اپنی جان سے تنگ آئینگے

دوپہر کو آخر شب او روز ار — جابجا گوشی مین پکڑینگے قرار
اور وہ آتش بھی جاویگی ٹھہر — اُس جگہ پر اپنے وقت دوپہر

ڈھلتے ہی پھر دوپہر کے ایکبار — بدحواسی سے کرینگے سب فرار
اور آتش بھی اُسی دستور سے — پیچھے دوڑیگی سبھون کے دور سے

چلتے چلتے آخر شب جب ہوگی شام — لوگ ماندے ہو کے بیٹھینگے مقام
اور وہ آتش بھی بدستور نخست — رک رہیگی اپنی جا پر ہو کے سست

صبح کو پھر ویسی ہی ہوگی فرار — الغرض وہ آگ سبکو گھیر کار
جمع کردیگی میان ملک شام — بعد وہ ہوگی غائب والسلام

سن لے اب ذکر قیامت کا جو آئی ہے شتاب — نیست کردیگی ہر اک ہست کو از نام و نشان

اے عزیزو اب سنو یہ حال تم — کہ وہ آتش ہوگی جب عالم سے گم
تب جو بھاگ آئے تھے ہر اک مرد و زن — یاد آئیگی انھین حب وطن

ہونگے رخصت شام سے سب ایکبار — اپنے اپنے یاد کر شہر و دیار
پھر کسی اقلیم مین غیر از ملک شام — ہوویگا ہرگز نہ آبادی کا نام

آخری یہ ہین علامات عجیب — جو کہ ہونگی خود قیامت کے قریب
لیک آغاز قیامت کا نشان — اس طرح سے ہے جو کرتا ہون بیان

کہ جہان مین بعد ازین دو چار سال / لوگ سارے ہونگے غفلت مین کمال
ہوگی بارش کی فراوانی بہت / اور غلّی کی بھی ارزانی بہت

ناز و نعمت سی ہر اک برنا و پیر / ہونگی آسودہ و راحت پذیر
ہونگی ہر اک کیا ضعیف و کیا قوی / حشمت دنیا پہ گمراہ و غوی

اتنے مین ہنگل کو امی بدر کمال / دیکھا جاویگا محرم کا ہلال
بعدہ دسوین کو جمعے کی روز / ہوگا طالع نیر گیتی فروز

لوگ تب ہر کوچہ و بازار مین / ہونگے مشغول اپنے اپنے کار مین
ناگہان آواز اک نرم و دراز / سب سنینگی از نشیب و از فراز

اور وہ آواز ہوگی صور کی / یعنی اسرافیل پھونکے ناقور کی
ہفت کشور مین برابر بی قصور / سب کو پہنچیگی وہی آواز صور

ہونگے سب بہت مین سنکر وہ صدا / سارے خاص و عام سلطان و گدا
اور وہ لحظہ بہ لحظہ ہوگی سخت / سارے عالم مین برابر یک لخت

بڑھتے بڑھتی وہ صدا جب اسکے بعد / اس نمط ہوگی کہ جون گرجے ہے رعد
تب تو پڑجاویگا یہ ہول عظیم / سارے عالم مین کہ دل ہونگے دو نیم

بعد ازین جب اور بھی ہوگی کرخت / اس سے نکلی جو کہ تھی وہ بانگ سخت
لوگ بعضے بعضے اسمین اس زمان / جابجا مرنے لگین گے بے گمان

اور اکثر آدمی بہر پناہ / لینگے گھر کو چھوڑ کر جنگل کی راہ
پھر پڑیگا اک زلزلہ ایسا کرخت / آئیگا ساری زمین پر ایک لخت

کہ لگینگے تھرتھرانے سر بسر / سب مکان کوہ و دشت و بحر و بر
جانور جنگل سے ہو کر بدحواس / بھاگ بھاگ آوینگے الٹے انکی پاس

اور شق ہونے لگیگی بعد ازین / جابجا سے یک بیک ساری زمین
اور ابل نکلینگے دریا باخروش / اسطرح جون دیگ مین اٹھتا ہے جوش

یعنی دریا کا یہ ہو جائیگا ڈول / کہ لگیگا پانی پکنے کھول کھول
اور امنڈ کر ہر طرف سے ایکبار / توڑ دینگے مارے موجون کے کنار

رل پڑیگا سو بسو آب روان / الامان اس دن سے یا رب الامان
اور جھونک آندھی کے جو کچھ ہین پہاڑ / پھینک دینگی جڑ سے ان سبکو اکھاڑ

ریگ سے ہو جائینگے دل تک سب / اور لگینگے اڑنے آندھی کے سبب
یعنی ریزہ ریزہ ہو سب کوہسار / باد سے اڑنے لگینگے جون غبار

اور اڑیگا ابر پارہ پارہ ہو / ماری آندھی کے ہر اک اطراف کو
الغرض اڑ اڑ کے یہ گرد و غبار / ڈھانک لیگا ساری دنیا ایکبار

سب سے ہوگا زمین و آسمان / اسقدر ہوویگی تاریکی عیان
اور بڑھتی جاویگی آواز صور / دمبدم لحظہ بہ لحظہ بے قصور

پر جو ہین افلاک کے ساتون طبق / تہ بہ تہ زیر و زبر مثل ورق
وہ بھی آخر امر حق سے بے رمق / ہر طبق مثل ورق ہوویگا شق

اور کوکب جو کہ ہین افلاک پر / گر پڑینگے ٹوٹ کر سب خاک پر
اور جو ہونگے اس زمان خاص و عام / آگے پیچھے مرتے جاوینگے تمام

جبکہ سب ذی روح ہو جاوینگے فوت / بعدہ ابلیس کو آویگی موت
جاکے عزرائیل پھر ان کی روح / ہوگا سب جسم برابر قبض روح

اور وہ لعنت نصیب بیحیا / خوف سے چھپتا پھریگا جابجا
پھر فرشتے لیکے گرز آتشین / ہر طرف سے ہونگے جب اسپر تعین

تب وہ ہو جاویگا بے صبر و شکیب / کہ ملیگا اب نہ کچھ مکر و فریب
الغرض سارے فرشتے گھیر گھار / قید کر لیوینگے اسکو ایکبار

پھر پکڑ کے یون لگاوینگے عمود — کہ نکل جاویگا باہر سے گود
یعنی وہ سارے فرشتے نفر نفر — مارکے گرزون سے گرادیوینگے مغز

دیکھکر وہ مار اور جان کندنی — بھول جاویگی اُسے کبر و منی
ہوگی جو کچھ شدت سکرات موت — سب بنی آدم کے اوپر وقت فوت

سو وہ ہوگی اُس غروری کے واسطے — یعنی اُس پُر قوی کے واسطے
پھر جو باقی ہوگا ہے حق آشنا — وہ بھی سب یکبارگی ہوگا فنا

اُس زمان مطلق زمین و آسمان — اور جو شی ہے انھون کے درمیان
بے خلاف و بیشک و بے اشتباہ — کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات الٰہ

چھ مہینے کا وہ ہوگا ایک دم — جسمین ہو جاویگا یہ سب کچھ عدم
کہتے ہین کہ اُس زمان اے باتمیز — سب فنا ہونگے مگر یہ آٹھ چیز

جیسے ہے وہ صور جو ہوویگا دم — اور عرش و کرسی و لوح و قلم
اور بہشتین و دوزخین و روحین تمام — بس یہی باقی رہینگی والسلام

لیکن اُنکو بھی کچھ آویگی غشی — جیسے ہوتی ہے کسو پر بیہشی
اور بعضے کہتے ہین کے آدمی شعور — کہ انھون کی بھی فنا ہوگی ضرور

پر اصح معلوم ہوتا ہے یہی — اُس روایت سے جو راوی نے کہی
کیونکہ اغلب ہے یہی ہے جو طلب — کل شیٔ ہالک الا وجہ رب

الغرض جب ہوچکیگا سب عدم — کچھ نہ باقی ہوگا جز ذات قدم
تب فرماویگا وہ عالی جناب — اپنی ذات پاک سے کرکے خطاب

کہ کہان ہین آج وہ سب بادشاہ — کبر کی رکھتے تھے جو سر پر کلاہ
اور کہان وہ صاحب تاج مہی — تھی جنھون کو شوکت فرماندہی

اور کدھر جاتی رہی وہ خسروی — جسکے دعوے پر تھے مغرور و غوی
اور کہان ہے آج انکی سلطنت — جسپہ کہلاتے تھے شاہ مملکت

پھر مخاطب ہو کے وہ عالی جناب — آپ اپنی ذات کو دیگا جواب
کہ نہین ہے کوئی اب میرے سوا — صاحب تاج و خداوند لوا

بے شراکت سلطنت اس دن کی — آج ہی مجھ واحد القہار کی
بعد اسکے جبکہ چاہیگا خدا — پھر رکھیگا آفرینش کی بنا

اُسکی کچھ مدت نہین معلوم ہے — یہ اُسی معبود کو معلوم ہے
یون روایت کرتی ہین اہل جستجو — راویان پاک دین راستگو

ذکر ہے خلقت عالم کا جو پھر موت کے بعد
زندہ ہو جاوینگے اک صور سے سب خرد و کلان

کہ مشیت اپنی سے پروردگار — پھر کریگا آفرینش آشکار
خیمۂ افلاک کو مثل حباب — نصب کردیگا بلا چوب و طناب

اور بچھاویگا مثال بوریا — پھر بساط ارض کو وہ بیریا
اور فرشتونکو بلا شک و جحود — عالم فانی سے بخشیگا وجود

پر زمین پر کچھ بھی آثار وجود — تب کسی شی کے نہ ہوونگے نمود
جون بر و بحر و نباتات و جبل — اور جمادات و عمارات و محل

پر وہ جسم عالم کو چاہیگا قدیر — زندہ کردیگا اُسی سے اس نظیر
استخوان ہوتی ہے اک عجب الذنب — آدمی کی پشت مین لیکن حق طلب

جزو اعظم پشت مین وہ عظم ہے — ہڈیونکا سب اُسی مین نظم ہے
یعنی وہ عجب الذنب ہے ایک سرا — ہے بدن مین استخوانون کی بنا سے

ہے اُسی سے استخوانون کی شروع — ہے وہ مطلق اصل اور سب ہین فروع
پشت سے مقعد تلک وہ استخوان — ہے لگی ہر دو ران کے بیچمان

بعد موت اسکو خدا بے اشتباہ
سڑنے اور گلنے سے رکھتا ہے نگاہ
الغرض اس عظم سے اس دن خدا
ساری جسموں کی بانڈھیگا بنا

جس مین پھر جسکو چاہیگا وہ خاص
زندہ کرنے کے لیے بالاختصاص
انکی ڈھونڈیگا وہان وہ استخوان
یا بجا سے جمع کرکے بعد ازان

داخل ترکیب جو اجزا ہین اور
پھر انھون کے واسطے ہوگا یہ طور
ایک دریا عرش کے نیچے ہے خاص
آب مین اسکے منی کا ہے خواص

سو اسی سے سب زمین پر وہ قدیر
مینھ برسائیگا جون ابر مطیر
اسکی قوت اور اثر سے اہتمام
ان پرانی استخوانون کو تمام

دیگا لحم و شحم و جلد و عظم و مغز
تا کہ بنجاوینگے سب اجسام نغز
بن چکینگی جب وہ ساری صورتین
اپنی اپنی شکل پر جو مورتین

[illegible] تب وہ ز خاص و عام
صور مین پھر دیگا روحون کو تمام
اور فرمادیگا اسرافیل کو
کہ طرف جسمون کے اسکو پھونک دو

ہوگا جب طیار پھر وہ لیکے صور
پھونکنے کو حسب فرمان غفور
تب کہیگا وہ کریم باکرم
اپنی ذات پاک کی دیکر قسم

ساری روحون کی طرف کرکے ندا
کر نہ کچھ اپنے قالب سے خطا
کہتے ہین سب راویان باشعور
ہوگا واقع اس جگہ یہ نفخ صور

اب جو وہ صخرہ معلق ہے جہان
قبلہ بیت المقدس کے وہان
کہتے ہین کہ صور مین ہے خوش خطاب
جتنی روحین ہونگی یعنی جس حساب

اتنے ہی سوراخ ہونگے لا کلام
جنمین سے نکلینگی وہ روحین تمام
درمیان ہر دو نفخہ بے ملال
ہوگی واقع مدت چالیس سال

الغرض پھر صور کے کرتے ہی دم
ساری روحین اس آن جسم قلم
اسکے سوراخون سے نکلکر جا بجا
اپنے اپنے تن مین جاوینگی سما

پھر زمین اس بانگ سے ہوگی شگاف
زندہ ہوکر سب نکل آوینگے صاف
اور اسی آواز کی جانب تمام
جاوینگے افتان و خیزان خاص و عام

کہتے ہین راوی کہ سارے مرد و زن
ننگے مادرزاد ہونگے بے کفن
اور بعضے کہتے ہین کہ بے قصور
سب اٹھینگے بے کفن اہل قبور

اس روایت کو جو دیکھو غور سے
اس سے اولے ہے وہی اک طور سے
کیونکہ تھوڑی سی مدت مین بعد از ہلاک
وہ کفن گل سڑکے ہو جاتا ہے خاک

پھر تو ہو جاتا ہے ننگا ہی بدن
ہر کسو کا مرد ہووے خواہ زن
الغرض از حکم حی لایموت
ہونگے سب بے ختنہ و ریش و بروت

ہوگا اس دنیا مین جسکا جس مثال
قد و قامت شکل و صورت سن و سال
اس نشان سے ہی ہوگا اٹھ کھڑا
بے تکلف خواہ چھوٹا یا بڑا

ہونگے لیکن سب باعضا سلیم
گو کہ تھے دنیا مین معیوب و سقیم
یعنی جیسے لنگ و گنگ و کور و کر
یا بریدہ بینی و اشکستہ سر

ہے بیان اسمین کہ سب حسب مراتب جی کر / گرمی حشر سے ہر سمت پھرینگے عریان

کہتے ہین راوی کہ پہلے بالیقین
زندہ ہونگے رحمۃ للعالمین
بعد انکے پھر مسیح خوش نفس
بعد انکے انبیا سب پیش و پس

پھر انھون کے بعد سب اہل طلب
زندہ ہونگے جو کہ ہین صدیق سب
اور بعد انکے پیچھے سب شہید
زندہ ہوجاوینگے از حکم وحید

بعد انکے صالحین اور مومنین
اور سب فساق و کفار لعین
بس اسی ترتیب چھوٹے بڑے
تھوڑی ہی عرصے مین ہونگے اٹھ کھڑے

اور اُسدم ہونگی بوبکر و عمر
درمیانِ عیسیٰ و خیر البشر
باقی امت وہ بھی با صد اہتمام
جا بجا سب کے اپنا ازدحام

ہونگے یون خیر البشر کے آس پاس
جون کواکب ہون قمر کے آس پاس
یون ہی ساری امتین ہر ایک کیش
ہونگی اپنے انبیا کے گرد و پیش

اور میرا ہونگے سب برنا و پیر
غلبۂ شہوت سے جون طفل صغیر
کوئی نہ دیکھیگا کسی کا تن بدن
گو کہ ننگے ہونگی سارے مرد و زن

ہول سے اُس دن کے بے اشتباہ
سب کی ہوگی آسمان اوپر نگاہ
جبکہ ہر اک کیا صغار و کیا کبار
عرصۂ محشر مین پڑینگے بیقرار

تب فلک کو چھوڑ کر آوے ماہ و مہر
آئیگا اک میل بھر پر قرصِ مہر
اور فلک سے دمبدم آوازِ سخت
آئیگی بس اُن کے دل ہونگے دو لخت

اور برق خاطفہ بھی ہر زمان
دمبدم ہووینگی نشان و طپان
اور ہوگا شمس کی گرمی کا جوش
اسقدر کہ سب کے اُڑ جاوینگے ہوش

اور پسینا بہہ چلیگا بے شمار
ہر کسی کے تن سے مثل جویبار
انبیا و صالحین و مومنین
یہ جو ہین مقبول رب العالمین

سو عرق آئیگا اُنکے اسقدر
کہ کفِ پا ہر کسی کے ہونگے تر
اور عوام الناس جو ہین فی المثل
سو انھون کے ہوویگا حسبِ عمل

بعض لوگون کے عرق بے بیش و شک
ہوگا اُسدم ایڑی و ٹخنون تلک
اور بعضون کے بقولِ معتبر
تا بساق و تا بزانو ہے دگر

اور کسو کے تا بنافِ اے نیک خو
اور کسو کے تا بسینہ تا گلو
پر جو ہونگے کافرانِ زشت نام
انکے تا گوش و دہن مثل لگام

مضطرب سب ہونگی اُس آن مین
غوطے کھاینگے اُسی طوفان مین
اور سوا اسکے یہ ہوگا اضطرار
غلبۂ جوع و عطش کا بیشمار

کہ لگین گے خاک کھانے اُس زمان
مارے بھوک اور پیاس کے سب مردمان
لیک ہوگی خاک اُسدم اس نمط
بامزہ جون میدۂ شیرین فقط

اور پانی پینے کو سارے بشر
جاوینگے پھر حوضِ کوثر کے اوپر
اور بھی اکثر نبیون کے وہان
حوض ہونگی لیک یہ خوبی کہان

یعنی جو کوثر کا ہوگا عرض و طول
اور حوضون مین نہوگا اس اصول
اور نہوگا اُنہین اس خوبی کا آب
گو کہ ہونگی حوض وان بے حساب

ذکرِ کوثر ہے کہ آب اُسکا پیمبر کے طفیل پینگے خاص اس امت کے ہر اک تشنہ لبان

کہتے ہین راوی کہ وہ حوضِ وسیع
ہے درِ جنت پہ بس نغز و بدیع
اور سنہرا ساحل اُسکا و ہے
جھلجھلاتا ہے سراپا نور سے

اُسپہ ہے ہر طرف کوزون کا ہجوم
روشن و تابان بتشبیہِ نجوم
اور اُسکے قعر مین سب سربسر
ہین بکھر الماس و یاقوت و گہر

اور مٹی اُسکے با خوشبو ہے گل
جسکے آگے مشک و عنبر ہو خجل
اور سرا اُسمین ہے وہ آبِ شگرف
کہ ہو جسکے رو برو شرمندہ برف

ذائقہ اور رنگ مین ہے با امید
ہے زشہد و شیر شیرین و سفید
ہین وہان دو رو برو بس جگمگے
سیم و زر کے باغ جنت مین لگے

اُسمین سے وہ آبِ صفا خوشگوار
ہے روان اُس حوض مین لیل و نہار
جو پئیگا آب اُسکا ایک بار
پھر کبھی پیاسا نہوگا زینہار

لیک وہ پانی بقولِ معتبر
ہے برائے اُمتِ خیر البشر
کہ پینگے مومنانِ با صفا
دن قیامت کے طفیلِ مصطفا

ای محمد قصہ کوثر ہے طول — تا قیامت گر لکھے تو اس اصول
تو بھی ہوگی مختصر یہ داستان — اس سے کر تو اہل محشر کا بیان

ہے بیان اب یہ کہ اُس روز شفاعت کے لیے کہینگے حضرت آدم سے ہر اک پیر و جوان

کہتے ہین راوی کہ اہل بعث و نشر — ماسوا جوع و عطش کے روز حشر
اور بھی دیکھینگے انواع عذاب — ایک سے اک سخت بے حد و حساب

مدتہ کو تہ جب قریب ہفت سال — منقضی ہونگی بایں رنج و ملال
تب کہینگے لوگ سب مل جو اس — حضرت آدم سے جا کر التماس

کہ خدا نے اپنے دست پاک سے — تمکو پیدا کر کے مشت خاک سے
ساری نامون سے کیا دانا تمھین — اور خلیفہ ارض گردانا تمھین

پھر علاوہ اسکے یہ رتبہ دیا — کہ فرشتون نے تمھین سجدہ کیا
اور نبوت دیکے با صد احترام — اپنی جنت مین دیا تمکو مقام

واسطے ہم عاصیون کے ای پدر — آج تم باندھو شفاعت پر کمر
ہم سمجھین گے کہ تا خدا پاک ذات — اس غم و اندوہ سے بخشے نجات

سنکے آدم یہ شفاعت کا کلام — بولینگے کہ ای گروہ خاص و عام
پر غضب ہے آج یون پروردگار — کہ ہوا ہی اور نہوگا زینہار

آج وہ دن ہے کہ پیش ذو الجلال — اپنی ہی مجھکو شفاعت ہے محال
کیونکہ مین نے برخلاف حکم رب — کھایا گندم خلد مین ہو کے بے ادب

آج کے دن دیکھیے وقت سوال — در جواب اُسکے مرا کیا ہوگا حال
کب یہان تک ہے مرا رتبہ رفیع — جو تمھارا آج کے دن ہون شفیع

لیک تم اسوقت اے جمہور ناس — نوح سے اسکی کرو جا التماس
پہلے جو باعث ہوا پیغام بر — بہر عالم دعوت اسلام پر

سو وہی ہے ایک نوح پاک زاد — اُس سے ہو شاید کہ یہ عقدہ کشاد
حضرت آدم سے یہ سنکر مقال — جا کے کہینگے نوح سے سب عرض حال

کہ ای رسول رہنمای خاص و عام — ہم تمھارے پاس آئے ہین تمام
تا ہمارے آج کے دن ہو شفیع — اس مصیبت مین بدرگاہ رفیع

کیونکہ پہلے سب کے تم از فضل حق — رکھتے ہو بابت رسالت مین سبق
اور خدا نے تمکو ای عالی جناب — بندۂ شاکر کا بخشا ہے خطاب

نوح سنکر یہ شفاعت کا سوال — یون کہینگے اے گروہ خستہ حال
مین ہون بیٹے کے سبب التقصیر مند — جب ہوا تھا غرق وہ ناحق پسند

یعنی مین مجرم ہوا اُس آن مین — جب گیا تھا ڈوب وہ طوفان مین
بے ادب ہو کر کیا مین نے سوال — اُسکے حق مین اے جناب ذو الجلال

کہ مرے تھا اہل مین وہ یا نہین — کیون ڈبایا میرے بیٹے کی تئین
سو جناب حق سے از رہ عتاب — لیس من اہلک ہوا مجھکو خطاب

آج اُسکے اخذ سے ہی مجھکو ڈر — تم بندھاتے ہو شفاعت پر کمر
کیا دکھاؤن منہ خدا کے روبرو — کس لیاقت پر کرون جا گفتگو

آج اورون کے لیے تو کیا ہے بات — اپنی ہی خود مجھکو مشکل ہے نجات
لیکن ابراہیم سے تم جا کہو — یہ مہم آج اُنسے شاید راست ہو

کیونکہ ابراہیم کو رب جلیل — آپ ہی بولا ہے خود اپنا خلیل
سن کے یہ پھر سب بڑی تعظیم سے — جا کے کہینگے عرض ابراہیم سے

کہ ای رسول اللہ ہادی سبیل — حق نے فرمایا تمھین اپنا خلیل
اور آتش تم پہ کی برد و سلام — اور کیا تمکو نبیون کا امام

آن تم ہیں خدا پاک ذات
اس بلا سے ہمکو دلواؤ نجات

وہ بھی بولینگے کہ رب العالمین
آج تو ہے نہایت خشمگین

مجھسے سہہ ہیں باتیں بالیقین
زندگی میں جھوٹ کی واقع ہوئین

ویسکے ڈر سے اپنی ہی مجھکو ہے فکر
اور کے بخشانے کا تو کیا ہے ذکر

وہ خدا کا ہے مقرب اور ندیم
حق نے فرمایا اُسے اپنا کلیم

الغرض یہ سن شفاعت کا سوال
اور کر اُس روز محشر پر خیال

کہ نہیں ایسا ہوا ہے خشمناک
اور نہ ہوگا پھر کبھی وہ ذات پاک

آج اُن باتوں کو جو وقت حساب
مجھسے پوچھیگا تو کیا دونگا جواب

لیک تم سب آج ای جھوڑ اس
جا کے موسیٰ سے کرو یہ التماس

وہ کرے گر عرض پیش ذوالجلال
تو ہو شاید کچھ تمہارا انفصال

کذب بہم ہوا واقع جو خلیل اللہ سے
تین جا مجھ میں کل اسمیں سُن اے اہل قرآن

کہتے ہیں واقع ہوئے اُس راہ سے
تینوں کلمے وہ خلیل اللہ سے

سو کہ گھروں سے اپنے وہ سارے پلید
طعم گوناگوں پکا کر روز عید

اور مقفل کرکے بتخانے کا در
جانب صحرا چلے وہ بدگہر

آپنے چلے سے با قوم خلیل
یوں کہا کہ آج تو میں ہوں علیل

ایک تو اس بات میں ہو دروغ
بار دیگر اس نمط اے با فروغ

آپ نے پوشیدہ گھر سے بے خبر
جا کے کھولا اُس صنم خانہ کا در

کیوں نہیں کھاتے ہو اسکو گرم گرم
تمکو کیا کھانے سے کچھ آتی ہے شرم

کیوں نہیں کھاتے ہو تم یہ نعمتین
کیا تمہاری ہو گئی ہیں اشتہا سستین

جب کسو سے بھی نہ پایا کچھ جواب
تب تو اُس حضرت کو پھر آیا عتاب

اور اک بت جو کہ تھا سب میں بلند
شکل و صورت میں نہایت دل پسند

اور تبر کندھے پر اُسکے دھر دیا
تا کہ ثابت ہو اسی نے شر کیا

آئی جب صحرا سے وہ سب خصال
اور یہ دیکھا اُس صنم خانہ کا حال

بعضے بعضے اُنمیں سے جو بدگہر
آپکے مذہب سے رکھتے تھے خبر

وہ بتوں کی ہجو کرتا ہے مدام
ہو نہ ہو شاید اُسی کا ہے یہ کام

اور بہت تکرار کی اُس کار کی
تب انھوں سے آپنے انکار کی

کہ جو انکی قوم میں تھے بے شعور
شرک سے نزدیک و ایمان سے دور

لیگئے بتخانے میں با اہتمام
اور بتوں کے آگے دھر کر وہ طعام

اور حضرت سے کہا تم بھی چلو
جانب صحرا ہمارے ساتھ ہو

یہ نہ کی انکار اُنسے صاف صاف
کہ نجاؤنگا یہ ہے میرے خلاف

کہ اُسی دن جبکہ وہ کفار دہر
سب گئے صحرا میں خالی کرکے شہر

اور کہا سارے بتوں سے یہ کلام
کہ تمہارے روبرو جو ہے طعام

جب کسو نے بھی نکھایا وہ طعام
بار دیگر تب فرمایا کلام

جلد بولو اور دو مجکو جواب
ورنہ اس دم تمکو کرتا ہوں خراب

بے محابا سب بتوں کو لے تبر
اُس طرف سے خوب ٹکڑے ٹکڑے کر

کاٹی ناک اور کان اُسکے کرکے قہر
ہو گیا بدشکل وہ بدبخت دہر

اور اُسی صورت مقفل کرکے در
پھر چلے آئے وہاں سے اپنے گھر

سارے شہر کے جل خاکستر ہوئے
اور بتے ہیں اُسکے یکدیگر ہوئے

وہ لگے کہنے کہ یارو آج ان
نام ابراہیم رہتا ہے یہاں

سنتے ہی یہ بات وہ بدظن ہوئے
اور اُنکی جان کے دشمن ہوئے

اور کہا کہ اے گروہ بے ملال
تم اُن ہی سے کیوں نہ پوچھو اسکا حال

جو کہ خود مارے گئے ہیں وہ تمام — آپ ہی بتلاونگے کاسر کا نام
اور وہی سب میں بڑا سردار ہے — ہو نہ ہو یہ سب اُسی کا کار ہے
جسکے ہوئے تھے جو بہم دروغ — سو وہ ہے اسطور سے آبا فروغ
تھی انھوں کی ایک دُخت رشک ماہ — نام سارہ سو وہ دی حضرت کو بیاہ
کیونکہ انکی انکے تھا دینی خلاف — اس جہت سے تھا ہر دم اختلاف
چلتے چلتے واں سے وہ حق کے حبیب — اتفاقاً مصر کے پہنچے قریب
جسکی عورت دیکھتا صاحب جمال — چھین لیتا تھا اُسے وہ بدخصال
تو اُسی فی الفور وہ بیداد خو — قتل کرواتا تھا اپنے روبرو
تو اُسے کچھ مال و زر دیکر بزور — راضی کر لیتا تھا وہ تاریک گور
تیسرے جو پوچھے تجھے کہ یہ ترا — کون ہے کہیو کہ ہے بھائی مرا
آخرش جب مصر میں پہنچے خلیل — تب وہاں سے شید کفار ضلیل
یعنی ہے کون رشتے میں تری — آپنے فرمایا یہ خواہر مری
اور یوں ہی سب منات ہو سنین — یکدگر بھائی بہن ہیں بالیقین
قصہ کوتہ ہے کہ وہ سب زشت خو — لے گئے سارہ کو شہ کے روبرو
تھے جو حائل بیچ میں دیوار و در — کر دیے سب حق نے غائب از نظر
ویسے ہی جا اسدم بھی کرتے تھے نگاہ — اُس جگہ سے انکو پیش بادشاہ
القصہ جب لیگئی وہ روسیاہ — حضرت سارہ کو پیش بادشاہ
لیکن جب جاتا تھا وہ ناحق پسند — تب وہیں دم اسکا ہو جاتا تھا بند
واسطے اسکے وہ اقوام سنان — جب دعا کرتی تھیں حق سے اس زبان
آخرش جب تنگ آیا بے شعار — تب کہا اپنے لوگوں سے پکار
مجھکو یہ عورت نہیں منظور ہے — اب کسی صورت اگرچہ حور ہے

یا وہ آپس میں لڑے ہو یکدگر — کیونکہ انہیں ایک کہتا ہے خبر
بار دیگر کذب سے ہم اس اصول — آپ سے واقع ہو آخر معقول
کر گئے تھے وہ خلیل نامور — شہر نجران میں جا اپنے گھر
کچھ دنوں نجران میں با کروہ رسول — صحبت عم سے ہو کے خاطر ملول
کر کے ہجرت شہر نجران سے چلے — حضرت سارہ کو اپنے ساتھ لے
مصر میں جو اُن دنوں تھا شہریار — وہ بڑا جبار تھا اور نابکار
اور جو خاوند اسکا کچھ ذرا — بولتا انکار سے چون و چرا
یا جو ہوتا کوئی وارث اسکی ساتھ — وہ حمایت سے پکڑتا اسکا ہاتھ
جب سُنا حضرت نے وہ ظلم و فساد — تب کہا بی بی سے اے عصمت نہاد
یوں ہی میں بھی تمکو بتلا دونگا صاف — کہ بہن میری ہے یہ بے اختلاف
آکے حضرت سے لگے تب پوچھنے — کہ یہ عورت کون ہے تیرے کنے
فی الحقیقت آپ سچ بولے وہاں — دخت عم ہوتی ہے خواہر بیگمان
پھر کہا حضرت نے از رہ فریب — انبیا کو یہ نہیں دیتا ہے زیب
اُس خلیل حق نے پھر بعد از نماز — کی مناجات سے بصد عجز و نیاز
جیسے ہر دم وہ خلیل کردگار — دیکھتے سارہ کو تھے آئینہ وار
اب سناؤں سرگذشت شہریار — تا کہ ہو دل کو تسلی اور قرار
تب گیا وہ زعم بد سے شہریار — پاس ام المومنین کے تین بار
لوٹنے لگتا تھا ہو کر بیقرار — دم کے رک جانے سے وہ مصروع وار
ہوش میں آتا تھا تب وہ سنگدل — اور اپنے فعل سے ہوتا خجل
کہہ ہوا معلوم مجھکو اسکا حال — ساحرہ ہے یہ زن صاحب جمال
اسکے وارث کو طلب کر کے شتاب — اسکو پہنچاؤ وہیں ہے صواب

اور نہ جادو سے مجھے ڈالیگی بار
سب سے فرمان پھر وہ نوکر شاہ کے
پھر وہاں سے ہو کے وہ حضرت خفا
یہ تھا تینوں کذب مبہم کا سبب

پھر ہو گا تم سے کچھ انجام کار
لے گئے آگے خلیل اللہ کے
دیکھ اس سفاک کا ظلم و جفا
جو مفصل کہہ دیا میں نے اب

اور قربانی سے اپنے ہاتھ
اور انکو سونپ حسب امر شاہ
بیبیوں کو ساتھ لیکر بعد ازین
اب یہاں سے گوش کر اے باخشوع

ہاجرہ کو کر دیا سارہ کے ساتھ
لی ہر اک نے اپنے گھر کی راہ
شام میں جا کر ہوئے مسکن گزین
قصہ اول کو کرتا ہوں شروع
کہ یہاں سے جاؤ موسیٰ کے کنے

تتمہ

جو کہ فرمایا تھا ابراہیم نے
الغرض سب حضرت موسیٰ کے پاس
اور تم سے طور کے اوپر مدام
تا کہ ہم لوگوں کو دے وہ التفات
تم نے اک قبطی کو بلا اذن الٰہ
لیکن اس دم حضرت عیسیٰ کے پاس
اس نمط کہ اے رسول پر فتوح
اور بہت سے معجزے تم کو دیے
ہم کو تا اس آفت جانکاہ سے
آج کے دن تک ہے یہ پھیری مجال
اور ان ہی میں بعض بعضی نابکار
تم محمد سے کرو اسکا سوال
سن یہ مژدہ آئینگے سب خاص و عام
تم کو خود حق نے دی روز شمار
لیکن تم سے خوش ہیں وہ عالی جناب
تا کہ وہ پروردگار عام و خاص
کون کیا پوچھیگا ہم لوگوں کی بات

جا شفاعت کی کرینگے الناس
ہوتا تھا بے واسطہ حق سے کلام
اس عذاب حشر سے بخشے نجات
مار ڈالا تھا سو ہے مجھ پر گناہ
جا شفاعت کی کرو تم الناس
حق نے فرمایا تمکو اپنی روح
ساری لوگوں کی ہدایت کے لیے
چل کے دلواؤ نجات اللہ سے
ہو کر دن حق سے شفاعت کا سوال
[illegible] پروردگار
اس ہم کا انسے ہوگا انفصال
رو برو وہ حضرت خیر الانام
دی شفاعت کی بشارت آپکا
کیونکہ ہو تم آج کے دن مجتبیٰ
اس عقوبت سے کرو ہمکو خلاص
اور کس صورت سے پاوینگے نجات

کہ خدا نے تمکو فرمایا کلیم
آئی ہیں پاس تیرے ہم سب مطیع
آپ فرماوینگے یہ پروردگار
اسکے در سے آج پیش ذو الجلال
بعد موسیٰ سے سنکر یہ مقال
اور فرمایا روح الامین سا تمکو یار
آج ہم سب اے رسول کردگار
وہ بھی آخر کو یہی بولینگے بات
مجھکو میری قوم نے تہمت لگا
اسکی تحقیقات سے ڈرتا ہوں آج
ہیں وہ محبوب جناب کردگار
اور کہینگے اے حبیب کبریا
آج اگر [illegible] رب العالمین
آج ہمکو اے رسول نامدار
اور سیاہ تم بھی اے عالی جناب
یعنی پھر کس کے کنے جاوینگے ہم

اور بھیجی تم پہ توریت عظیم
کہ خدا سے تم ہمارے ہو شفیع
آج کے دن پر غضب ہے بیشمار
مجھ سے کب ہوگا شفاعت کا سوال
جا کے عیسیٰ سے کہینگے اپنا حال
تا رہے تائید میں لیل و نہار
آپ کی خدمت میں ہیں امیدوار
کہ غضب میں ہے خدا پاک ذات
کہتی تھی عیسیٰ تو ہے ابن خدا
اور اسی سے معذرت کرتا ہوں آج
ہے نہایت انکو حق کرتا ہے پیار
تم نبیوں میں ہو ختم الانبیا
ہو رہا ہے نہایت خشمگین
چل کے تم بخشاؤ ہمیں کردگار
آج ہم لوگوں کو [illegible]
اور خدا ہی کی طرح پاوینگے ہم

سنکے لوگون سے یہ سارا ماجرا ۔ یون کہینگے حضرتِ خیر الورا

تم نہو مایوس یہ نہیں ہے کار ۔ کہ تمہین بخشاؤن تا ہو رستگار

پس اُسی دم آشکارا جبرئیل ۔ رو برو لوگون کے از امرِ جلیل

بیٹھ شتابی وہ رسولِ کردگار ۔ رو برو لوگون کے ہو اُسپر سوار

ہے علیم الشان وہ عالی مقام ۔ با شرف پر میمنت محمود نام

ہونگے داخل اُسمین جب خیر الانام ۔ دیکھینگے تب اہلِ محشر خاص و عام

ہوگی جب عرشِ برین پر آشکار ۔ اک تجلی جناب کردگار

ساتوین دن اک ندا ہی پر فرح ۔ حضرتِ حق سے سنینگے اسطرح

اور کرو جو دعا تم وہ شتاب ۔ آج بے شبہہ کرونگا مستجاب

سنتے ہی اس مژدۂ مقصود کو ۔ سر اٹھا لینگے نبی خوشنود ہو

اُنکی ہوگی گفتگو بالضرور ۔ روزِ اول سے لگا تا نفخِ صور

یعنی بعدِ حمد و ثنائے ذوالجلال ۔ تب کہونگا سو ہے اب مجکو مجال

بعدِ ابلاغِ تحیات و سلام ۔ لا کے میرے پاس اکثر یہ پیام

سو اُسی عہد کا ہے اب انتظار ۔ کہ وفا ہووے جنابِ کردگار

جسمین تم خوشنود ہوگے اے رسول ۔ آج کے دن ہے وہی مجکو قبول

اور لونگا سارے عالم کا حساب ۔ ذرہ ذرہ عدل سے حسب الکتاب

اور جو ہونگے کافرانِ زشت فام ۔ انکو دونگا نارِ دوزخ مین مقام

پھر وہان سے رحمة للعالمین ۔ لائینگے تشریف بالائے زمین

کیا ہمارے حق مین لائے ہو خبر ۔ از جنابِ خالقِ جن و بشر

جلوہ فرما ہوکے جب ربِ اجل ۔ ہر کسی کو دیگا پاداشِ عمل

جبکہ محشر مین آوازِ مہیب ۔ آئیگا وہ نور لوگون کے قریب

تب تو سب پوچھینگے سنکر وہ صدا
آیا بتلاؤ وہی ہین یہ خدا

وہ کہینگے ہم ملک ہین کے سب
چرخ اول کے نہین ہے ہمین رب

اور کنارے پر زمین کے حلقہ وار
ہون گے قائم باندھ کر اپنی قطار

بار دیگر پھر باواز بلند
آئیگا اک نور اوس سے دو چند

اسکو بھی سب دیکھکے بے اشتباہ
جا کی پوچھینگے کہ اسمین ہے اللہ

وہ بھی سب ملکر یہی دینگے جواب
کہ نہین ہے اسمین وہ عالی جناب

اس سے ہی پاک ہے ذات رب
ہم ملائک چرخ ثانی کے ہین سب

پھر کھڑے ہونگے وہ بھی صف بصف
باندھ حلقہ حشر کے چارون طرف

بس اسی دستور سے بے ریب و شک
آن کر ساتون فلک کے سب تلک

ہونگی قائم اہل محشر کے کنار
آگے پیچھے باندھ باندھ اپنی قطار

ایک ہے اک بشر باعز و جاہ
بس عدیم المثل عالی بارگاہ

بعدہ اُترینگے پھر بالا فرش
وہ ملائک رہتی ہین جو گرد عرش

اور کھڑے ہو وینگے وہ بھی ایکبار
سب صفونکی آگے باندھا اپنی قطار

پھر اسی اثنا مین اسرافیل صور
دم کرینگے حسب فرمان غفور

سنتے ہی اُسکی صدا استانہ عرش
سب زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش

بعدہ فرمائیگا یون آشکار
حاملان عرش کو پروردگار

زمین پر عرش اعظم کو تم اب
لے چلو اس دم بتعظیم و ادب

سنتے ہی وہ حسب امر کردگار
لائینگے عرش معلی کو اتار

یا حامل عرش اعلی کے ہین سب
آٹھ اُس دن ہونگی اے حق طلب

ایک اک پایہ ہون کردگار
تھام کر دو دو فرشتے آشکار

اسمین تفصیل ہے جو حشر کے دن سات گروہ پائینگے عرش معلی کے تلے جاے امان

رکھینگے اُسکو بالای زمین
صخرہ بیت المقدس کے قرین

اسطرح فرماتے ہین ایسے باصفا
مخبر صادق جناب مصطفا

سایہ لے اس عرش اعظم کے الہ
دیگا اُس دن سات فرقونکو پناہ

ایک وہ جو ہوگا عادل بادشاہ
صاحب تخت خداوند کلاہ

دوسرا وہ مرد صالح جو سدا
تھا جوانی مین پرستار خدا

یعنی کی اُس نے عبادت بیحساب
اپنے خالق کی در ایام شباب

اور جو شخص مسجد مین مدام
رکھتا تھا ذکر و نماز حق سے کام

چوتھا جو تنہا ز خوف کبریا
اپنے حجرون مین بیدار رویا کیا

پانچوین وہ شخص جو آپسمین مل
رکھتے تھے بہر حب انس جان و دل

اور چھٹا جسنے دیا صدقہ نہان
از پے خوشنودی رب جہان

ساتوین وہ مرد ہے جنکو خصال
جسکو کوئی عورت صاحب جمال

چاہتی ہو ڈال کر الفت کا دام
قید کر لون از پے فعل حرام

خوف خدا آگے اُس زبان
آپکو اُس جرم بد سے دے امان

جون زلیخا نے لگا کر دام کید
کر لیا تھا حضرت یوسف کو قید

آنکھون نے انکے کرکے خوف بے نیاز
آپ کو رکھا ہو ابد سے باز

اور بعضے راویان پاک زاد
کہتے ہین کہ ان فرقون سے زیادہ

بھی فضل خدا سے بے گمان
عرش کے سایے مین ہونگی اس زبان

لیکن اغلب ہے کہ ہی ریب و ظن
کہ جسے چاہیگا رب ذو المنن

ہو نہیں عام سے بے اشتباہ
دیگا تجھے عرش اعظم کے پناہ

ہے مثل مشہور ہندی مین کہی
جسکو پی چاہے سہاگن ہے وہی

عضو بولینگے کہ ہم سب بے ملال
دار دنیا میں بحکم ذوالجلال

گر ایں حشر کے میدان میں
ہیں عدو آج ہم فقط فرمان میں

اس ان ہم تمھارے اختیار
جو کہ تم کہتے سو ہم کرتے تھے کار

یہ نہ سمجھے تم کہ ہمکو کس لیے
حق نے یہ اعضا خوش موزوں دیے

آخرش وہ مشرکان بدگہر
ہونگے ملزم اپنے اپنے نفس تب

ایک کفر شرک جو ہمنے کیا
یہ سبب تھا اے جناب کبریا

ورنہ گر پاتے کسو سے اطلاع
تیری وحدت کی تو کرتی اتباع

بس اسی انواع کے مکر و فریب
لائینگے حیلے پیش وہ سب ناشکیب

بے خبر تھے تم بھلا کس واسطے
پوچھو تو ہیں بات کو ٹک غور سے

تھے وہ باعجاز و برہان قوی
کیوں کی تمنے انھونکی پیروی

پاس ہم لوگوں کے دنیا میں کہیں
کوئی بھی پیغامبر آیا نہیں

بس کہینگے وہ رسول بے عدیل
اپنی امت سے کہ اے قوم ضلیل

میں وہاں کس کس نمط سے شاہ و گاہ
کہتا تھا در باب توحید اِلٰہ

میں نے کہنے میں نہ کی کچھ کوتہی
پر نہ چھوڑی تمنے اپنی گمرہی

یاد ہے کچھ تمکو اس مجلس کا ذکر
جو کہا تھا میں نے تم سے کرکے فکر

یوں ہی اس اکثر حکایات و قصص
با دلیل واضح و برہان نص

پھر بھی منکر ہو کے وہ ناحق پلید
بولینگے کہ یہ تمھارا غلط و بید

اور نہ تمکو جانتے تھے ہم وہاں
کہ ہو تم کون اور رہتے تھے کہاں

آکر وحاضر ابھی بے اشتباہ
اپنی تبلیغ رسالت کے گواہ

یعنی اے دانا اسرار نہان
تجھپہ خود روشن ہے احوال جہاں

پھر تو اس امت کے از حکم وحید
سارے عالم اور صدیق و شہید

تا دم آخر تمھارے تھے مطیع
اور تم کرتے تھے افعال شنیع

آج کے دن یہ ہماری کیا مجال
جو کہیں نا راستی پیش ذوالجلال

کر کے اپنے نفس پر ظلم و جفا
ہم سے کیوں اس وقت ہوتی یہ جفا

تا کہ اپنی زندگانی میں سدا
شکر اس نعمت کا ہم کرتے ادا

کہ ہم ہی ہیں ظالم و ناحق شناس
تھے جو تیری نعمتوں کی ناسپاس

کہ تری توحید کے احکام سے
بے خبر تھے اپنی عقل خام سے

بے بتائے کیا بھلا ہم جانتے
جو تری توحید کو پہچانتے

حق کہیگا سن کے یہ حیلے تمام
کہ یہ کیا ارشاد بولا اپنی کلام

ہمنے جو بھیجے تھے تم پر انبیا
کیا انھوں نے کچھ نہیں تلقین کیا

اسنے بھی سو وقت وہ سب روسیاہ
ہونگے منکر اور کہینگے کہ اے الٰہ

تب بلا کر نوح کو پروردگار
قوم سے انکی کہیگا روبکار

جی میں سوچا اور کہہ دل میں خیال
کہ تھیں تا نہ صد و پنجاہ سال [۹۵۰]

اور عذاب حشر سے تمکو مدام
ڈر سناتا ہی رہا میں صبح و شام

کیسے کیسے معجزے میں نے کیے
اپنی اثبات رسالت کے لیے

جسمیں تمنے یہ کہا تھا جو آپ
از رہ انکار ہی قوم خراب

ان پلیدوں کو سناوینگے تمام
ہر نشانی اور سچے کا لیکے نام

کب سنا تھا ہمنے دنیا میں کبھی
منہ تمھارے سے جو کہتی ہو ابھی

پھر کہیگا نوح سے رب جلیل
سنکر ان لوگوں سے ایسا قال و قیل

نوح بولینگے کہ اے بار الٰہ
اس پہ ہیں امت محمدؐ کی گواہ

میری ہی تبلیغ کے اور گواہ
امت خیر البشر بے اشتباہ

قول کسکو سب دینگے جا حاضر کیے
ہیں شفیع ان کے شہادت کو لیے

بعد کے پروردگار خاص و عام / پوچھیگا ای امت خیر الانام
نوح قوم اپنی سے دنیا میں مدام / میری توحید و رسالت کا پیام
کہتے تھے یا نہ بتاؤ سب راست / تمکو جو معلوم ہو بے کم و کاست
وہ کرینگے عرض ای دانائے غیب / ہم ہیں شاہد نوح کے بے شک و ریب
اس سبب سے اے جناب کبریا / تو نے جو قرآن میں فرما دیا

وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِهٖ فَلَبِثَ فِيْهِمْ اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا فَاَخَذَهُمُ الطُّوْفَانُ وَهُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝

سنتے ہی یہ بات کو ای پر فتوح / معترض ہو یوں کہینگے قوم نوح
تم ہمارے عہد میں تب تھی کہاں / جبکہ ہم زندہ تھے دنیا میں وہاں
کیا خبر ہے تمکو ہم لوگوں کا حال / جو بیاں کرتے ہو پیش ذوالجلال
حال ہم لوگوں کا دیکھے تھے سنے / خوب ہی اسوقت تم شاہد بنے
یہ گواہی کب تمہاری ہے درست / گو کہ تم کرتے ہو اب تقریر چست
تب یہ فرماوینگے ختم الانبیا / یعنی محبوب جناب کبریا
کہ جو کہتی ہے مری امت تمام / حق ہے اسمیں کچھ نہیں باطل کلام
جو کہ ہے قرآن کلام ذوالجلال / بے عدیل و بے نظیر و بے مثال
اس سے پہونچی انکو دنیا میں خبر / اس حقیقت سے تمہاری سربسر
دید سے بھی ہے قوی تر وہ شہید / جیسے حجت ہو وہ فرقان مجید
ہونگے ملزم آخرش وہ نابکار / اپنے کفر و شرک پر سب ایکبار
گر یوں ہی ہے ای جناب کبریا / جو کہ فرماتے ہیں ختم الانبیا
بس اسی دستور سے اس آن میں / پیش ہوویں اس حشر کے میدان میں
جیسے قوم صالح و ہود و خلیل / اور جتنوں کے مثل سب قوم ذلیل
پہلے منکر ہو کے پیش کبریا / ہوگی ملزم امت ہر انبیا
بعد ازاں ڈھونڈھینگے راہ معذرت / ہو کے ملزم وہ برائے مغفرت
اور کہینگے فی الحقیقت ای الٰہ / ہم نہ سمجھے اور کیا ہم نے گناہ
لیک باعث اس ضلالت کے وہاں / اور ہی تھے ای خداوند جہاں
کرتے تھے ہم جنکی پیروی / ہو گئے آخر کو گمراہ و غوی
تھا یہی اب تجکو ای عالی جناب / دھر ان ہی کے سر سارا سب عذاب
اور فرصت ہمکو دے تا زندگی / جا کریں دنیا میں تیری بندگی
یعنی خالص تیری ہی طاعت کریں / اور سدا شرک و ضلالت سے ڈریں
حضرت حق سے یہ آویگا جواب / ان لعینوں کو کہ ای قوم خراب
یہ تمہاری حکمت و حیلہ گری / اب نہ ہرگز پیش جاویگی ذری
اب تمہاری معذرت کا قیل و قال / ہے نا مسموع ای اہل ضلال
پہلے کیا پیدا کیا تمنے کمال / مزرع دنیا میں بہر کار وبال
پھر جو ہے تمکو تمنائے جہاں / بار دیگر سو یہ عادت ہے کہاں
جیتے تا کے مدت و روز دراز / دی تھی فرصت کہ بہر عیش و ناز
بار دیگر پھر یہیں آنا محال / اپنا کالو سر سے یہ باطل خیال
پہلے بار آزمائش تھی فقط / اب جو خواہش ہے سو ہے یہ غلط
ای محمد ہے یہ قول بے محل / کہتے ہیں جو سند میں خیر الملل

آگے کے دن پاچھے گئے ہر سے کیو نہ ہیت / اب پچھتائے ہوت کیا جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

الغرض جس دم یہ سارا انفصال / کر چکیگا واں جناب ذوالجلال
کافروں کے بعد اعمال نیک / حبط کر دیگا وہیں پر ایک ایک

اور جو ہونگے اعمال قبیح | سو رکھیگا انکو سالم اور صحیح
حبط ہونگے نیکیون کا ای عزیز | یہ سبب ہے جس سے مجھسے بالتمیز

جو کہ نیکی کرتے تھے وہ اشقیا | زندگانی اپنی مین بھر پایا
سو وہ اعمال ریائی اشتباہ | ہونگے نامقبول سب پیش اِلٰہ

اور کرتے تھے عمل للہ جو | حق پہ ایمان نہین لاتے تھے وو
یعنی تھے منکر زامر و نہی رب | اپنی وہ جہل و ضلالت کے سبب

اور کیے اعمال نیک انسے بھر رب | تا کہ ناجی ہوں وہان از قہر رب
سو وہان بھی ہونگے مستجاب | تا ہوا انپر انسے تخفیف عذاب

کافرون نے کتنے ہی حسن فعل نیک | خالی ہونگے جو عقبی سے ہر ایک
کیونکہ ایمان اصل ہے ای اہل شرع | اور حسن عمل ہوگا اسکی فرع

کب ہے تازہ درخت بے اصول | ثمرہ و گل تا کہ ہو اس سے حصول
لیک اجر انکا خداوند اجل | رحمت دنیا سے کردیگا بدل

یعنی جو دنیا مین تھے وہ پر فرح | دولت مقصود تھے ہر طرح
سو وہی ان نیکیون کا دیکے مزد | پھر عذاب انپر کریگا مثل درد

بعدہ آدم پہ ہوگا یہ خطاب | کہ کرو اولاد اپنی انتخاب
نار جنت کی لیے از ہر فریق | وہ کرینگے عرض یا رب کس طریق

حکم ہوگا انکو کہ از یک ہزار | ایک رکھے خلد باقی بھر نار
یعنی بہر جنت از دہ صد نفر | ایک تن اور باقی کو از بہر سقر

سنتے ہی اس تشدید کے کلام | ہول پڑجاویگا لوگون مین تمام
اس سخط ہونگے سب گم کردہ عقل | کہ یہی باہر فہم سے بھی اسکی نقل

پھر کہیگا وہ جناب لایزال | کہ یہ ہوگا اس طرح سے انفصال
جسنے کی ہو جس کسی کی بندگی | نیت خالص سے وان تا زندگی

سو کرو ہم اسی سے التماس | اپنی مزد و اجر کی جا اسکے پاس
پھر وہ سارے اہل محشر اس زمان | اپنے معبودون کو ڈھونڈھینگے وہان

تب وہ ارواح شیاطین جہول | جو بتون کے جسم مین کرکے حلول
بت پرستون کو خیالات و طلسم | یان دکھاتے تھے بہ ہر آئین و رسم

اور وہ سب مشرکان زشت کیش | معتقد تھے انکے کرتے پرستش
سو وہ سب ان مشرکون کے رو برو | آ کھڑے ہونگے وہان پر سو بسو

جان لینگے انکو وہ مردود سب | کہ ہمارے ہین یہی معبود سب
پھر ان ہی کے پیچھے ہوونگے کھڑے | صف کشان سب ملکے چھوٹے اور بڑے

اور پھر جو انبیا و اولیا | تھی پرستش کرتی قوم اشقیا
یعنی جیسے پوجتے تھے حق کے غیر | بعض منکر روح و عیسی و عزیر

اور وہ اس فعل بد سے تھے بری | پوجتے تھے انکو جو یہ مفتری
جس طرح اس وقت مین بعضے پلید | پوجتے ہین جہل سے پیر و شہید

اور نیاز و نذر انکی مانتے | اور انھین حاجت روا ہی جانتے
اور وہ اس فعل سے بیزار ہین | پر کرین کیا قبر مین ناچار ہین

ورنہ سب ان مشرکون کو اہل گور | خوب ہی تنبیہ پھر کرتے بزور
کیون نہون اعمال ان لوگون کے حبط | ہو جنھون کی عقل مین اسطرح خبط

چھوڑ کر جو طاعت رب اجل | رسم آبائی یہ کرتے ہین عمل
گو کہ تھے آبا انھون کے بے خرد | پہ انھون کی وہ پکڑتے ہین سند

کہ ہمارے آگے سے چلی آئی ہے چال | گو کہ ہی برعکس امر ذوالجلال
حیف ہے اس فہم بے معنی اوپر | اور اس تقریر لایعنی اوپر

حکمت دنیا میں یہ دو دو آب
کیونکہ یہ حاصل دنیا ہے دون
نتیجہ انکے فعلوں کا ضرور
انکے اعجاز و کرامت میں کہیں
جب وہاں جاوینگے وہ ناپاک شوم
پھر پشیمان ہونگے وہ ناحق شناس
نیت خالص سے وہ ابلیس لعین
اور یہاں جس جس کی ہو تمکو چاہ
کر کرینگے سو از بس جان بلب
اُس سے جانب کو جاوینگے چلے
اور فوراً چاروں جانب سے سمیٹ
اپنی گردن کے تئیں باہنگال
اور جن لینے سے جو رہ جاینگے
بعض کی ٹانگیں پکڑ بعضوں کے بال
تب وہیں فی الفور شیطان رجیم
پھر بُلا دیگا بہ آواز بلند
کیا عجب کچھ لگا کر داتوں گھات
تب سبھوں کو سنا کرکے خطاب
کہ خدا تھے غیب دان معبود سے
اور مجھکو بھی نہ جانا تم نہار
اور کبھی تمکو وہاں میں نذر ور

ہیں فلاطون کے چچا اور بلکہ باپ
ہوتے ہیں ہر اک کے آگے سرنگون
دیگا بیشک انکو حق روز نشور
اک سر مو بھی کسی کو شک نہیں
ان بزرگوں کو جنہے کرکے ہجوم
جا کھڑے ہونگے اُن ہی جنّونکے پاس
بولینگے کہ ہاں یہی ہیں بالیقین
سو اُن ہی سے مانگیو بے اشتباہ
اپنے معبودوں سے پانی کی طلب
اپنے معبودوں کو اپنے ساتھ لے
سبکو لیگا اپنے حلقے میں لپیٹ
دفعتہً اُن سب کو لیگا منہ میں ڈال
وہ کھڑے ہو کر وہاں چلّائینگے
دینگے ان سبکو آتش دوزخ میں ڈال
تھا جو اُن ناحق پرستوں کا ندیم
اپنی جانب سبکو وہ ناحق پسند
اُسنے دیکھی ہو کہیں راہ نجات
یہ سخن بولیگا وہ خانہ خراب
جسکے موجب ہم سبھونکو لو دے
کہ ہمارا ہی یہ دشمن آشکار
جبراً اور کرہاً نہ کھینچا اپنی اور

لیک فکر آخرت سے یہ شریر
کفر و ایماں کی نہیں کچھ اُنکو عار
ہیں جہاں تک انبیا و اولیا
پھر نہیں ہے ان بزرگوں کی بجا
یہ کہینگے اے گروہ ناسپاس
تب یہ پوچھینگے ملائک کہ بغور
وہ کہینگے بس انہی سے بے خلل
بعدہ ان مشرکوں کو کشمکش
ناگہاں اُس دم انھوں کو شکل سراب
جبکہ پہنچینگے قریب اسکے شتاب
بعدہ اک شعلۂ سوزندہ تر
یعنی چُن لیگا نکل آتش غار سے
سو ملائک قہر کے آ ایک بار
جبکہ سارے مشرکان بد طریق
سو اُن ہی کے روبرو دوزخ میں پہنچ
سب وہیں پہنچینگے کرکے ترکتاز
جبکہ سارے مشرکان زشت خو
سب کا ہی گروہ بدترین کائنات
اور سب احکام ہیں اُسکے قوی
اور ہمارے جد آدم کا قدیم
اور بُلایا بھی تھا وہاں آشکار

ہیں سراپا بے خرد مثل حمیر
مطلقاً اپنے مطلب کے ہیں یار
سب ہیں مقبول جناب کبریا
جو کریں کچھ یہ خلاف ذوالجلال
دور سے مت آؤ ہم لوگوں کے پاس
ہیں یہی معبود دیکھو پاک اور
تمکو حاصل ہوگا پاداش عمل
اس نمط ہووینگی از روے عطش
دور سے معلوم ہوگا اک سراب
تب سراپا ہوگا آتش وہ سراب
قعر دوزخ سے بشکل جانور
مرغ جیسے دانونکو منقار سے
ہر طرف سے اُن سبھونکو گھیر گھار
ہو چکینگے واصل نار حریق
اور بڑے اک تودۂ آتش پہ بیٹھ
اس ارادے سے کہ بہ حیلہ سیار
جا کھڑے ہونگے اُسکے روبرو
کیا نہیں معلوم تھی تمکو یہ بات
لائق تصدیق و بہر پیروی
سخت دشمن تھا یہی دیو رجیم
اپنی جانب سے ہیں تمکو نہ بلا

پھر کبھی کچھ جو طبع سے وہم و خیال
دل تمہارے بیچ یوں ہی دیتا تھا ڈال

سو تم ہی اپنی حماقت کے سبب
پیروی کرتے تھے میری روز و شب

اور میرے وسواس باطل پر ہمیش
معتقد تھے تم سب اے ناپاک کیش

اور اپنی دانش کوتاہ سے
منحرف رہتے تھے تم اللہ سے

بس یہی تھا مدعا بے کم و کاست
جو کہ میں نے کہدیا سب ہے راست

اور جو مجھسے رکھتے ہو چشم نجات
سو وہ ہوئی اب بہت مشکل ہے بات

آپ ہی میں ہوں گرفتار عذاب
دوسرے کی مخلصی کا کیا حساب

تمکو اب لازم ہوا اے قوم شر
کہ کرو لعنت تم اپنے نفس پر

اور نہ رکھو مجھ سے امید نجات
آج کے دن کچھ نہ ہوگی مجھسے بات

یہ سخن سنتے ہی سب اہل نار
ہونگے از بس اپنے دل میں شرمسار

اور کرینگے اُس گھڑی آپس میں جنگ
تابع و متبوع سب ہو ہو کے تنگ

یعنی آپس میں لڑینگے وہ غوی
اُنسے کرتے تھے جنہونکی پیروی

اور کرینگے لعنت اُن پر بے حساب
کہ تم ہی سب نے کیا ہمکو خراب

اور دھرینگے اُنپہ اپنے سر کا بار
تا کہ آیا اُس نا رسی ہوں گنہگار

لیک ہرگز یہ کلام ناپسند
کچھ نہ ہوگا اُنکے حق میں سودمند

پھر فرشتے قہر سے ہر ایک کو
مقتضائے قول و فعل ہے نیک خو

دینگے پہنچا اُس جگہ سے آن تمام
ہوگا جسکے واسطے جیسا مقام

تا چکھیں نار جہنم کا عذاب
درخور اعمال وہ قوم خراب

صفت آتش دوزخ مع طبقات تمام
اندرین نظم نوشتہ است پئے مستمعان

بیٹھے ہیں یوں راویان باشعور
کہ یہ آتش جو کہ ہے مثل تنور

اس سے وہ ہے بقدر حصہ ہے زیاد
گرمی و سوزش میں ہے اُسکو نہاد

چونکہ دہکائی گئی تا سہ ہزار
سال وہ آتش بحکم کردگار

الف اوّل میں ہوئی تھی سرخ فام
الف ثانی میں سفید اے نیک نام

پھر ہوئی وہ الف ثالث میں سیاہ
ویسی ہی ہے اب تلک بے اشتباہ

سات طبقے سب ہیں دوزخ کے تمام
جس لیے تو اب مجھ سے اُن ساتوں کا نام

ابن حبان سے ہے روایت بخلاف
ہے قصص الانبیا میں صاف صاف

کہ بروز پنجشنبہ بے شطط
حق نے دوزخ کو کیا پیدا فقط

سو ہیں اُسکے سات طبقے اے پسر
اور یہ ہفتم زمین زیر و زبر

ہے جہنم طبقۂ اوّل کا نام
دوسرے کا ہے لظیٰ اے خوش خرام

تیسرا حطمہ ہے اور چوتھا سقر
پانچواں طبقہ سعیر اے نامور

پھر چھٹا اور ساتواں ہے سن راست
ہے جحیم اور ہاویہ بے کم و کاست

اور قعر اُنکا نہایت ہے عمیق
پُر ز مار و کژدم و نار حریق

جو گرے اُس میں تو پنجہ ہزار
سال میں پہنچیگا نیچے آشکار

اور مسافت درمیاں یک دگر
ہوگی پانصد سال کی رہ بے خطر

ہے ہر اک طبقے میں اک باب عظیم
جسمیں بیٹھینگے کفار لئیم

طبقۂ اوّل میں جاوینگے بھرے
وہ ہی مسلمان جو کہ بے توبہ مرے

یعنی بے توبہ مرے وہ بے خرد
کرکے اعمال قبیح و فعل بد

اور وہ کفار جو تھے نیک کار
پر نہ ایمان لائے بر پروردگار

اور طبقوں میں فقط اے ذی عقول
ہونگے داخل جملہ کفار جہول

جیسے ترسا و یہود و مشرکین
ملحد و گبر و مجوس و صابئین

درکِ اسفل کے اندر بے شقاق
ہونگے داخل جملہ ہیں اہل النفاق

اور بھی دوزخ مین ہین بہتیرے مکان ۔ ماریونکی واسطے ہین بیکران
مانگتی ہین وہ زمین سے زینہار ۔ بیا رسو بار از جناب کردگار
کیا کرون اسکا بیان اک ایک طرف ۔ ہر یہ ہر وقت ہین وہ گویا کان برف
ایک جب الحزن بارنج و ملال ۔ دوسرے کا نام ہی جب الخیال
اور بالائی ہین اسکے وہ یون صعود ۔ گر چڑھینگے جب کہ کفار عنود
چڑھ چلینگے جبکہ وہ گرشتہ بخت ۔ اسکی چوٹی کے اوپر سب ایک تخت
جا پڑینگے پھر وہ دوزخ مین تمام ۔ سارے وہ ناحق پرست و زشت خام
بس یہی ہے تو وہ ناپاک کیش ۔ پھر چڑھیں اور گرتے رہینگے وان ہمیش
ایک ہے غساق از زرد آب و ریم ۔ دوسرا تالاب با نام حمیم
جو ان مین آلودہ ہو باسوز و گداز ۔ بلکہ اسسے بھی فرمایا ای اہل راز
ڈالینگے جب انکی پونچیگا وہ آب ۔ دفعتہ ہوینگے وہ دل جلکر کباب
دوسرا الطین ہی جان کہ بالیقین ۔ ڈھانک لیگا بینی و چشم و جبین
اور وہ مرد و دسب مارینگے چیخ ۔ حلق مین جاتی رہے جیون کہ میخ
جا بجا اعضا و رون کے پھاڑ چاک ۔ وہ مین کر دیگا وہ آب سوزناک
اور کثافت ہر نمط کی بے شمار ۔ جمع ہے اسمین سزا کو اہل نار
بعضے بعضے کافرونکی دست و پا ۔ لٹکے چوڑی وان یہ کردیگا خدا
جون جلاتا ہے گرزونکی مار ۔ پھاڑتا پتھر اچھالتا تن مین خار
کھیان جنکا نام خوق ہے اور پر ۔ تا اذیت ہو انہون کو بیشتر
پھر اسی صورت سے کرتا تند سرت ۔ تازہ تازہ نو بنو چالاک چست
اور یونہی بایکدگر طعنہ زنی ۔ ڈالتا انکے دلون مین دشمنی
سالہا یونہی رہینگے مبتلا ۔ ہر الم مین وہ گرفتار بلا

اک مکان ہے غی بارنج و تعب ۔ جسکی نہی سے ہمیشہ روز و شب
اور ہے اسمین مکان اک مہریر ۔ از پی تعذیب کفار شریر
اور ہین اک دو کوہ بین تاریک تنگ ۔ ہوش سے ہو جو بھی دیکھ انکو دنگ
اور ہے اک ان کوہ با نام صعود ۔ ہے بنا وہ بہر کفار عنود
اسکی چوٹی پر بصد رنج و ملال ۔ پونہچینگے وہ مدت ہفتاد سال
تب فرشتے انکو دینگے گرا ۔ جانب پائین با چون وچرا
پھر چڑھا دینگے انہین وہ تاب تک ۔ اور گرا دینگے یونہی بے ریب و شک
اور کئی تالاب ہین اسمین صحیح ۔ از پی کفار افعال شنیع
کہتے ہین از ہر عقوبات حجیم ۔ اس نمط ہے گرم وہ آب حمیم
جب ملائک اہل دوزخ کو وہ آب ۔ وان پلا دینگے بصد قہر و عذاب
اور لب زیرین ورم کر کے لٹک ۔ آئیگا چھاتی تلک بے ریب و شک
اور جب پونہچیگا انکے تا گلو ۔ تنگ کر لیگا گلو بے گفتگو
جبکہ پونہچیگا شکم کے درمیان ۔ پھر یہ حسرت اس دم کی سختی کا بیان
نام غسلین اور اک تالاب ہے ۔ ریم و خون اسمین بجائے آب ہے
اور ہر اقسام کا ای باصواب ۔ ناریون کے جسم پر ہوگا عذاب
تا زیادہ انپہ ہو درد و الم ۔ مارنے اور کوٹنے سے دمبدم
سانپ اور بچھو سے کٹوانا پھر ۔ ہڈیون تن مین سےگا جنکا زہر
اور لگانا آگ تن مین بار بار ۔ جل کے خاکستر ہوتا مثل غبار
اور کرنا انکی بین آپسمین جنگ ۔ کرتے ہین جون مرغ با منقار و چنگ
یہ ہین ہر انواع کی رنج و الم ۔ ہوینگے ان کافرون پر دمبدم
پھر عذاب بجمع حق ای مرد سعد ۔ انپہ کر دیگا مسلط اسکے بعد

یعنی ہوگا بھوک کا انپر عذاب
سب عذابون کے برابر در حساب

تب کھلا دینگے فرشتے نار مار
ان لعینون کو زقوم خاردار

یون نہین ہے وہ تو قوم اہل دل
جیسے تھا ہی یہان از آب گل

الغرض کھا دینگے جب وہ بدخصال
پوچھیے مت اسوقت کی سختی کا حال

کہ نہایت ہونگے وہ سب جان بلب
اور کرینگے اس زمان پانی طلب

جیسے کھائی ہین طعام انکو یہان
حلق مین انکے پھنسا لقمہ ناگہان

سو پلا دینگے انھین آب حمیم
جسکے پینے سے جگر ہوگا دو نیم

سوچ کر اک ہونٹھ اسدم بخلاف
ہوگا آویزان دہن سے تا بناف

اور زبان ہو دیگی جلکر سوختہ
جون ہو آتش پارۂ افروختہ

گر پڑینگے اس سے ہو کر پاک چاک
پر نہوگی موت تا ہو وین ہلاک

ہین موکل نار کے جو نوزدہ
ہے بنام مالک انمین بادشہ

کرتو ہمکو یہان انجا سے پار
تا کہ ہون اس درد و غم سے رستگار

یون ہی مالک سے کہین گے بار بار
عذر توبہ سون بعجز و انکسار

الغرض مالک وہ بعد از الف سال
در جواب انکے کہیگا یہ مقال

اس تمہاری حیت کو آئی ہے موت
ہوگئی ہے ایک مدت سے وہ فوت

اور نہین آویگی یان تمکو موت
تا کہ چھوٹو اس بلا سے ہو کے فوت

سنتے ہی پھر نا امیدی کا کلام
گریہ و زاری کرینگے وہ تمام

کہ الٰہی اس زمان دے ہمکو موت
تا کہ ہم اک بار سب جائین فوت

وان سے آویگی ندا کہ چپ رہو
ہے ستم اس بات مین کچھ مت کہو

پھر وہ حسب الحکم حی لایموت
رہینگے لب اپنے پر مہر سکوت

پھر اسی مقدار وہ سب بدنہاد
عجز و زاری کرینگے حق کو یاد

جبکہ وہ لعنت نصیب بدفرجام
بھوک کی شدت سے مانگینگے طعام

وہ شجر ہی ہے درتہ نار جحیم
بہر اکل جسکا کھانا ہے لئیم

خلقت ناری کھی ہے وہ شجر
جسکے خوشے جیسے شیطانون کے سر

ڈالتی ہے منھ مین لقمہ بدرنگ
اس سے اٹکیگا انکے حلق تنگ

تا کہ اتر سکے حلق سے لقمہ شتاب
جس سے ہو قوت دل کا اضطراب

تو وہ سب پی لیکے آب خوشگوار
حلق سے دینگے تھی لقمے کو اتار

دونون پھر جل بھن کے ہو جاوینگے کباب
تب تلک جسوقت پہونچیگا وہ آب

دو سال سوچ کرے ریب و تنگ
ہوگا ان لوگون کی پیشانی تلک

ہوگا و آل جب شکم کے اندرون
جملہ اجزائے شکم از راہ کون

دیکھیے یہ سختی وہ کافر بے درنگ
ہونگے اپنی زندگانی سے تنگ

آخرش کو جا اسی مالک کے پاس
موت کی اپنی کرینگے التماس

یعنی تو اب ہمکو جی سے مار ڈال
تا گذر جائے ہمیشہ رنج و ملال

تا کہ دے حسب سوال انکو جواب
جس سے ہو تسکین و تخفیف عذاب

کہ کہان ہے موت اب اے کافرو
جو ملے مانگے سے تمکو نامرد

اب تمہارا یان رہیگی قوم عنود
آہ و نالہ کچھ نہین کرنے کا سود

اب نہین ہے موت کا نام و نشان
اس جہان مین ہر حیات جاودان

پھر کرینگے وہ دعا تا الف سال
ملتجی ہو در جناب ذو الجلال

اور کرے ہم سب اپنا رحم خاص
تا عذاب نار سے ہو وین خلاص

یہ دعا ہرگز نہوگی مستجاب
کہ مرو تم اور نہو تم پر عذاب

جبکہ پھر گذرینگے انکو الف سال
اس خموشی مین بصد رنج و ملال

اور کچھ اسکا نپاوینگے جواب
پھر وہی سب کافران دین خراب

بیٹھے ہونگے یا یوں ہی تا الف سال | کہ اسی میں کچھ ہو شتاید انفصال
یہ بھی جب ہو گا نہ انکی حق میں سود | تب کہینگے ملکر گروہ سب عنود

کر رہا ہی ہمیں رہنا خموش | اور کریں نا صبر و فریاد و خروش
اب کسی صورت نہ پاوینگے امان | اور نہ اس تن سے کبھی نکلیگی جان

کیونکہ یاں کوئی نہیں چھٹنا ہی بات | پھر بھلا کس طور سے ہوگی نجات
ایسی دوزخ میں بنا ہی پیش | کوئی حیلہ اب نہیں جاویگا پیش

نار دوزخ میں جو کفار پڑیں گے اس روز انمیں ابلیس لیے ذریات انکی شباہت کا بیان

کہتے ہیں سادی کہ کفار اہل نار | با قد معکوس ہونگے زرد و زار
اور ہونگے پھر بدل وہ زشت کیش | پانون اور سر تلے کرکے پیش

اور چہرے انکے از قہر وعید | شکل انسانی سے ہونگے بعید
ہونگے وان پر بعضے بعضے بدرگان | شکل و صورت میں مانند سگان

اور بعضونکی شباہت ہی بزرگ | ہوگی وان پر جو ہو مانند گرگ
اور شباہت بعضے بعضونکی وہان | مثل خنزیر کے ہوگی بیگمان

اور کتنے ہونگے باشکل حمار | اور کتنے مثل موش و مثل مار
اور بعضے بعضے کفار دنی | رکھتے تھے دنیا میں جو کبر و منی

وہ وہاں پر ہونگے چیونٹی کی مثال | تا کریں سب لوگ انکو پائمال
اور بہت انواع کی شکلیں قبیح | ہونگی ان ناحق پرستونکی صریح

ایک سے اک شکل زشتی میں بریاد | کس کو کیا کیا میں کہوں گنکے یاد
ہوگا اس صورت سے حال اہل نار | جو لکھا ہی میں نے یہ بالاختصار

بعد ازین یابنت تو ای نیکو سرشت | گوش دل سے قصۂ اہل بہشت
یعنی ذکر مومنان نیک نام | جو کہ ہونگے داخل دار السلام

روایت

یون روایت کرتی ہیں اصحاب دین | از جناب رحمۃ للعالمین

کہ وہان محشر میں باصد عز و ناز | ہونگے ہر اک مومنان پاکباز
یعنی ہر اک مومنان بے ریا | از عنایات جناب کبریا

ایک سے اک ہونگے رتبے میں فزود | خرم و شادان بصد شان و نمود
جو کہ دنیا میں ہمائی شخص و ہمت | خالصاً للہ تھی اک منعز و ہمت

یعنی اک جان و دو قالب بے نفاق | خالصاً للہ تھے اندر وفاق
نور کے منبر وہاں پر ذوالجلال | دیگا انکو بے بدل بے مثال

اور پھر جاوینگے یکدیگر قرین | صف بصف حق کی تجلی کے تئین
سو ان ہی پر وہ محبان آلہ | جلوہ فرما وینگے باصد عز و جاہ

اور جو اہل توکل تھے یہاں | سب کمال قدرت رب جہان
چہرے انکے ہونگے وان مانند مہ | روشن و تابان بصد توقیر و قدر

اور ہونگے بے حساب و بے کتاب | سارے اہل حشر سے وہ باصواب
اور بے پرسش انہوں کے قافلے | سیدھے ہی جنت میں جاوینگے چلے

اور وہ مومن جو دنیا میں مدام | فقر اور فاقے پہ رکھتے تھے قیام
اور بھوکے پیاسے کرتے تھے جہاد | کافرون سے دررہ رب العباد

اور رہا تھا ان کو عبادت سے جو عیش | مستعد رہتے تھے وہ پاکیزہ کیش
وہ بھی داخل ہو کے جنت میں شتاب | بے جواب و بے سوال و بے حساب

اور پاوینگے لقب وہ حق شناس | از جناب کبریا سادات ناس
اور رہا دو حق میں جو لیل و نہار | رہتے تھی ہر دم نہان و آشکار

پر تغافل سے وہ کیا کرتے تھے ذکر
اور نہ تھی اسکے سوا کچھ انکو فکر

اس نمط مشغول تھے وہ پاک کیش
رات دن یاد الٰہی مین ہمیش

اور پہونچینگے داخل دار السلام
وان پہ ہوگا اشرف الناس انکا نام

سب کے سب تھے وان بر از امر خدا
ایک سے ایک ہونگے ممتاز و جدا

اہل احسان اہل صدقہ اہل علم
اہل خدمت اہل ہدیٰ اہل حلم

اور اسی دستور سے سب خاص و عام
کسکو کسکو مین کہون سبکے لیکے نام

جو گروہ خمر خوار و سود خوار
اور جمع کاذب بے اعتبار

آکل مال یتیم و حق تلف
سود دی الوین و ابن ناخلف

وان کھڑے ہونگے بکثرت مثل حج
خرخشہ بے حلقہ حلقہ فوج فوج

اور جو دیتین اوصاف جمیل
رکھتے ہونگے بعض مردان اصیل

اور جن لوگون مین انکے سرشت
جمع ہونگے فعل خوب و فعل زشت

بعدہ پھر وہ گروہ بد صفات
جو کہ دنیا مین دیتے تھے زکوٰۃ

وہ گرا کر انکو خر مثال
اپنے پیر وان سے کرینگے پائمال

اور کاٹینگے بھی جون کلب عقور
اپنے دانتون سے انھین انکو بے قصور

یعنی یون معلوم ہونگے وہ غوی
جون لگا ہو انکو شیطان قوی

ہونگے پیٹ انکے نہایت سخت تر
اور گر دم سے بھرے مثل حجر

اور جو ٹھٹھون سے کہین گئے پر ملا
تا کہ دیوین گانٹھ دو جو کو ملا

اور جو کرتے تھے جاسوسی یہان
تا سنین لوگون کا اسرار نہان

سو پھر اجاویگا جا اس آن مین
سیسا پگھلا انکے دونون کان مین

یون ہی ہر اک رو اعمال خویش
اپنی اپنی لے جزا بے کم و بیش

بعدہ جب ہوگا ہجوم اہل نشر
صاف ہو جاویگا سب میدان حشر

رحمت و تسبیح جہان بے گفتگو
تھی مساوی دونون انکی روبرو

سو وہان پرگن نیز گونگے گروہ
ہونگے ممتاز باقیان و شکوہ

اور باقی مومنین و صالحین
اور سب اہل نفاق و فاسقین

جیسے اہل صوم اور اہل صلوٰۃ
صاحب حج و خداوند زکوٰۃ

اہل خوف و رحم اہل عدل و داد
صاحب صدق و خداوند جہاد

اور بہت فرقے انھون کے بر خلاف
انکو بھی کہتا ہون سن لے صاف صاف

ظالم و غارت گران و راہزن
رشوہ خوار و خائن پیمان شکن

سارق و سفاک و قطاع الطریق
اور اسی صورت ہزارون ہین فریق

اور وہان پر سارے ہی جمہور ناس
ہونگے اپنے اپنے پیغمبر کے پاس

سو وہان پر وہ بھی اپنی باندھ صف
ہونگے قائم جد ہی ہو کے طرف

سو وہان وہ بھی الگ ہونگے کھڑے
باندھ صف یکجا یہ سب چھوٹے بڑے

کرکے انکو چار پایون پر سوار
چھوڑ دینگے وان باہر کردگار

اور پھینکینگے بہت خشمناک
اپنے سینگون سے تن انکے مثل خاک

اور جو ہونگے وہان پر سود خوار
سو اٹھائے جاوینگے دیوانہ وار

اور انکے پیٹ مین پھر عذاب
سانپ اور بچھو بھرینگے وان شتاب

اور جو ہونگے مصور انکو وان
حکم ہوگا ڈالو تصویرون مین جان

یعنی دونون جو کو آپس مین ملا
گانٹھ دو اے کاذبو اس مین بھلا

اور سن سن کرتے تھے پردہ دری
ہر کسو سے پھر شر و مفتری

اور بعضے فاسقون پر بے ریا
سخت تر ہوگا عذاب کبریا

اپنی اپنی راہ لیگا ہر فریق
پر فریق مومنان خوش طریق

تب تجلی کرکے رب العالمین
یون کہیگا با گروہ مومنین

کاہے گروہ مومنان ذی شرف
کس لیے تم بھی نہین جاتے ہو اب
ہین اپنے اپنے معبودون کے ساتھ
ہم بھی جاوینگے جہان وہ لیچلے
وہ پہچانینگے اُسکو زینہار
حق کہیگا ای گروہ نیک خو
وہ کہینگے کہ ہماری کیا مجال
پھر وہ نور ایزدی چھپ جائیگا
بعد وہ مومنان پاک دین
اور سب کے سب بلا گفت و شنود
اور پشت انکا ہو جاویگا سخت
اور بسبب تکلیف و ایذا شدید
اور یہ ہوگا حال انکی پشت
بعد وہ روشنی چھپ جائیگی
ایک اک مومن اور دو دو شعلین
اور جو مومنان پاک دم
اور بعضے شخص جو اُس آن مین
اور جو اُنسے بھی کمتے آدمی
اور جو ایمان مین ہونگے سب سے کم
یعنی جیسے جگنو اندھیری رات مین
اور جو ہونگے منافق بے شعور

کیون کھڑے ہو تم یہان پر صف بصف
کیون کھڑے ہو اسکا بتلاؤ سبب
لیگئے ہین وہ پکڑ کر انکا ہاتھ
ہم سبھون کو یان ہے اپنی ساتھ لے
کہ یہی ہے نور جناب کردگار
تم نے کیا دیکھا ہے اُس معبود کو
کہ جو ہم معبود کا دیکھین جمال
بار دیگر اسطرح سے آئیگا
دیکھتے ہی اُس تجلی کے تئین
گر پڑینگے بے تامل در سجود
اسطرح جون خشک ہوتی شاخ درخت
اُٹھ نہ پاوینگے زمین سے وہ پلید
کہ شتابی سامنے لاؤ بہشت
ایک تاریکی وہان پر آئیگی
دیگا حق تا اُسکے پرتو مین چلین
ہووینگے ایمان مین کچھ اُنسے کم
ہووینگے اُنسے بھی کم ایمان مین
رکھتے ہونگے اپنے ایمان مین کمی
درمیان مومنان ہر اُمم
ہے چمکتا موسم برسات مین
خاک بھی ہوگا نہ انکے پاس نور

پوچھتے فرقے اہل ادیان و ملل
وہ کہینگے اس سخن کو سن بے
ہے جو ہم لوگون کا بھی معبود خاص
تب کہیگا حق کہ مین معبود ہون
بولینگے استغفر اللہ العظیم
یا کہ کچھ اُسکی نشانی اور پتا
ہے ہمین معلوم ہے اُسکا پتا
با علامات و نشان از کنج غیب
سب مقر ہو کر کہینگے بالیقین
لیک جو ہونگے وہان اہل نفاق
جون ہی سجدے کو جھکینگے وہ لعین
پھر روانہ ہوگا وہ نور اُس مکان
اور دوزخ کو بھی لا کر اُس زمان
پھر کریگا کوچ وان سے ہر گروہ
ایک مشعل ہوگی اُنکے داہنے
اُنکو اک مشعل ملیگی اُس مکان
وہ بھی اک مشعل پکڑ کر اپنے ہاتھ
اُنکے ہوگا نور اک روشن چراغ
اُنکے بھی ناخن پہ ہوگی اک چمک
یون ہی اُن لوگون کی ناخن مین شرار
لیک وہ افتان و خیزان اُس مکان

سب گئے یان سے چلے حسب العمل
فی الحقیقت سب گئے یان سے چلے
پوجتے تھے جسکو ہم بالاختصاص
آؤ میرے ساتھ تم تا لے جاؤن
تو نہین معبود ہرگز ای کلیم
جانتے ہو تم سو دو ہمکو بتا
جب وہ آویگا تو ہم دینگے بتا
تا کہ وہ پہچان لین بیشک و ریب
ہے یہی معبود ہمین شک نہین
اُنپہ وہ سجدہ نہایت ہوگا شاق
دون ہی الٹے گر پڑینگے بر زمین
آ گئے آگے مومنون کے بیگمان
حشر اور جنت کی رکھو درمیان
ساتھ ہو اپنے نبی کے باشکوہ
دوسری مشعل رہیگی سامنے
تا کہ اُسکے نور مین ہووین روان
اُسکے پرتو مین چلینگے سب کے ساتھ
ناخن ابہام پر مثل چراغ
رہتی ہے مثل نور آتشک
جلتے اور بجھتے رہینگے بار بار
ہووینگے غیرون کے پرتو مین روان

الغرض سب کیا صغار و کیا کبار
جبکہ جا پہونچینگے دوزخ کے کنار
تب اُترنے کو بڑے آجز و کل
پشت دوزخ پر پہونچینگے ایک پل

اُسی سے تا حرم کے قافلے
فرقے فرقے جاوین جنت کو چلے

اسمین مذکور ہی اُس پل کا جو روز محشر پشت دوزخ پہ دھرینگے رہگذران

کتنے ہین یون ساویان بانشاط
اُس سے گوش ہے جہان پل صراط

کہ وہ رستہ ہے بروز رستخیز
بال سے باریک اور تیغ سے تیز
اور لنبائی مین وہ پندرہ ہزار
سال کا رستہ ہے از روے شمار

لیکن اُس کی راہ مین ہین تین قسم
سن لے اب تو مجھ سے اُن تینون کا اسم
ایک حصہ ہے چڑھائی مثل بام
جیسے پہلے بیت چڑھینگے خاص و عام

دوسرا حصہ تو سن آگے بانیاز
ہے برابر بے نشیب بے فراز
تیسرا حصہ اُتارا مثل چاہ
اس روش قوم ہے اُس پل کی راہ

جو کوئی اُس راہ سے ہوویگا پار
ہو وہی بے شبہ مرد رستگار
ورنہ اُسدم جو کوئی مرد دغل
بیچ مین اُس پل کے جاویگا پھسل

سو گریگا دفعۃً کھا پیچ و تاب
قعر مین دوزخ کے با صد اضطراب
بعضے بعضے اہل دین کے زور زرق
پل پہ اُڑ جاوینگے اُس سے مثل برق

اور بعضے مومنان خوش نہاد
اُس سے جاوینگے گذر جون تندباد
اور کتنے شخص جون اسپ دوان
اور کتنے مثل مور ناتوان

اور کتنے گر پڑینگے تھرتھرا
گرتے ہی دوزخ مین جاوینگے سما
بعضے بعضے راویان باسند
کہتے ہین کہ سب حساب نیک و بد

عرصۂ محشر مین دینگے جز و کل
بعد گذرینگے وہ بالاے پل
اور بعضے کہتے ہین سارا حساب
ہوویگا بالاے پل حسب الکتاب

سات میدان ہین نہایت ہیبتور
سات ہی جا کہ اُس پل کے اوپر
سو اُن ہی ساتون مین بندون کا حساب
ہوگا اک نوع کا حسب الاکتساب

ہین تمام از وان کھڑی بیحد و عد
بہر وزن جملہ فعل نیک و بد
سو اُن ہی مین سب کے نامی قول فعل
دیوینگے پاداش حسب فعل و قول

پہلے میدان مین جو سارے خاص و عام
چلتے چلتے جا کے پکڑینگے قیام
وان پہ ہر اک سے یہ امر بے نیاز
پہلے پرسش ہوگی در باب نماز

عمر بھر کی سب نمازین نفل و فرض
جو پڑھی ہین جس نے سو کریگا عرض
اور نماز فرض اگر کی ہے قضا
جس کسی نے از تعمد یا خطا

وہ بھی کر دیویگا عرض اپنی خطا
اُس زمان حق سے بامید عطا
سو قضا کو فرض کر لیگا بدل
اُسکی نفلون سے خداوند اجل

جو کسی ایک رکعت فرض کی
ہوگئی ہوگی قضا تو اے اخی
اُسکے بدلے وضع کر لیگا الٰہ
اُسکی ستر نفل کو بے اشتباہ

اور بشکل آدمی آیا کہ باز
ہوگی حاضر وان پہ ہر اک کی نماز
جس کسو نے یان پڑھی ہوگی نماز
با حضور دل ز خوف بے نیاز

سو نماز اُسکی وہان بیشک و ریب
ہوگی جون حور جنان بے نقص و عیب
اور جس نے کی ادا اے بانیاز
ساتھ اوراد و وظائف کے نماز

اُسکی جان پر باکمال دلبری
ہوگی زیور پوش مثل پری
اور کیا جس نے یہان آ باشعور
اُسکے آداب و شرائط مین قصور

وہ نماز اُسکی وہان پر آشکار
ہوگی معیوب البدن مجروح وار
اُس سے فارغ ہونگے جب یکقلم
ہونگے پھر مسئول سب باب صوم

پھر اسی انواع سے حسب الکتاب
ہوگا وان مالی عبادت کا حساب
پھر عبادات مرکب کا حساب
بعد ازان چوتھے مین زہد و علم کا
پھر چھٹے میدان مین در باب طعام
ساتوین میدان مین بہ حسب خاص و عام
تاکہ ہر اک آدمی حسب الکتاب
اور جو اسکے نامہ اعمال مین
دیگا اُس ظالم کو حق بے اشتباہ
اسمین اعمال دلی کا ہے یہ ذکر
اس سے بھی پورا نہوگا پھر تو نقل
دینگے محتاجون کو بخشش اپنے عمل
نیکیان بد یا سب اُس میدان مین
تاکہ ہووے پلہ نیکی گران
ایک نیکی کی کریگا التماس
ہوگا ہر اک آپ ہی آشفتہ حال
اپنے نامے مین جو دیکھیگا بغور
تو نہین اُنکے سزا وار بہشت
ایک بھی لے جو ہو تیرا بھلا
آخرش اُن دونون کو پروردگار
اور تھے بھی برابر بالمراد

ہوگا سب طاعات جسمی کا حساب
جون زکوٰۃ و خمس از اہل نصاب
لیگا اُس میدان مین وہ عالیجناب
نیت و اخلاق و حرص و حلم کا
ہوگی پرسش از حلال و از حرام
ہونگے مسئول از حقوق ہر کدام
ہو روانہ وان سے اُس پل پر شتاب
کچھ نہونگی نیکیان اُس حال مین
تاکہ وہ مظلوم ہو پاک از گناہ
غیبت جسمی کو جو لے تو کرکے فکر
ہوگی جاری حق مین اسکے نقل
از پے خوشنودی رب اجل
پوری ہوگی پلہ میزان مین
جب سے پھر تو ہو سزاوار جنان
کرکے الحاح و تملق بے قیاس
دوسرے کا کون سنتا ہے سوال
غیر اک نیکی نہ کچھ پائیگا اور
میرے تو ہین سب اعمال زشت
اور جا تو سیدھا جنت کو چلا
اپنی رحمت سے کریگا رستگار
کچھ نہ اسکو کم نہ کچھ اسکو زیاد

بعد ازان جب دوسرے میدان مین
تیسرے میدان مین پھر ہر فریق
جیسے حج کعبہ و غزوہ و جہاد
پانچوین مین غیبت کا انفصال
اور ہر اک شخص حسب الاعتقاد
سب کے کاغذ بعد ازان کرکے درست
اور نیکی ظالمون کی کردگار
تو اُسی مظلوم کے اعمال زشت
لیک یہ تبدیل اعمال عباد
اور یہ تبدیل و نقل ای ذی خشوع
اور بعض اُس جا یہ ارباب ہمم
اک سواات مین ہے یہ آنکہ اخی
حکم ہوگا اُسکو کہ ہے وقت جا
پھر وہان سے جا شتابی دو غریب
لیکن اُس دم بر زبان خاص و عام
تب وہان پر ناگہان اک نیک مرد
تب کہیگا اُس سے وہ مرد سخی
اپنی بدیون سے بھلا آیا کہ کیش
بعد کہ میرا بھی اللہ یار ہے
اور دیگا اپنے فیض عام سے
یعنی اُن دونون کا از فضل الٰہ

جا کے داخل ہونگے سب آن مین
جبکہ جاوینگے پلہ کی کرکے طریق
مشرکین سے درّہ رب العباد
ہوگا در باب جراحات و قتال
ہو دیگا مسئول از عفو و فساد
پل پہ کردینگے روانہ از بہشت
دیگا مظلومونکو تا ہوون رستگار
جو کہ ہونگی درمیان سر نوشت
جو کہ ہے مذکور ای فرخ نہاد
ہوگی اعمال نوافل سے شروع
ایسے بھی ہونگے کہ از راہ کرم
یون ہی ہے مذکور کہ اک شخص کی
ایک نیکی تو کسی سے مانگ لا
اپنی نسبت یا رون محبون کے قریب
ہوگا جاری نفسی نفسی کا کلام
دیکھکر اُسکو برابر ازدہ و درد
کہ تو اتنی نیکیون سے ای اخی
ایک نیکی کب بھلا جاوینگی پیش
جو وہ چاہیگا تو بیڑا پار ہے
باغ جنت تک ہے مین آرام
ہوگا جنت مین برابر پایگاہ

اور ہیں اعمال جو کچھ بیش و کم
ہونگے سب کے وزن کاغذ میں قلم

اور اسکے ماسوا ہی با تمیز
قربة لله ہی جو کچھ کہ چیز

جیسے آب جو بنوا ہی حوض کے بنا و
اور قربانی کا خون و گوشت و پوست

اور جو کچھ کرتے ہیں آخوش نہاد
لید و پیشاب اسپان جہاد

اور وہ لڑکے جو طفلی میں مرے
یعنی ایام بلوغت کے ورے (جوان شدن ۱۲)

ایمان اور یا یقین پر کرکے صبر
رہ گئے با چشم گریان مثل ابر

سو یہ ہر وزن سب اس آن میں
ہونگے داخل پلۂ میزان میں

بعدہ جب اسپ از امر ودود
چند کھلا ور رکھینگے فرود

ہوگی تعین حق کی تعظیم و صفت
جو لینے والے کی قدر معرفت

تاکہ ہووے پلۂ نیکی ثقیل
درخور نیات و خلاص جمیل

پلۂ حسنات اگر ہوگا ثقیل
ہی یہی اسکی ثقالت کی دلیل

درخور اخلاص تصدیق نبی
ہوگی بھاری کسی کی نیکوئی

اک روایت سے چنانچہ یہ بیان
خوب بالتفصیل ہوتا ہی عیان

کہ وہاں اک شخص کے ہی مہتدی
ایک کم سو ہونگے طومار بدی

اور ہر طومار کا ہی ذی طول
ہوگا بیشک شرق سے تا غرب طول

جبکہ دیکھیگا انھیں وہ نیک مرد
دیکھتے ہی رنگ ہو جاویگا زرد

یعنی کرتے ہی نظر بے ساختہ
ہوش ہو جاویگا اسکا باختہ

اور کریگا اپنے دل میں یہ خیال
کہ مری اب رستگاری ہی محال

ایک بھی نیکی نہیں ہے میرے پاس
غیر اندوہ دل شکستہ بیقیاس

تب ملائک دیکھ یہ حال تباہ
یوں کہینگے اس سے کا ہی عبد اله

مت تاسف کر تو ہو کر بے مراد
ایک تیری نیکوئی ہی ہمکو یاد

دیکھلے اسکو بھی شاید اس زمان
ہو سہی کچھ تیرے حق میں امان

دی تسلی اسکے دل کو اس نمط
لاوینگے پھر جلد اک چھوٹا سا خط

دیکھ اس پرچے کی صورت وہ غریب
ہوویگا داعی بدرگاہ مجیب

کہ مجھے تو ای جناب کردگار
کس لئے کرتا ہی اس دم شرمسار

ہوں سزاوار سقر بیشک رب
اپنے کرداروں سے ای دانا غیب

اب نہیں ہی مجکو امید نجات
آگے جو مرضی تری اے پاک ذات

یہ جو ہی خط ایک چٹھی کی مثال
ایسے طوماروں کے آگے کیا ہی مال

جو مقابل انکے پلے میں تلے
جس سے عقدہ میری مشکل کا کھلے

حکم ہوگا کہ کسی پر زینہار
ظلم کرتا ہی نہیں پروردگار

ہوگا جو کچھ تول میں تیرا یہ خط
سو سزا بھی ہوگی تیری اس نمط

بعدہ دھرینگے وہ خط صغیر
پلۂ میزان میں از امر قدیر

لکھتی ہی از فضل رب العالمین
آئیگا اس خط کا پلہ بر زمین

ہمین اس خطے کے وہ نیکو سرشت
زود ہوگا داخل باغ بہشت

فہم میں راقم کی اس جا یہ سخن
یوں گذرتا ہی تو گوش دل سے سن

ہوگی اس پرچے میں شاید ہی ہمام
شاہد ہی حضرت خیر الانام

جسکی برکت عمر بھر کے سب گناہ
دم میں کھو دیتی ہی از فضل اله

ایک ہے در باب میزان و صراط
اختلاف عالمان با نشاط

بعض کہتے ہیں کہ وہ میزان و پل
ایک ہی اک ہی فقط از بہر کل

اور بعضے اس سخن کو کرکے رد
کہتے ہیں یوں کہ وہ ہیں جد و جد

یعنی ہر اک کیلیے با نشاط
ہی جدا اک ایک میزان و صراط

یا جدا اک ایک ہر ہر فریق
یا برائے ہر امام ای خوش طریق

لیک اک آیت صریحا ہے دلیل	وَنَضَعُ الْمَوَازِينَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ	کثرت میزان پہ از قول جلیل
پہر صراط اور جلیق آیا کمال / اپنے دلمین جا ہیو کرنا خیال	حال اسکا اسطرح مفہوم ہے	آگے پہر اللہ کو معلوم ہے

اسمین مذکور ہے جو حشر کو بالائے صراط — حسب ایمان و عمل ہووے گا ہر شخص وان

کہتے ہیں جسوقت سب اہل شعور — چڑھ چلینگے پل پہ از بہر عبور
آئیگی تب ایک آواز بلند — سب کے کانون مین کہ کرلو آنکھ بند

فاطمہ بنت محمد مصطفےٰ — جاتی ہین اس پل پہ باصدق و صفا
پہر اُنھون کے بعد اک فرقہ وہان — پل مین اٹھجاوینگا یون برق جہان

پہر مثال ریح صر اک فریق — طے کریگا دم مین اس پل کی طریق
بعد ازان اک ازدحام خوش خرام — جائیگا مانند اسپ تیز گام

یون ہی اُسکے بعد اک قوم ستر کی چال — اور اک زمرہ پیادونکی مثال
جائیگا پہر اُٹھ کھڑا اک ہجوم — جیسے متوالے چلے ہین جہوم جہوم

تار سے نکلینگے شعلے اُس زمان — آگے پیچھے سیکڑون حق کی امان
بعض لوگونکو جھپٹ جاوینگے وان — گر پڑینگے کہا کے لغزش ناگہان

اور جو شخص اُنمین نا خلف — اپنی حق داری نکی ہوونگی حق تلف
سو اُنھین وہ مستحق ہے قیل و قال — پل سے ہونگے آتش دوزخ مین ڈال

باقی ماندون کو بعون بے نیاز — لینگے کرنے سے بچا صوم و نماز
یون ہی اکثر جو کہ ہین اعمال نیک — ہونگے بیچ بیچ مین سب ایک ایک

یہ صلوٰۃ و صوم ہونگے دستگیر — تا نہ گرنے پائین در نار سعیر
اور بتائید خدا یہ ذات پاک — وان بچا لینگے ز نار سوزناک

سب کے سب اسلام ز خوف کبریا — دم بخود ہونگے بلا ریب و ریا
پیچ نکلیگی کسی کے منہ سے بات — ہوونگے لغزش مین یون پائے ثبات

لیکن امت کے لیے سب انبیا — ہونگے داعی در جناب کبریا
اور کہینگے ملتجی ہو بار بار — رب سلّم رب سلّم آشکار

یعنی اُنکو لے بچا ای کردگار — اور سنا پل اُس ستحے سے پار
اور یوم النحر کو جو مستدام — کرتے قربانی ہین سارے خاص و عام

فضل حق سے ہووے ہی روز نشور — پل پہ مرکب ہوویگا بہر عبور
جبکہ ہر اک ہو سوار خوش نصیب — جاکے پہونچینگے اُترنے کے قریب

تب مچا وینگے منافق شور و غل — اک اندھیرے مین کھڑے بالائے پل
کا ہے مسلمانان ہین یان چھوڑکر — کیون چلے جاتے ہو تم منہ موڑکر

ہمکو اپنی روشنی مین لو پناہ — تا چلے آوین سمجھ لی اپنی راہ
وہ کہینگے تم بہی اے قوم دنی — کیون نہین لاتے ہو یان سے روشنی

جبکہ سنی لائے ہین ہم سب یہ نور — درخور اعمال از فضل غفور
سن کے یہ کلمہ منافق بہر نور — جانب پیچھے کو چلینگے تہوڑی دور

ہوگی وان اک تیرگی اُس سے زیاد — دیکھتے ہی اُسکو وہ سب بدنہاد
پہر پہرینگے وان سے بارنج و تعب — ہائے ہائے کرتے ہو شور و شغب

اسمین ہو جاوے گی حائل اک جدار — جون سد یاجوج اک پل کے کنار
اور اُس دیوار مین اک ہوگا در — لیک مسدود و معلق سر بسر

جب نہ دیکھینگے وہ سارے روسیاہ — اُس در مسدود مین چلنے کی راہ
تب کرینگے واویلا بیشمار — اور تکا کرینگے بہت ہو بیقرار

ہے گروہ مومنان پاک کیش
ہم نہ کیا ساتھی تمہارے تھے ہمیش

جو وہان سے لایا تھا تک اپنی ساتھ
گم گئے سو چھوٹ ہم لوٹنے کا ہاتھ

ہم یہان ہین سخت ظلمت مین اسیر
تا تمہی ایدھر ہو اور مشغل ضرور

کیا گنہ ہے تمہارا ہے کیا
جسکے موجب تم نے یہ بدلہ لیا

وہ کہینگے فی الحقیقت ہے یہ ٹھیک
تم بظاہر ان ہمارے تھے شریک

ریک باطن مین سدا لیل و نہار
رہتے تھے بیحرمتی کے انتظار

اور وہان رہتے تھے تم شام و پگاہ
جان و دل سے کافرون کے خیرخواہ

اور تعظیم و اطاعت بندہ وار
کرتے تھے کفار کی تم بے شمار

اب انہی مین جاؤ اے قوم غوی
جنکی کرتے تھے ہمیشہ پیروی

اتنے مین اک شعلۂ نار بزرگ
آئیگا دوزخ سے با حال سترگ

پھر لیوے اٹھا جون برگ کاہ
یون ہی شعلہ انہین بے اشتباہ

کھینچ کر فوراً بحکم ذوالجلال
دیگا وان سے درکۂ اسفل مین ڈال

پھر دو فرقے پہلے جو ہو وینگے پار
اک مثال باد و دیگر برق وار

وہ یہ آپس مین کہینگے کہ مدام
ہم سنا کرتے تھے اکثر یہ کلام

پھر ملیگا ایک پل روز نشور
پشت پر دوزخ کے وان پھر عبور

سو نہ پایا آج اس پل کا پتا
ہے کہان پر وہ ذرا ہمکو بتا

یعنی اس صعوبت سے جاوینگے گذر
کہ وہ پل صلا نہ آویگا نظر

اتنے عرصے مین وہ پہنچے گی فریق
آ ملینگے انہین طے کر کے طریق

جمع ہو کر سب کے سب اس آن مین
جا کھڑے ہو وینگے اک میدان مین

ابھاسکے حضرت خیر البشر
کھول اپنے ہاتھ سے جنت کا در

اسمین ہے ذکر شفاعت کہ رسول عربی
ہونگے داعی پئے امت بجناب یزدان
اور لوگون کے تئیں نار سے دلوا کے نجات
روضۂ خلد مین لیجاوینگے با امن و امان

سب کے تئیں داخل کرینگے اس زمان
رو بفضل حق سے با امن و امان

کرتے ہین سب اور یان تیز عقل
یون احادیث رسول اللہ سے نقل

کہ نحو کی اس زبان بالغ جنان
ربع ہو جاویگا پر از مومنان

پھر تسلی دے جناب مصطفیٰ
خلد مین لوگون کو با صدق صفا

امتی باقی جو ہونگے مبتلا
نار دوزخ مین بصد رنج و بلا

انکے حق مین ہونگے آمرزش طلب
با حضور قلب از درگاہ رب

یون ہی پھر پیش جناب کبریا
اپنی امت کے لیے سب انبیا

ہونگے مستغفر باُمید نجات
از پئے آن مقتدا کائنات

پھر کرینگے وہ رسول نامدار
سر بسجدہ ہو ثنائے کردگار

ساتوین دن دیگا وہ عالیجناب
حضرت خیر الورا کو یہ جواب

کہ اٹھا لو سر کو اے میرے حبیب
تم ہو داعی مین تمہارا ہون مجیب

جنکو ایمان ہووے اک جو کی مثال
انکو لیجا نار دوزخ سے نکال

سن یہ مژدہ حسب فرمان جلیل
سر اٹھا لینگے رسول بے عدیل

ساتھ لیکر پھر فرشتون کو شتاب
اور لوگ امت سے کر کے انتخاب

ہونگے اسوقت دوزخ کے کنار
وان سے پھر مخلصی اہل نار

اور لوگون سے کہینگے دو ثنا
اپنے سب یارون عزیزون کا پتا

لا کے ان سبکو لین نکال
نار دوزخ سے بامر ذوالجلال

کہتے ہین شہدا کو اسدم دسترس
ہو گئی ہمنشانے ہین ہم نفسا کسب

اور یہ ہوگا حافظوں کو اختیار
کوئی سو بخشائیگا کوئی ہزار
یعنی رونے پیٹنے سے آئیں باز
جلد پھر وہ خازنان اہل نار
لیک پہلے سب کے واں آ با صفا
اُس زمان از اُمت خیر الانام
کہ بہت سے اُمتی چھوٹے بڑے
ہونگے سائل حق کے یا والاصفات
زود تر وہ حضرت عالی نژاد
جا کھڑے ہوویں گے دوزخ کے کنار
بعدہ پھر جب وہ محبوب الٰہ
بار سوم پھر بدستور نخست
ہو جنھوں کے دل میں ایمان کا اثر
یوں ہی سب کے انبیا دین پناہ
اُمت آنحضرت کی اُس دم بسر
خلد میں اُس دم ز فضل کردگار
لیکن اُس دم اک موحد کا فریق
پر نہ تھا کچھ اُنکو انکار رسول
اُنکے حق میں جب رسول نامدار
حکم یہ ہوگا کہ اُنکو بالیقین
آئی ہیں مشرک جو سب چھوٹے بڑے

وہ نفر پر از جناب کردگار
کوئی اُس سے بھی زیادہ بیشمار
اور ادا کرتے رہیں صوم و نماز
قعر سے دوزخ کے غوطے بار بار
عاصیان اہل بیت مصطفا
نصف ہو جاویگا یا سردار السلام
ابتلک ہیں نار دوزخ میں پڑی
دو مری اُمت کو دوزخ سے نجات
سُن یہ مژدہ دل میں ہونگے شاد شاد
اور نکلوا دینگے بہت بے شمار
مجرموں اور عاصیوں کے خیر خواہ
جب شفاعت پھر کر بازھینگے حبیب
مثل اک ذرہ کے اے خیر البشر
بعد آنحضرت کے حسب پایگاہ
سب نکل آویگی از نار سقر
اُمت آنحضرت کی از حد شمار
باقی رہ جاویگا در نار حریق
جو نکرتے دعوت ایمان قبول
ہونگے داعی در جناب کردگار
کچھ توسل انبیا سے تھا نہیں
ہونگے جلتے نار دوزخ میں پڑے

اولیا اور عالموں کو دستگاہ
اور وہ لڑکے جو طفلی میں کہیں
اذن حق سے وے جو آبا وہ سب نور عین
ہوویگی جن جن کے جو جو کے شمال
مخلصی پاوینگے از نار حریق
بعدہ جب وہ رسول نامدار
پھر اُسی دستور ختم الانبیا
حکم ہوویگا کہ خردل کے مثال
واں سے پھر لے ساتھ لوگوں کو تئین
ہونگے داخل جبکہ وہ سب سوئے بہشت
ناریوں حال ہوں گے بے خبر
ہوگا تب حکم از درگاہ خاص
جاوینگے پھر وہ رسول ذی حجج
قعر دوزخ سے بامر ذو الجلال
کوئی نہ رہنے پاویگا ہوتا پڑا
ہوگی ساری اُمتوں بھی داخل خلد
کی نہ تھی بالکل اُنھوں نے پیروی
محض بے ادراک احکام رسل
کر اُنھیں بھی وہ قدیر ذو الجلال
سب علاقہ جیسے ہی سکتی ہے خاص
سو وہ اب توحید والوں کو نئی

ہوگی در باب شفاعت حسب جاہ
لیک جب ماں باپ صبر آنزرین
ہونگے بے شبہہ شفیع والدین
دل میں ایمان لینگے اُن سبکو نکال
بعدہ وے جبکہ رحم پر فریق
ہونگے آگہ ز حال اہل نار
ملتجی ہو در جناب کبریا
جنکے ایمان ہو یہ اُنکو نکال
جیسے عالم اولیا اصحاب دین
تین حصے اُنسے یہ ہوگی بہشت
کہ ابھی ہیں اُمتی میں سقر
کہ اُنھیں بھی نار سے کر دو خلاص
نار سے تا عاصیوں کا ہو خروج
لینگے اپنی اُمت کو نکال
صاحب توحید دوزخ میں جو تھا
یہ حدیث شیخین میں لکھا ہوا ہے
کوئی پیغمبر کی پیرا دنیوی
رہ گئے تھے اپنی غفلت میں وہ کل
اُس عذاب دوزخ سے نکال
آپ ہی دینگا اُنھیں اُس دم خلاص
واں کرینگے سطح طعنہ زنی

کہ بتاؤ کیا تھا ہم اور تم میں فرق
جو کہ اب تم ہو پڑے دوزخ میں غرق

کیا نہ پہنچا آج اس صحبت سے نفع
یہ عذاب حق نہ ہوتا تم سے دفع

آئیں میں پھر رحمت رب جلیل
جوش میں آویگا سن قال و قیل

تا رتبہ شرک اور توحید کا
زعم میں انکے برابر ہوگیا

آخرش ان سب کو وہ والا صفات
نار سے اسوقت بخشیگا نجات

تن انہوں کے ہونگے پر بے اشتباہ
جسطرح ہوتا ہے انگشت سیاہ

انھیں نہلاوینگے انکو سب ملک
تن اٹھینگے انکے کندن سے چمک

حکم ہوگا پھر کہ وہ نیکو سرشت
ہوں شتابی داخل باغ بہشت

بعد اک مدت کے پھر وہ حق شناس
حضرت حق میں کرینگے التماس

اب ہمارا جو لقب ہے اور یہ داغ
دور کر دے ہے یہی پاویں فراغ

تب ہو جاوینگے وہ بیشک دور سب

بحث جو کرتے تھے تم شام و پگاہ
ہم سے واں در باب توحید اله

اب یہاں شرک و وحدت سب ہے ایک
گو کہ تھے ہم بد وہاں اور تم تھے نیک

کہ انہیں یہ مشرکان بدگہر
ہنستے ہیں یہ برابر بوجھکر

تا ہمیں اپنی عظمت کی قسم
اک موحد بھی نہ رہنے دینگے ہم

کہتے ہیں جسوقت وہ نکلینگے سب
آتش دوزخ سے از فرمان رب

پھر در جنت پہ ہے اک شاد نہر
آب حیوان کی جو کہتی ہے نہر

لیک رہ جاویگا اک داغ سیاہ
گردنوں پر انکی از امر اله

اور لقب ان سب کا ہوگا دوزخی
رحمت رضوان کہینگے اے اخی

کہ جو اپنے فضل سے اے کبریا
تو نے ہمکو رتبۂ جنت دیا

آخرش جب از عنایات غفور
انکا وہ نام و نشان بھی ہوگا دور

گور ہی گوری جا ہے النفس غیب

روایت

ہے روایت کہ وہ سارے دل جلے
نار سے جسوقت آوینگے نکل

بعدہ اسکو بھی لیوینگے نکال
پر عجب اسوقت ہوگا اسکا حال

بعد اک ساعت کے اے ایزد شناس
ہونگے بر جا اسکے جب ہوش و حواس

پھر خدا کے واسطے اسوقت جو
منہ مرا دوزخ کے باہر پھیر دو

کرکے منت سماجت کا کلام
عہد لیگا اس سے حق کا نیک نام

وہ کہیگا چاہتا ہوں یہی بس
اور نہیں اس سے زیادہ کچھ ہوس

بعد اک ساعت کے پھر وہ دلفگار
دیکھیگا جب باغ جنت کی بہار

تب تو پھر رونے لگیگا زار زار
تا کہیں جھٹ سے وہاں تک ہو گذار

ہونگے وہ اشجار جنت کے قریب
خوش نما و پر عجیب و دلفریب

عہد و پیمان کو نہ پھر رکھیگا یاد
دیکھکر وہ صنعت رب العباد

تب وہاں باقی رہیگا ایک مرد
اس عذاب نار میں با سوز و درد

یعنی پہلے قعر آتش سے نکال
دیوینگے اسکو درِ دوزخ پہ ڈال

تب پکاریگا باواز بلند
سب فرشتوں کو وہاں وہ مستمند

ہو نہایت آپکا مجھپر سلوک
منہ جلاے دیتی ہے آتش کی لوک

پھر نہ کچھ مجھکو طمع اس سے زیاد
جو برآوے یہ مرے دل کی مراد

تب ملائک پھیر دینگے اسکا رو
نار کے باہر بسبب آرزو

کہ وہاں تو کیا عجائب ہیں شجر
سایہ دار و خوش ہوا و پر ثمر

حق تعالی عہد محکم اس سے لے
دیگا پہنچا ان درختوں کے تلے

جب وہاں پہنچیگا حور و قصور
ہونگے ظاہر اسکو پر نور و ظہور

بس نہ پاؤں چلیگا مثل مور
رینگے حسب توانائی و زور

آخرش پہونچیگا وہ نیکو سرشت
رفتہ رفتہ تا در باغ بہشت

دیکھتے ہی وہ ریاض دلفریب
اور بھی ہوویگا بیصبر و شکیب

کہ یہی لاریب ہے باغ جنان
مسکن دلکش ہے یہ آسودگان

پھر بہت سی منت و زاری کے بعد
حکم ہوگا اسکو یہ کای مرد سعد

تو بھی ہو جا کر وہین مسکن پذیر
ہین جہان سب میہمان بے نظیر

ہوگا داخل جبکہ وہ نیکو سرشت
ہر طرف معمور دیکھیگا بہشت

دل مین سوچیگا کہ مین جاؤن کدھر
پر جگہ تو دیکھتا ہون مین جدھر

ایسی ہی سو اوسکو شک کہ کہین
دوسرے کی ہے مین گنجائش نہین

تب کریگا حق سے عاجز کا سوال
کہ مجھے اب یہین بسنا ہی محال

اک مکان خالی نہین ہے یا آلہ
پھر مرا اکس طرح سے ہوگا نباہ

تب یہ فرماویگا پروردگار
کہ تو اپنی خواہشون کو ایکبار

دین دنیا کی جو ہون سب جمع کر
تا نہ پھر کہنی پڑین بار دگر

سر کریگا جمع جب وہ مرد نیک
سب مرادین اپنے دل کی ایک ایک

تب سنیگا یہ بشارت آشکار
اپنے کانون از جناب کردگار

کہ یہ ساری خواہشین تو نے کہین
ہین اپنے فضل سے تجکو دین

بلکہ اپنے یہان سے اور خوش نہاد
نعمتین دہ چند ہین اس سے زیاد

ای محمد اب کسی کو کیا مجال
جو کرے وصف عطاے ذو الجلال

بندۂ عاجز کو یہ مقدور کیا
کر سکے جو شکر انعام خدا

جسنے دیکھا ہو نہین ہے رتبون کے
شکر کو اس کے ایک ادنیٰ کے لیے

ہو سکی وان جو جو کہ خاصان آلہ
کہ پہچانے انکے راتب ہر پگاہ

گر کرے شکر جناب کردگار
حشر تک صبح و مسا لیل و نہار

تو بھی ہوگا کب کسی کا یہ دماغ
کہ وہ پائے شکر نعمت سے فراغ

پس ہو جب عاجز شکر کرنا پر عباد
شکر ہی سے ہوتی ہے نعمت زیاد

اہل الاہی بات مین مت کر تو فکر
اس سے کر تو قصۂ اول کا ذکر

فکر مین راقم کی یون آتا ہے ہو
کہ وہ شاید ہوگا مرد بوالہوس

یعنی وہ ہوگا حریص سیم و زر
وار دنیا مین سبھون سے بیشتر

یاد آکر نے مین حق والدین
کاہلی کرتا تھا وہ ای نور عین

یعنی کرتا تھا سدا وہ آدمی
باپ ماں کے نان نفقے مین کمی

اس سے ترسایا تھا جان باپ کو
رات دن مان باپ اوسکے جانکو

اسلیے اسکو جناب کردگار
آتش دوزخ سے کر کے رستگار

پہلے تک ک جا بجا ترسائیگا
پھر وہان جنت مین پہونچائیگا

پھر حقیقت اسکی جو ہے سب راست
وہ خدا ہی جانے ہے بے کم و کاست

روایت

کہتے ہین راوی کہ در باغ جنان
ہونگے جب مسکن گزین سب میہمان

یعنی جب جو مہمان بے نظیر
بیچ جنت کے خلد مین مسکن پذیر

اپنی اپنی جا پہ جب پائنگاہ
بافراغ خاطر از فضل آلہ

سیکڑوں برسون مین دنیا کی رہینگے یاد
نعمتین جنت کی ان کو بیحد و عدد

اور دیکھینگے کہ وہ پاک کیش
کہ فلان دوزخی ہے ہمین پیش

بیحد و بیکم و کیف تا کمال
اب نہین معلوم کیا ہے اسکا حال

از حق سے نار دوزخ کے آگے ادھر
دونون ہی کھل جاوینگا اک جھروکا سا ادھر

اور بہار شادمانی کی مثال
دور رہینگے ان سے ہوگی عجب پرشتیان

کہ وہین بیٹھے بیٹھے آشکار
سب کو دیکھینگے حال اہل نار

اور انہیں کہینگے وہ کفار زشت / اپنے دوزخ سے بگذار بہشت
اور کرینگے اُنسے رو رو کر سوال / کای گروہ مومنان شاد حال
ہمکو بھی تھوڑا سا دو آب و طعام / تم تو ہو سیراب اور ہم تشنہ کام
سنکے یہ وہ مومنان خوش شتاب / دینگے اُن ناحق شناسوں کو جواب
تم نہیں پاؤگے یہ آب و طعام / حق نے کیں یہ نعمتیں تمپر حرام
اُسکی خوشنودی میں ہم تھے کرتے فکر / تم تھے کرتے کبھی بھی نہ اُسکا ذکر
وعدۂ حق جب سنے اوپر تم مدام / کرتے تھے تکذیب و انکار تمام
سچ کہا اب جزاے اعمال خویش / وہ ملا یا تمہیں بے کم و بیش
سنکے یہ گفتار وہ سب نابکار / سخت ہو جائینگے اپنے دل میں شرمسار
پھر وہ کھڑکی بند کر لیوینگے زود / تاکہ ہو موقوف یہ گفت و شنود

روایت

کہتے ہیں یوں راویان ارجمند / کہ پیچھے جب وہ ہوجاویگا بند
تب کہینگے مومنان خوش خصال / اپنے دل میں لگے باندھنے خیال
کہ کہاں ہیں آج وہ نور بصر / کچھ نہیں معلوم ہے اُنکی خبر
تب بتاوینگے ملائک کے یاد / کہ وہ سب حسب اتباع المراد
اپنی اپنی جا پہ رکھتے ہیں قیام / خوش دل و محظوظ طبع و شاد کام
وہ کہینگے ہمکو یہ باغ و بہار / بن اُنھوں کے آنکھ میں لگتا ہے خار
گرمیٔ حسرت سے دل کھاتا ہے پیچ / کچھ نہیں بھاتا ہے یہ آرام و عیش
پاس ہے ور زیر تحجیر پیش و بستان / ہے کہ با بیگانگان در بوستان
اب ہمارا حق میں تم ہو ہر حال / حضرت حق میں کرو جا یہ سوال
کہ وہ یوں کرتے ہیں عرض اے کردگار / ہو گئے تیرے فضل کے امیدوار
کہ الٰہی کرکے ہم کسب معاش / رکھتے تھے دنیا میں جب ہم بود و باش
اور خدمت کر بزرگوں کی مدام / پرورش کرتے تھے اُنکی صبح و شام
اور اُنکے دیکھنے ملنے سے ہم / کرتے تھے آنکھوں کو ٹھنڈا دمبدم
کئیں جو حاصل نعمتیں یہ ہمنے اب / تجھ سے منعم کی اطاعت کی سبب
اُنکو یاں اس نعمت دلخواہ سے / اب نہیں محروم ہم کر راہ سے
اب ہماری یہ بھی اک دل کی مراد / ہے جو پوری کر دے اے رب العباد
رکھتے ہیں تیری حضرت میں نیاز / تاکہ اُس نعمت سے بھی ہوں سرفراز
ہوگا ارشاد از جناب ذو الجلال / لا انتہائی اُنکے سب اہل و عیال
آئینگے وہ با ہزاران اشتیاق / اپنے پیچھو رفیقوں کو بے نفاق
اور ان سبھی کی بدولت بالمراد / اپنی پاداش عمل سے بھی زیاد
نعمتیں پاوینگے از فضل خدا / اور جنت میں رہینگے ایک جا
بعدہ اُن نعمتوں کے باوجود / حکم حق ہوگا فرشتوں کو کہ زود
اُنکا اسباب ضروری ہیگمان / لاکے سب کردو مہیا اُس زمان
تا کسی کو بعد ازین تکلیف و رنج / یاں نہووے پائی مقدار یہ رنج
پھر مدارج مومنوں کے کردگار / از شفاعات رسول نامدار
روضۂ رضوان میں کریگا بلند / اُنکی قدر و منزلت بھی چند چند
پھر کریگا اک منادی ابتدا / جنت و دوزخ کے اندر یہ ندا
کہ گروہ مومنان خوش نصیب / آؤ جنت سے دوزخ کے قریب
اور تم بھی اے گروہ اہل نار / آؤ تم ہو دوزخ سے جنت کی پاس
[illegible] گرفتہ ہو از خوف ہلاک / جلتے رہنگے سا [illegible] شاک
[illegible] / [illegible]

ہم تو سب آئے تمہارے حکم و ودود — ان بہشتوں میں باقرار خلود
اب یہاں جانے کی پھرتی ہے نوید — یہ نہیں معلوم ہمیں کیا ہے بھید

یوں ہی ڈرتے ڈرتے سب اوڑھی — ساحل دوزخ پہ جا ہونگی کھڑی
اور وہ سب کافران بد دماغ — اپنے اپنے دل میں ہونگے باغ باغ

کہ ہماری ہوگی شاید اب نجات — جو سنی ہمنے منادی ہے یہ بات
اسلئے کہ سب ہیں اہل نار — جا کھڑے ہوونگے جنت کی کنار

پھر ملائک موت کو واں کرکے بند — لائینگے اس صورت شکل گوسپند
رنگ ابلق ہوگا اسکا آشکار — ہیں یہ فرماتے رسول کردگار

اور سب ہونگے سائل وہ عزیز — کہ اسے پہچانتے ہو کیا ہے چیز
سن یہ کلمہ یوں فرشتوں کو شتاب — دینگے سب کافر مسلمان یہ جواب

کہ ہم اسکو جانتے ہیں صاف صاف — نام اسکا موت ہے بے اختلاف
کونسا ذی روح ہے جسنے کہیں — دار فانی میں اسے دیکھا نہیں

دار دنیا میں سب اہل روزگار — چکھ چکے ہیں اسکی لذت ایکبار
ذبح کیجاویگی پھر وہ گوسپند — آگے لوگوں کے بہ تکبیر بلند

ذابح اسکا کہتے ہیں بالاختصاص — حضرت یحییٰ پیمبر ہوگا خاص
اور دینگے یہ بشارت آشکار — کہ ای مسلمانان عالی اقتدار

تم رہو اس باغ جنت میں ہمیش — کوئی آفت اب نہیں آویگی پیش
کیونکہ جو تھی موت سو وہ مر گئی — سب کو اپنے غم سے ایمن کر گئی

اور تم بھی ای گروہ زشت کیش — اب رہو اس نار دوزخ میں ہمیش
اور نکالو دل سے تم ای بد صفات — تم امید جنت اور تمنای نجات

اب چکھو اسمیں عذاب بیشمار — تا ابد صبح و مسا لیل و نہار
سن یہ مژدہ مومنان خوشنہاد — ہونگے از بس اپنے اپنے دل میں شاد

کہ نہیں ہے ہمکو اب خوف ہلاک — اور نہ کچھ اس آتش دوزخ سے باک
بس ابھی جنت میں رہنا ہوگا اب — فضل سے حق کے ہمیشہ روز و شب

اور جہانتک ہونگی وہ دوزخ کے لوگ — سنکے یہ انکو نہایت ہوگا سوگ
کہ ہزار افسوس اب ہم کیا کریں — موت بھی جیتی نہیں ہے تا مریں

کیا ہی ہم لوگوں کا تھا مقسوم بد — جو یہاں لایا باقرار ابد
زندہ ہوتی موت تو بھی تھی یہ بات — کہ کبھی تو مرکے پاوینگے نجات

سو کہاں اب اسکا ملتا ہے سراغ — دیگئی وہ بھی ہمارے دل پہ داغ
مخلصی کی راہ اسمیں ہے کہیں — ہمکو تو ہرگز نظر آتی نہیں

اب ہمیں دوزخ میں جلنا ہے مدام — اور نکلنا تو بہت مشکل ہے کام
بعد اسکے ہوگا حکم کردگار — خازنوں کو تا کہ سب ابواب نار

بند کردیں خوب کرکے ترک و تاز — ہر طرف سے باستونہای دراز
جسمیں ہر اک کافران بدخصال — دل سے گم کردیں نکلنے کا خیال

مومنو دل سے سنو تم صفت باغ بہشت
چند ابیات ہیں اب حسب احادیث قرآن

بعد ازیں سنیو ذرا ای مومنان — چند کلمی اب باوصاف جنان
میں تمہارے روبرو یہ داستان — رسرت کہتا ہوں بقول راستان

[illegible] — [illegible] از خشت سبز [illegible]
اسکا گارا مایہ دو خشت — مشک اذفر وہ پاکیزہ خشت

اور ہی خاک زمین اسکی تمام
زعفران زرد سا ہی نیکنام

اور زمین ہر چمن و ہر مقام
طیب و پاک و مصفا ہی تمام

یعنی کنکریان ہین انمین لیے تمام
لعل و یاقوت و زمرد کی تمام

یکبیک لپٹے ہوے سب نونہال
عاشق و معشوق جیسے وقت وصال

ساری میوے موز و انگور انار
سیب و شفتالو و غیرہ بیشمار

دیکھا ہر اک میوہ پاکیزہ شکل
ساری میونکا مزہ ہونگا اکل

ایک نہرین ہین انمین سب چار قسم
ان نہرونکا وصف ہے پاکیزہ اسم

قسم اول مین ہی پانی غیر آسن
غیر آسن خوشگوار و پسندیدہ

یعنی اسکا ذائقہ و رنگ بھی
کچھ نہ تبدیل و تغیر ہو کبھی

خمر وہ پاکیزہ جسکی شان مین
لذۃ للشاربین قرآن مین

پھر علاوہ انکے ہی خوشبو فام
تین چشمے اور ہین سن انکا نام

اور اک تسنیم ہے اسکے سوا
سو وہ جاری ہے معلق بر ہوا

جیسے اصحاب الیمین اور دیگر جاہ
رکھتے ہین اور وان کے کمتر پایگاہ

ہونگے اس پانی سے شیشے بھر کے
ایسے لوگون کے مکانون مین دھر کے

اور جو ہونگے خاص از اہل بہشت
پائینگے پیدا یہ نیکو سرشت

بکرۃ عشیۃ مین وہ دیدار حق
جب مشرف ہونگے از دیدار حق

اور روش ہر اک بلورین آبدار
روش و شفاف ہی آئینہ وار

انمین روڑی ہین جواہر کے پڑے
سنگریزون کی جگہ چھوٹے بڑے

اور سب اشجار ایسے جنکے پوست
ہین طلائی نقرئی او خوب درست

اور گھنی شاخین انھونکی خوش بہار
بیخزان پربار و سبزہ میوہ دار

لطیف و پاک و شیرین شہد وار
خوش مزہ خوش رنگ خوشبو خوشگوار

اور درختون کے تلے نہرین روان
ہین بہت پاک و مصفا ہی جوان

دیکھ لے سورہ محمد مین عیان
ہے لکھا ان چارون قسمونکا بیان

دوسری مین وہ عجائب شیر ہے
وصف جسکا خارج از تحریر ہے

تیسری مین خمر ہے یعنی شراب
اور چوتھی ہے بھرا شہد ناب

اور عسل وہ ہے مصفی و شگرف
کیا لکھے خامہ صفت مین اسکی حرف

ایک ہے کافور اور اک زنجبیل
نام ہے قرآن مین جسکا سلسبیل

لیک ہے کیا ان چشمونکا آب
عام لوگون کو ملیگا خوش خطاب

یعنی اور ونکی نسبت ہو نگر کم
عزت و توقیر مین وہ پاک دم

وقت عشرت کے پینگے وہ یہ آب
اور پانی مین ملا مثل گلاب

حوض اس پانی کے ہونگے انکے گھر
تا ہین خالص پینے شام و سحر

تب انھین اک نعمت باللطف
اور حاصل ہونگی ہی مزہ ظریف

اس غزل مین ہین لیے توصیف صاف
اسکی توصیف و ثنا بے اختلاف

غزل در تعریف شراب طہور

کرتے ہین روایان اہل شعور
خبر مصطفیٰ سے یہ مذکور
جبکہ دیدار حق ہو اہل بہشت
ہو چکینگے مشرف و مسرور

تب ملائک پلائین سب کو
جامہاے پر از شراب طہور
آب نہرونکا اور چشمون کا
بے بدل ہے بلا قصور و فتور

پیتے ہی سب کو لطف و سرور
باغ جنت مین مومنون کے حضور
گر لکھے خامۂ بریدہ زبان
وصف اسکے کا تا بروز نشور

تو بھی ہرگز نہ کر سکیگا تمام
آخرش ہوگا معترف بقصور
مختصر کر مجھے اب یہ غزل
طول دینا اسے نہیں ہے ضرور

وصف اسمین درختون کا اور پھلون کا

اب سنو اوصاف اشجار جنان
گوش دل سے اے گروہ دوستان

گر بلندی مین ہین جو چہ ز یاد
پر یہ ہے انمین شعور طبع زاد

دو ہی نیچے جھکینگی وہ شاخ درخت
اُس بہشتی کے کہ ہی نیک بخت

اور کلیون سے انکے نکلینگے لباس
وہ بقطع جو ہون تیار ہوکے پاس

آئینگی ہر ایک کے تن پر درست
حسب خواہش نہ ڈھیلی اور چست

سن لے اب تو جیسے ان جامونکا اسم
جو کہ انکی ہونگی ہین وہ دو قسم

جسکو سندس کہتی ہین اہل عرب
ہاں آئی ہین جیسے فرماتا ہے رب

مثل محمودی کے ہے وہ اہی و دو بین
پا بسان اطلس و دیباے چین

پر نہایت ہونگے شفاف و لطیف
سارے کپڑے کیا قمیص و کیا نصیف

اور جنت ہے وہ پاکیزہ مقام
ہی نہ جسمین گرمی و سردی کا نام

یکسا اسکو رہتا ہے حال اعتدال
نور افشان صبح روشن کی مثال

بلکہ ہے بے شبہہ نور صبح دم
روبرو اسکے ہزارون حصہ کم

اُسکے آگے تابش شمس و قمر
محض بے رونق لگیگی سر بسر

ہے یہ حجت کہ جو اس دنیا مین آے
ایک عورت ان بہشتون منھ دکھاے

جون شعاع شمس سے نور قمر
محو ہو جاتا ہے سب وقت سحر

جون براز و بول و بلغم تھوک تھا
چرک چشم و تن وغیرہ سب سے پاک

کذب و لغو و غصہ و بغض و غرور
حرص و رشک و شر وغیرہ سب سے دور

یعنی ہونگے سب کے سب سالم مزاج
پھر بھلا کیا انکو پڑویگی علاج

یعنی موے عانہ و ریش و بروت
کچھ نہونگی ہے حدیثون سے ثبوت

کیونکہ زیبا شوق مین داخل ہین مو
آدمی لگتے ہین انسے خوبرو

اور صفت انکی جو ہینگا اسمین مکین و مکان

ہین جہان تک باغ جنت کی شجر
اس ہو سے اُسمین مزہ کا سربسر

جب کوئی چاہیگا کہ وان جا بجا
شاخ سے پہل توڑ لے اور کھالیے

بے تکلف ان پہلونکو کھائیگا
لیٹے بیٹھے جیسے دل مین آئیگا

ویسے پوشاکین نفیس و خوش قماش
ہین کہان دنیا مین گر کیجے تلاش

بعض گل مین جو شنا فرش زر وش
بعض گل مین وا بہار نقوش

قسم اول ہوگا لاہی کے مثال
نازک و باریک تر دور از خیال

قسم ثانی اُس سے آیا کب باز
ہوگا مضبوط و سطبر و خوش طراز

اسکو وان بولینگے استبرق تمام
سورۂ مذکور مین ہے یہ بھی نام

اس سطبری و قوی کے باوجود
نیچے ستر تہ کے تن ہوگا نمود

اور شعاع شمس بھی آئی سین نہین
اور نہین ہے اُسمین تاریکی کہین

یعنی جون قبل از طلوع آفتاب
صبح کا ہوتا ہے حال اسکا میاب

وہ شعاع عرش سے ہے آخوش نہاد
اسکو کیا نسبت بنور بامداد

اور ہونگی ایسی عورات بہشت
شکل اور صورت مین نورانی سرشت

تو وہین چھپ جاے اس سورج کی صورت
دیکھتے ہی اسکے منھ کا رنگ و روپ

اور یہ خوبی کہ سارے مرد و زن
پاک ہونگے از کثافت ہاے تن

اور کثافت دل کی جون کبر و منی
غیبت و غمازی و طعنہ زنی

اور نہوگا وان کسی کو کچھ مرض
جسکے موجب ہے دوا ہی کچھ غرض

اور نہونگی بال بھی تن مین کہین
جو نکلتے ہین جوانی مین یہ نہین

ہونگے پر مو ولادت سب بحال
جیسے ابرو و مژہ اور سر کے بال

یعنی ہین یہ بال سب بیجا جال
وہ نہین ہین جو کہ ہون تن پر وبال

اسطرح سے ہونگے وہ سب پاک گنج / تا نہ ہو البال ازینہ تکلیف و رنج
اور رہینگے بے حسد آپس میں مل / خرم و شاداں بصد آرام دل

سب بہشتی ہونگے جوان خوش لقا / ہر جگہ سیر و روز و شب
دوستوں کو صحبتوں میں صبح و شام / آنا جانا بیٹھنا اٹھنا مدام

سیر باغ و دیکھی کشتی رام و عیش / حور و غلماں ہر گھڑی ہیں مثل عیش
وہ خوشی ہر ایک کو ہوگی حصول / کہ سب دنیا کی غم جاوینگے بھول

اور کھانا اہل جنت کا تمام / جو رہینگی کھاتے پیتے واں مدام
کیا شراب و کیا طعام و کیا ثمر / سب سریع الہضم ہونگے اسقدر

کہ جو کھاوینگے تو آویگی ڈکار / ایسی خوشبو دار معطر چند بار
اور پسینا آویگا تن پر تمام / کہ وہ فوراً ہضم ہوویگا طعام

اور حاصل ہوگی انکو وہ فرح / بیبیوں کی صحبتوں سے ہر طرح
مشک سے بھی بہتر اُنکو عیاں / وہ عرق ہیں خارج از شرح و بیاں

اور انسے کرے صحبت جب بلوغ / پائینگے وہ مومنان خوش نہاد
تب بھی ہم وہ زباں شا کرہ / ویسی ہی ہونگی فوراً باکرہ

اور نہونگے وہ ... از مساس / وہ رہینگی پاک از حیض و نفاس
کیا لکھوں ان بیبیوں کی خوبیاں / ایسی ایسی حسن ہیں محبوبیاں

اور سوار ہونگے لیے تخت روان / پائینگے وہ مومنان نوجوان
جھکے بیٹھینگے اُنھوں پر پرند / تب اڑینگے وہ ہوا پر مثل طیر

وہ ... کہ یک ماہ کی راہ / طے کرینگے دم میں جوں مرغ نگاہ
تیز رو ہونگے کہ سب ... / وہ کبھی رہجاوینگے اُس پار سے

اور وہاں ہر اک مکان دلپذیر / وہ عدیم المثل ہیں اور بے نظیر
جو کہ اس عالم میں گھوڑے ... / قاف سے تا قاف تو ویسا نہیں

اب انہوں کا وصف حسن کرتا ہوں میں / برج اور کنگرے جو کہ ہیں
کوئی بلوریں کوئی یاقوتی تمام / کوئی زمرد کا بنا ہے سبز خام

کوئی مروارید کا شفاف ہے / کوئی پتھر کا نہایت صاف ہے
یوں ہی ہے ہر اک مکان دلپذیر / ہر جواہر کا بنا ہے بے نظیر

اور ہر جنت میں ہر اک ... میل / اور وسعت میں بھی ہے نہایت طویل
اور وہ سارے مکانات و قصور / ہیں بنے از مشقوق و از فتور

اور جدا ہر ایک میں حجرے ہیں وہاں / ہونگے محفوظ و مکلف ای جوان
یعنی بہر خلوت اہل بہشت / ہونگے وہ مقصورۂ زیبا سرشت

اور خدمت کو پرستارین ہیں پیش / اپنے مالک کی رہینگے گرد و پیش
اور خواصیں اور کنیزیں ہر برد / روز و شب جا نہ رہینگی ہر و برد

پہنیں زیور اور پوشاک نفیس / دلبری میں ایک سے اک ہوگی بیش
تا کسی کو خلل میں ایک دم آئے / رنج اور تکلیف کچھ ہونے نپاوے

اسمیں اب نام بہشتوں کا سناتا ہوں تجھے / تاکہ ہو خوب ترے دل کو تسلی اے جان

بعد ازیں اب سن کہ میں لیا قلم / جنتوں کے اسم کرتا ہوں رقم
سب بہشتیں آٹھ ہیں زیر و زبر / جیسے ساتوں آسمان نیچے اوپر

ساتوں میں تو ہیں عمارات و قصور / ایک ہے اک روشن و تابان پر نور
تا انہیں مومنان پاک دین / در خور اعمال ہوں ساکن کہیں

اور جو ہے آٹھویں اسمیں سدا / جنتی دیکھینگے دیدار خدا
ہے اسی طاعت کے خاطر وہ بہشت / دلکش و جان بخش و پاکیزہ سرشت

تاکہ اُنھین مہمان پاک باز / نعمت دیدار سے ہون سرفراز
ایک کا تو جنت الماوی ہے نام / دوسری کا نام ہے دار المقام
تیسری ہے دار السلام ای مرد سعد / اور چوتھی جنت الخلد اسکے بعد
پانچوین جنت نعیم ای نیک پے / اور چھٹی پھر جنت الفردوس ہے
ساتوین جنت ہے عدن ای سینہ صاف / آٹھوین کے نام مین ہے اختلاف
حسن نے بن عباس کا تو یہ کلام / کہ ہے علیین اُس جنت کا نام
اور جو ہے قول حی لا یموت / خاص قرآن اُس سے ہین ہوتے ثبوت
کہ ہے علیین سے اک مکان / ہے وہ دفترخانۂ اہل جنان
اور مجھے کی ہے جا بے ریب و شک / از برای جملہ انسان و ملک
کچھ بہشتون مین نہین ہے وہ شریک / آگے پھر اللہ جانے ٹھیک ٹھیک
اور بعضے علمان خوش نصیب / نام اُس جنت کا کہتے ہین کثیب
اُس سے مخصوص ہے بالاختصاص / ہو کہ آنحضرت نے فرمایا ہے خاص
کہ وہان جسد جم با امر کردگار / سب مسلمانان عالی اقتدار
واسطے دیدار حق کے جابجا / جمع ہونگے مشک کے تودون پہ جا
تب چلیگی اک ہوا مشک بیز / معتدل یعنی نہ آہستہ نہ تیز
اُس سے ہونگے پاک مسلمانونکی گل / خوب ہو وینگی معطر مثل گل
اتنے مین نور جمال ذوالجلال / ہوگا طالع بیعدیل و بیمثال
حسب اعمال مراتب ہر بشر / دیکھینگے اُس نور کو از چشم سر
اور اُس خالق سے ہونگے ہم کلام / جسطرح چاہینگے سارے خاص و عام
اور رفیع الدین جو تھے والا نژاد / وہ یہ فرماتے ہین حسب الاعتقاد
کہ عقیدہ مین کہ ہے یہ کلام / کہ ہے بیشک مقعد الصدق اُسکا نام
کیونکہ اس آیت سے ہے اُسکا جواب / آگے پھر واللہ اعلم بالصواب
اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ جَنّٰتٍ وَّنَہَرٍ / فِیْ مَقْعَدِ صِدْقٍ عِنْدَ مَلِیْکٍ مُّقْتَدِرٍ

اسمین تحریر ہے جنت کے مدارج کا شمار
حسب اعمال جو پاوینگے ہر اک اہل جنان

اس روایت کو زرا اُس ای عزیز / کہتے ہین یون راویان باتمیز
کہ ہین جتنی آیتین قرآن مین اب / اتنے ہی درجے بھی ہین جنت مین سب
اُنمین اک ہے جو ہے سبمین رفیع / ہے وہ حضرت کیلیے جو ہین شفیع
کہتے ہین یون راویان سینہ صاف / کہ ہے نام اُسکا وسیلہ بے خلاف
نور سے پُر ہو رہا ہے ہر طرف / ساری درجون پر وہ رکھتا ہے شرف
ہر مکین اُسکا ہے نزدیک اُسکے / جون وزیر اعظم اندر بارگاہ
مومنون کو خلد مین جاہ و جلال / بے وسیلے اُسکے ملنا ہے محال
یعنی کب پاوینگے ہرگز مومنان / بے وسیلہ اُسکے نعمای جنان
اے محمد چھوڑ یہ مت اُسکا ذیل / دونون عالم مین تو اُسکا ہے طفیل
جو وسیلہ چاہیے تجکو تو ہی / تو کیے جا تو اُسی کی پیروی
پیروی اُسکی ہے بے پیچ و خلل / موجب خوشنودی رب اجل
پیروی اُسکی سے ملتا ہے خدا / دونون عالم مین جو ہے حاجت روا
جب ملا حاجت روا ہر دو کون / کچھ عبث ہے جانا غیرون کے ہون
چھوڑ کر ایسے غنی کو بہر مال / خبط ہے کرنا فقیرون سے سوال
یعنی اہل دنیا ۱۲
وہ بھی کیا دینگے جو خود ہین فقیر / ہین کہین محتاج بھی محتاج کے نصیر

تتمہ

آٹھون جنت کی طبق اے ماہ چہر / ہونگے سب زیر و زبر مثل سپہر

اور جو ہوگا طبقہ بالا ترین
سقف اسکی ہووے گی عرش برین
دیکھینگے نیچے کی جنت کے ہجوم
اپنے اوپر والون کو مثل نجوم

اور اسی دستور سے انکے خو
ساکنان طبقہ ثانیہ کو
طبقہ ثالث پر آوینگے نظر
وان کے عالم جون نجوم جلوہ گر

یون ہی ہر طبقے سے دیکھینگے مدام
اپنے اوپر والونکو وان مستدام
اور ملیگی ایک ادنی کو مراد
خواہش دنیا سے دس حصے زیاد

اور اس جنت مین وہ نکو سیر
پائیگا اک ملک واسع اسقدر
کہ مہیا ہونگے اسکے اندرون
جا بجا باغات و انہار و عیون

اور اسکے درمیان فوج و حشم
اور انواع مراکب اور خدم
اور بہت مال و متاع دل پذیر
ہے جو کچھ شائستہ شان امیر

اور جنت کے درختون مین مگر
بعض سے بھاری ہونگے اس قدر
کہ تراشینگے انہین جو ہر اکل
نکلیگی اک عورت پاکیزہ شکل

پہنے وہ پوشاک و زیور دلفریب
کہ پری ہو دیکھ جسکو ناشکیب
اور رہیگی مستعد وہ پاک کیش
اپنے مالک کی اطاعت مین ہمیش

اور ہونگے قامت اہل بہشت
مثل قد آدم خاکی سرشت
یعنی ان ہاتھون سے ہونگے ساٹھ ہاتھ
باقی اعضا بھی اسی قطع کے ساتھ

اور تخمیناً انھون کا سن و سال
یون نمایان ہوگا با حسن و جمال
گویا سی سالہ ہین در عین شباب
نغمہ خوان طرب سے بہرہ یاب

اور زبان و دل سے انکے روز و شب
بے تحاشا ہوگا جاری ذکر رب
اور بظاہر جیسے جسم مومنان
ہونگے پر لذت ز نعمائے جنان

ویسے ہی باطن بھی انکا پر ز حق
ہوگا مالامال از انوار حق
دیکھو اب سبحان اللہ اک شجر
باغ جنت مین کہ ہے اسکا ثمر

بخشتا ہے فربہی تن کو تمام
اور حلاوت فی الفمے کو مستدام
اور تجلی جناب کردگار
کرتی ہے محظوظ دل کو بیشمار

الغرض وان مومنان خوش خصال
ہونگے ساری نعمتون سے بہرہ یاب
اور سب سے بے عدیل و بے مثال
ہوگا دیدار جناب ذوالجلال

یہ عجب نعمت ہے بہر مومنان
افضل و بہتر ز نعمائے جنان
پر ہین اسکے چار درجے ای صبی
ہے یہ ثابت از احادیث نبی

بعض لوگون کو لقائے کردگار
ہوگی حاصل ہر برس مین ایکبار
اور بعضے مومنان پاکباز
ہونگے ہر جمعے کو اس سے سرفراز

بعد ازین جو ہونگے خاصان اللہ
عالی القدر و معلی بارگاہ
وہ مشرف ہونگے اکدن مین دوبار
از تجلی لقائے کردگار

ہے خبر مین کہ ادا کرتا ہے جو
با خشوع قلب فجر و عصر کو
تو اسے ان دونون وقتون مین وصول
ہوگا دیدار خدا ہے بی فضول

اور خواص الخاص تو لیل و نہار
رو برو حاضر رہینگے بندہ وار
جیسے رہتے ہین خادمان خوبرو
شاہ کے رہتے ہین ہر دم روبرو

اسمین مذکور ہے جو عرش معلی کے تلے ہونگے ہر ایک مشرف بہ لقائے رحمان

روایت حق حضرت خیر الانام
کہتے ہین یون لوگ با دنیگی تمام
جنت ہشتم کا طبقہ زیر عرش
ہے جو ہموار و برابر مثل فرش

شو سے اسی ایک میدان پرنور
بہر رویت خالی از حور و قصور
بیس دھری جائینگی اسکے درمیان
جابجا حسب المراتب کرسیان

کوئی کرسی نور کی ہوگی بنی / کوئی از یاقوت و از زر سنی
کوئی زمرد کی نہایت بے نظیر / کوئی سیم و زر کی از تشنیر

اور جواہر مومنان خوش نفس / قابل کرسی نہونگے بعض کس
سو بٹھائی جاوینگے وہ پاک کیش / مشک کے تودوں پہ حسب قدر خویش

ہونگی خوش محظوظ سارے سالکان / اپنی اپنی جا پہ با امن و امان
مرتبے میں گو کہ ہر اک آدمی / کمتے ہونگے وان پہ بیشی و کمی

پر نہوگا رشک ہرگز یکدگر / کہ یہان پر بیٹھے ہوں نیچے یا اوپر
اتنے میں آویگی اک ٹھنڈی ہوا / ایسی خوشبو کہ کبھی اسکے سوا

باغ جنت میں نہ دیکھی ہوگی بھی / اور نہ اس دنیای فانی میں کبھی
بعدہ فرماویگا پروردگار / اپنا جلوہ اس مکان میں ایکبار

ہر کوئی اپنے مطالب مو بمو / جسطرح چاہیگا حسب آرزو
خواہ پنہان اس زبان یا آشکار / عرض کر دیویگا پیش کردگار

اور سوال اُسکے کا وہ عالی جناب / آشکارا یک بیک دیگا جواب
بیچ میں کوئی کسی کے اس زمان / حائل و مانع نہوگا بیگمان

پھر کریگا حق فرشتون کو امر / کہ بلاؤ ان سبھونکو لاو خمر
کہ ہو موصوف باوصف طہور / بخشتی ہے دل کو پینے سے سرور

اور ساری نعمتون سے بامراد / خوب سا کردو انہیں محظوظ شاد
پھر تو ہو جاوینگے سب اسطرح غرق / دید کی لذت میں از پا تا بہ فرق

کہ انہوں کے دل سے جاویگی اتر / لذت نعماے جنت سر بسر
یعنی اُسکے روبرو وہ ذی عقول / نعمتیں جنت کی سب جاوینگے بھول

بعدہ ہونگے رخصت وان سے جب / اپنے اپنے مسکن و ماوی کو سب
ایک تب بازار در اثنای راہ / وان ملیگا انکو از امر اِلہ

ہونگے سودے اسمین ہر اقسام کے / یعنی ہر انواع اور ہر اقسام کے
ہوگی جس جس چیز کی خواہش جسے / کہ یہ سودا چاہئے تو لون اسے

دون ہی لاوہ چیز بے گفت و شنفت / اس بہشتی کو ملائک دینگے مفت
وان سے جب ہو پہنچینگے وہ فرخ نہاد / اپنی اپنی جا پہ شاد و بامراد

برکت دیدار حق سے اس مثال / چہرے انکے ہونگے با حسن و جمال
کہ انہوں کی بیبیان ہو دیکھینگی دنگ / دیکھتی ہی انکے منہ کا روپ و رنگ

پھر تعجب سے انہیں وہ بیبیان / پوچھینگی کہ چشم بد دور ای میان
یہ کہان سے آپکا حسن و جمال / ہوگیا ہے آج جون بدر کمال

وہ کہینگے بس ہے اسکا یہ سبب / جو کہ دیکھ آئے ہیں ہم دیدار رب
ہے یہ اس اکسیر اعظم کا اثر / فیض نے جسکے کیا اس مس کو زر

ذرہ احقر کی ورنہ کیا مجال / کہ ہو خورشید تابان کی مثال
اور پھر جنت میں ہے یہ اشتباہ / حسب رتبہ ان سبھون کو پایگاہ

چاہیگا جب تب جناب بے نیاز / اپنی رویت سے کریگا سرفراز
اور ہوگا ان سبھون سے ہم کلام / از رہ اشفاق و الطاف تمام

ہے بیان راگ کا اسمین جو وہان گاوینگے حق کی تعریف میں ہر ایک وہان خوش الحان

یون خبر میں ہے کہ صدر باغ جنان / پھر تفریح قلوب مومنان
ہونگے جیسے راگ کے چند طور / سن لے اب اوصاف انکے کر کے غور

[illegible] / [illegible]
[illegible] / [illegible]

اسکے پتونکی صدا وقت ہوا | اسقدر معلوم ہوگی خوش نوا
دوسرے اسطور کا ہوگا سماع | سن لے ہین کہتا ہون تجھکو اطلاع
گاوینگی اسطور کہ آئیگا وجد | سننے والونکو وہان اہل مجد
جیسے اسرافیل جو ہی اہل صور | اور جون داود قاری زبور
سب کو وان محظوظ فرماوینگے خوب | تا کہ بیخود ہی ہو جاوینگے سب
کہ زمین پر گر پڑینگے کھا کے غش | سنکے وہ آواز سب مستانہ وش
بعضے بعضے جا بجا حوران جنان | جمع ہو کر وصف حسن مہوشان
تیسرے وہ بندگان کردگار | جو کئے جاتے ہین خلوتمین شمار
اپنی خوش الحانی سے ہی پاک کیش | حق کی تسبیح و ثنا کرتے ہمیش
یعنی اسکے ذوق سے بے قیل و قال | سننے والون کو وہان آئیگا حال

ذکر کیفیت عورات جنان ہے اس مین

یون روایت ہے کہ در باغ جنان | کوئی بھی بے زن نہوگا بیگمان
ان زنون سے جو نہ رکھتی تھین تمیز | ذرہ نیک و بد مین کہ کیا ہے چیز
یا انھون سے لڑکیان ہو خرد سال | کر گئی ہین اس جہان سی انتقال
وہ رہینگی اپنے اس شوہر کے پاس | جس سے رکھتی تھین محبت بیقیاس
بس اسی نظم و نسق پر بے ملال | منقضی ہوونگی ہشتاد و ہفت سال
کامے ہر بندہ و بنا کر کے یاد | اور بھی باقی ہی کچھہ دل مین مراد
سب آئی حل ہمارے کی مراد | بلکہ استحقاق اپنے سے زیاد
حکم ہوگا از جناب پاک رب | کہ تمھین دیتا ہون اور اک چیز اب
تم سے ہی راضی ہونگا مین ہمیش | ناخوشی ہرگز نہین آئیگی پیش
تب وہ یون جانینگے وہ نیک سرشت | اسکے آگے جملہ نعماے بہشت
کیونکہ اک خوشنودی پروردگار | رکھتی ہے سب نعمتون پر افتخار

صفت نعمت خوشنودی خلاق جہان

بلکہ اک اک مرد کو رب غفور | دیگا دو دو بیبیان مانند حور
اور جو بیخانمان خستہ جگر | کر گئی ہین دار فانی سے سفر
اور جنھون نے اپنی حاجت کے لیے | عمر مین اپنی کبھی شوہر کیے
یعنی امرین مین تھی الفت زیاد | کچھہ نہین ہے حب دنیا سے مراد
بعد فرمائیگا وہ ذو الجلال | ایک دن وقت تجلی یہ مقال
سنکے ارشاد سب دینگے جواب | ملتجی ہوکر کے اے اقدس جناب
یعنی جو کچھہ تھی تمنا دلی | فضل سے تیرے وہ سب ہمکو ملی
اپنی خوشنودی کی نعمت اے عباد | ہے یہ نعمت سب سے تم پر بہت زیاد
جب سنینگی اس بشارت کا مقال | سارے مومن از جناب ذو الجلال
جسطرح سے پیش خورشید منیر | ایک ذرہ بلکہ اس سے بھی حقیر
تم سے ہین راضی ہون حق نے جب کہا | ای محمد اور کیا باقی رہا
جنت حور و قصور و جملہ شے | پیش خوشنودی خالق ہیچ ہے

اسمین تحریر ہے احوال انھون کا لاریب
اہل جنت کے جو وان ہوونگے خدمتگاران

خادمان اہل جنت سر بسر | ہونگے دو نوع از رہ خبر
ایک تو ہونگے ملائک ہی میان | اہل جنت اور خدا کے درمیان
اور وہان سے ہوگا جو فرمان رب | دینگے پونہچا با امانت انکو سب
جو کہ دینگے جنتی سب عرض حال | دینگے پونہچا در جناب ذو الجلال
یون ہی اکثر انبیا الیسکر بتا | ایک کا حال ایک کو دینگے بتا

دوسرے غلمان کہ ہو وہ ایک قسم / خلقت جنت سے غایت پاک جسم
یعنی ہین وہ لوگ نورانی سرشت / پاک تن مانند حوران بہشت
اور رکھا ہی حق نے انھیں یکسان / کہ انھون کا قد و قامت ہی یکسال
ایک انداز پہ بنتا ہی سدا / بے شکم و بے کاست از امر خدا
سو وہان وہ کودکان پاک کیش / اہل جنت کے رہینگے گرد و پیش
یون پھرینگے ہر طرف پیش نظر / سلک گوہر جس طرح ہو منتشر
تیرے سے ہو وینگے وہ خدمتگذار / مشرکون کی ہین جو اولاد صغار
انکو انعام حق نے خود بخشا لیا / ہو گئے داعی در جناب کبریا
کہ الٰہی شرک سے ہین یہ بری / جرم کچھ ثابت نہین انپر ذری
کیونکہ یہ بیچارگان روز الست / تھے جو قالوا بلیٰ گویائی کے مست
یان سن تکلیف کو پونہچے نہین / جو کہ ہوتا کفر و شرک انسے کہین
یا تری توحید کے اقرار سے / ہو پھرے منکر اپنا یہ انکار سے
ور گذر اب انسے اے عالی جناب / یہ نہین لائق سزاوار عذاب
حضرت حق نے مناجات رسول / اپنے فیض عام سے کر لی قبول
سو غلامی مین رہینگے یہ تمام / خادم اس امت کی جنت مین مدام
اور سن لو آخری اک داستان / گوش دل ہای گروہ راستان

ای عزیزو سنو اس مین کیا جاتا ہے رقم
اہل اعراف کا احوال بلاریب و گمان

رہ گیا تھا باقی اس جا کچھ بیان / اسلیے کرتا ہون مین تجہ پر عیان
یون روایت ہی کہ جب روز نشور / کر چکینگے لوگ سب پل سے عبور
تب جنھون کے فعل نیک و فعل بد / سب برابر ہو گئے از روی عدد
متصل دوزخ کی وہ ہونگے اسیر / جا بجا مانند دزدان شریر
اور نہ پونہچی جن گروہون کو کہین / دعوت پیغمبران پاک دین
لیک تھے ہر اک گناہ بد سے دور / جیسے کفر و شرک اور فسق و فجور
اور کیا کوئی نہ کار نیک بھی / جون نماز و روزہ و حج ایک بھی
بلکہ تھے وہ جون بہائم اور سباع / در طلب ہا خور و خواب و جماع
نیک و بد مین کچھ نہ تھی انکو تمیز / کہ یہ بھی کیا شی ہین کوئی کیا ہی چیز
اور نہ تھے بالغ بہ جو کہ لوگ / یا کہ انکو ہو گیا کچھ ایسا روگ
جیسے مالیخولیا یا ضعف قلب / یا جنون و خبط یا ہو عقل سلب
جسکے موجب سے خدا کی بندگی / ہو نہی ادا انسے نہین تا زندگی
اور حق و باطل کی تحقیقات مین / کی نہ تھی کوشش کسی اوقات مین
آخر الامر اس بیان پہ جلکے سب / وان بٹھائی جاوینگے از حکم رب
جو کہ ہی اعراف مانند جدار / حائل و عائق میان خلد و نار
تا کہ اس دن جو کہ ہی پنجہ ہزار / سال کا وہ روز از روے شمار
دیکھتے ہین جسکو سب روز جزا / کیونکہ نیک و بد کو ہی اسمین سزا
دیکھینگے جب حال کفار شریر / کہ جیسے جلتے ہین در نار سعیر
اور کرتے ہین بہت غوغا و شور / شدت رنج و الم سے زور زور
تب وہ بھی دیکھ ان لوگون کا رنگ / اپنے اپنے دل مین غایت ہونگے تنگ
گو عذاب انکو نہ ہو وینگا ولیک / دل مین عبرت سے سما جاویگی ایک
اور جب دیکھینگے حال مومنان / کہ ہین خوش محفوظ در باغ جنان
دور سے دیکھ انکو وہ للچائینگے / اور آپ ان تک نہ جانے پائینگے
تب نہایت دل مین گذریگا قلق / ہونگے پر ناچار از فرمان حق

لیکن اُس اعراف سے وہ سینہ ریش
دیکھینگے احوال دونونکا بیش

اور جو دیکھینگے عذاب اہل نار
تو کرینگے انکو لعنت بے شمار

جب بلینگے وہ بہ نار سخت گرم
تب بلاوینگے وہین سے انکو شرم

بخش دیگا انکے سب جرم و خطا
اور کریگا پھر بہشت انکو عطا

جو نہ پہنچے تھے سن تکلیف کو
زندگی ہی مین بالو پہنچے تھے وہ

لیک تھے اس زندگی مین جو غبی
بے خبر از دعوت دین نبی

یہ خبر پائی نہ از راہ دراز
یا رکھا کم شہرتی نے انکو باز

سو کیے جاوینگے وہ سب شامل صید
اک مکان مین متصل دوزخ کے قید

کہ مجھے پہچانتے ہو اے عباد
مین تمہارا کون ہون یہ تمکو یاد

حکم ہوگا کہ اگر تم سب کے سب
بوجھتے ہو مجکو برحق اپنا رب

دیکھتے ہو جو یہ نار شعلہ دار
کود تو اسمین پڑو تم ایک بار

گر پڑینگے حسب حکم کردگار
اُس بھڑکتی آگ مین پروانہ دار

اور عذاب حق مین ہونگے نہ خواہ
اس تحقق سے کہ ہی برحق الہ

جو رکھین اس نار مہلک مین قدم
جسکے دیکھے سے فنا ہوتا ہے دم

تب وہ ہو اولین پہ کردگار
نار کو کر دیگا یون باغ بہار

تو بلاشک حسب فرمان برمحل
صدق دل سے اُس پہ کرتے عمل

اسمین تو یان گھس پڑتے مثل شیر
وان ادا امر مین کب کرتے دیر

اور گروہ آخرین پہ ہوگا قہر
کہ بلاشبہہ ہو تم کفار دہر

تو بھی تم ہرگز نہ اسکو مانتے
اور نہ دل سے اسکو تم حق جانتے

پھر بھلا دنیا مین اے قوم دغل
غیب پر تم کسطرح کرتے عمل

جب کہینگے اہل جنت شادیان
دینگے تب انکو مبارکبادیان

کاہے لعینو یہ تمہاری ہے سزا
جیسے تھے تم منکر روز جزا

پھر ہمین اتباع سے مومنین
بعد اک مدت کے رب العالمین

اور بعضے راویان باشکوہ
یون روایت کرتے ہین کہ اک گروہ

پر حق و باطل کی تھی انکو تمیز
یا نہ تھی کہ حق و باطل کیا ہے چیز

جو رسول وقت کی کچھ اطلاع
پاتے وہ تو کیون نکرتے اتباع

تا بد اس سبب سے وہ قوم جہول
رہگئے محروم از دین رسول

پھر تجلی کرکے اُس جا ذوالجلال
اُن اسیرون سے کریگا یہ سوال

سنکے سب اس بات پہ ہونگے گواہ
کہ بلاشک تو ہمارا ہے الہ

جو کہون مین تمسے اسدم سو کرو
اور سوا میرے کسی سے مت ڈرو

سن یہ کلمہ اُن سبھون سے چند لوگ
جو نہ رکھتی ہونگے اپنی دلمین روگ

اور جو رہجاوینگے باقی چند کس
وہ کرینگے کودنے مین پیش و پس

تو ہی خود دانا ہے اسرار نہان
ہم ضعیفون مین ہے یہ طاقت کہان

پر تیری رحمت سے ہین امیدوار
ہر زمان صبح و مسا لیل و نہار

اور یہ فرماویگا دنیا مین اگر
یہ مرے احکام سے پاتے خبر

کیونکہ وان اقرار وحدت کا مری
نار دوزخ سے نہ تھا مشکل تری

پھر انھین داخل کریگا اُس زمان
روضۂ رضوان مین با امن و امان

جو کہ تم دنیا مین اے قوم بتر
میرے امر و نہی سے پاتے خبر

جبکہ میرے روبرو منکر ہو حکم
رہگئے خاموش تم جون صم و بکم

قابل دوزخ ہو تم اے جاہلو
جاؤ وہان ہو اپنے زمرے مین ملو

اور سدا اسمین رہینگی نامراد
جو ہی دار ہلاکت بئس المہاد

اسمین سطور ہی اب حسب روایات صحیح

حال جنات و مکافات بہائم کا بیان

کہتے ہیں کہ جو ہیں مکلف سب بشر
ہیں عبادات خدا پہ سر بسر

ویسے ہی اسمیں ہیں سب قوم جن
کہ کریں حق کی عبادت رات دن

فرق کیا ہے جن میں و انسان میں
دیکھ لے یہ سورۂ رحمان میں

ہیں شامل فی ثواب و عقاب
جملہ قوم انس و جان حسب الکتاب

لیک ہے اس مسئلے میں اختلاف
عالموں کی رائے ہے اسمیں صاف

کہ وہاں جنات کا کیا ہوگا حال
حشر کو جب ہو چکیگا انفصال

بعضے فرماتے ہیں کہ محشر کے دن
مثل کفار بشر کفار جن

در جزاے اعمال بد بعد از حساب
تا ابد کھینچینگے دوزخ کا عذاب

اور جو ہونگے صالح و نیکو سرشت
وہ نہونگے داخل باغ بہشت

بلکہ وہ مثل بہائم سب کے سب
خاک میں ملجائینگے از حکم رب

اور بعضے کہتے ہیں صلحای جن
باغ جنت میں رہینگے رات دن

اور کرینگے مالکی بے ظلم و جور
ارث پر اپنی نبی آدم کے طور

اور کہا بعضوں نے کہ محشر کے دن
جنتی تو ہونگے سب صلحای جن

لیکن انکی مالکی و سروری
کچھ نہوگی باغ جنت میں وری

کیونکہ جو تھی مالکیت خلد کی
سو وہ حق نے حضرت آدم کو دی

یہ رہینگے سب رعیت کی طرح
متصل جنت کے با عیش و فرح

لیکن آمدرفت انکی لا کلام
باغ جنت میں رہیگی مستدام

اور وہاں کی نعمتوں سے بے گزند
مثل دہقانوں کے ہونگے بہرہ مند

قول یہ پچھلا ہے اس امی ایزد شناس
ہے قریب الفہم و نزدیک قیاس

آگے پھر دانا اسرار نہان
ہے وہی جو ہے خداوند جہان

اور وما من دابة فی الارض جو
آیۂ قرآن ہے سو اسکو سنو

وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ وَلَا طَائِرٍ يَّطِيرُ بِجَنَاحَيْهِ إِلَّا أُمَمٌ أَمْثَالُكُمْ مَا فَرَّطْنَا فِي الْكِتٰبِ مِنْ شَيْءٍ ثُمَّ إِلٰى رَبِّهِمْ يُحْشَرُوْنَ ۝

اب بیان یہ آیت رب جلیل
ہوتی ہے اس بات کی اوپر دلیل

کہ جہاں تک جانور ہیں ذی حیات
سب جلائے جائینگے بعد از ممات

پھر وہاں پر پیش خلاق اجل
پائینگے ہر اک مکافات عمل

پھر وہاں ہوگا برابر بالاختصاص
جانور سے جانور کا قصاص

جیسے مارا ہوگا اس دنیا میں جو
شاخ والی گاے نے بے شاخ کو

یا کسو فربہ نے لاغر کو یہاں
چھیڑ کر ناحق ستایا ناگہان

سو وہاں بے شاخ کو دینگے شاخ
اور لاغر کو بھی قوت فراخ

اور لینگے تو یہاں اب بالمراد
روبرو اس دادگر کے اپنی داد

لیک حیوانات کی خاطر کبھی
دوزخ و جنت نہوگی خاک بھی

بلکہ وہ از قدرت یزدان پاک
اس جہان ہو جائینگی جنت کی خاک

خالصاً للہ جو کہ جانور
ذبح ہوتے ہیں خدا کے نام پر

وہ تو ہونگی موضع عالی کی خاک
خلد میں از رحمت یزدان پاک

اور فقط جو اپنی حاجت کے لیے
جانور لوگوں نے یاں بسمل کیے

جسطرح سے ذبح کرتے ہیں سدا
بیچنے کھانے کو لے نام خدا

سو وہاں پر ان سبھوں کی خاک سے
فرق ہوگا انکی خاک پاک سے

یہ مقام کمتریں کی ہونگی خاک
وہ اٹھا دینگے وہاں اک لطف پاک

کیونکہ خاک خلد ہوگی باشعور
ہوگا حاصل انکو بھی واں اک سرور

باقی ماندہ اور حیوانوں کی خاک — جو ہوئے ہین اور صورت سے ہلاک
خاک دنیا سے وہ بلا اشتباہ — محو ہو جاوینگے از حکم الٰہ

پھر روایت کہ ہاں مانند محو — خاک دنیا حشر کو ہو ویگی محو
جب چھڑینگے پل سے اہل بہشت و نشر — خالی رہجاویگا تب میدان حشر

آسمان سب ہم زدہ ہو جاوینگے — انکی جا پر جلتون کو لاوینگے
خاک دنیا سے جون سیدہ شگرف — اہل جنت کی غذا ہوگی صرف

اور صحاح معتبر مین اسکا ذکر — اسطرح مذکور ہے حسن کے فکر
کہ وہاں اہل اتر جب آن مین — قید ہونگے لوگ اک میدان مین

اور وہاں سے پاک ہوکر جب تمام — از شکایات و حقوق ہر کدام
ہونگے راہی خلد کو وہ پاک دل — تب وہان روٹی سی اک ٹکلی وہیل

یون لڑینگے دونون وہ بالا خاک — گر پڑینگے آخرش ہو کر ہلاک
پہلے بریان کرکے وہ ماہی جگر — ہوگا تقسیم اہل جنت کے اوپر

بعدہ ان دونون کو کرکے کباب — ساتھ اسکے حکم خالق سے شتاب
مثل سیدہ بن سکے دنیا کی خاک — ہوگی ساوے اہل جنت کی خوراک

اسطرح سے خاک دنیا سب کی سب — محو ہو جاویگی از فرمان رب
کہتے ہین دنیا مین سے ای مہ لقا — چند چیزون کو وہان ہوگی بقا

اور رہینگے باغ جنت مین ہمیش — عزت و حرمت سے حسب قدر خویش
جیسے ناقہ حضرت صالح کا تھا — اور وہ دنبہ تھا جو اسمٰعیل کا

اور سگ اصحاب کہف باشعور — اور حنانہ ستون اور کوہ طور
اور منبر مسجد نبوی کا بھی — اور کعبہ جو ہے مکے مین ابھی

اور وہ صخرہ بھی از فرمان رب — جو متعلق بیت اقصیٰ سے ہے اب
نازل و وارد ہین انمین جو کبھی — چند آیات و احادیث نبی

کہ رہیگی اہل جنت کو تمام — نعمت و قربت کی کثرت مستدام
اور اسی صورت رہیگی وہ مدام — تا رہین گو گذشتہ درد و الم

کم نہ ہو ویگی بقدر اک برنج — تا ابد انکو خوشی اور انکو رنج
ای محمد یہ بہت قصہ ہے طول — طول کہنے سے نہین کچھ حصول

کردیا اب مختصر کو تو تمام — اسقدر کافی ہے از بہر عوام
فضل حق سے دل کا حاصل مدعا — ہوچکا سب اب اٹھا دست دعا

ہوچکا نظم رسالہ وہ جو تھا حشر تمام — اب مناجات و دعا ہے بجناب یزدان

یا الٰہی تو ہی غفار الذنوب — تیری تو ہی شان ستار العیوب
جو کہ آیا تیرے در پر عذر خواہ — گو ہوئے ہین اس سے لاکھون ہی گناہ

جبکہ توبہ اسنے کی با چشم تر — ہو گیا مغفور وہ نیکو سیر
مین بھی آیا ہون بامید نجات — تیری ذات پاک حق الاصفات

عفو فرما میرے سب جرم و قصور — کیونکہ مین عاصی ہون اور تو ہے غفور
اور یہ بھی ہو دعا میری قبول — از طفیل آل و اصحاب رسول

جب تلک باقی ہے میرے تن مین دم — سنت نبوی پہ رکھ ثابت قدم
ہے یہی بیشک صراط مستقیم — سیدھا جنت کو گئی بے خوف و بیم

جو کہ روگردان ہوا اس راہ سے — گم ہوا ہے وہ سبیل اللہ سے
چھٹ گئی اس سے صراط مستقیم — پیشوا اسکا ہوا دیو رجیم

سو بیان اس راہ سے ای پاک ذات — دور رکھیو مجھکو تا حین حیات
جب کہ دن اس عالم فانی سے سیر — کیجیو تب خاتمہ میرا بخیر

اور اس دن جو کہ ہے یوم الحساب
آ گیا اک میل پر جب آفتاب

اس تپش مین مجکو ہی میرا الہ
عرش اعظم کے تلے دیجو پناہ

اور وہ رستہ جو بروز رستخیز
ہوگا دوزخ کی اوپر جون تیغ تیز

نیک و بد سب اُسپہ گذرینگے ضرور
حسب اعمال و مراتب بے قصور

جب ہمین اُس رستے مین یارب ہون روان
بخشیو تب مجکو وان تاب و توان

تاکہ اُس سے کو ہی رنج و ملال
طے کرون مین یا خدا لطف کی مثال

اور عطا کیجو مجھے تو ای غفور
روضۂ رضوان مع حور و قصور

اور دیجو نار دوزخ سے پناہ
ہے تو حامی عاصیان روسیاہ

اور وہان کیجو مجھے ای بے نیاز
اپنی رویت سے ہمیشہ سرفراز

ماسوا ان نعمتون کے یا مجیب
اپنی خوشنودی مجھے کیجو نصیب

اور جو ہین مومنان با صفا
پیرو شرع شریف مصطفا

کیا زن و کیا مرد کیا برنا و پیر
کیا غریب و یا فقیر و کیا امیر

ان سبھون کے حق مین یہ دعوت قبول
ہو بحق آل و اصحاب رسول

اس مین مرقوم ہے تاریخ مع اسم کتاب
تاکہ دریافت کرے اُسکو ہر اک ابجد خوان

جبکہ کی اس نظم سے اوقات صرف
تب کیا اظہار یہ نظم شگرف

دل مین یون گذرا کہ اسکا نام جو
ہو مع تاریخ تو کیا خوب ہو

تب سروش فکر نے سن یہ کلام
رکھ دیا آثار محشر اسکا نام

سو جناب حق مین ہے اب یہ دعا
ہو جیو مقبول حسب مدعا

کہ پڑھے جو کوئی یہ میرا سخن
پا کرے تحریر اسے دل مین جا

وار دنیا مین جناب بے نیاز
اُسکو رکھے ہر گناہ بد سے باز

اور عقبیٰ مین اُسے حسب المراد
اپنی رحمت سے کرے محظوظ و شاد

اور رکھے جنت مین با امن و امان
از طفیل احمد آخر زمان

خاتمۃ الطبع

حمد و شکر بیشمار بارگاہ حضرت آفریدگار ہے جس نے واسطے عطای جزاے اعمال نیک و بد بندون کے روز قیامت کو ٹھہرایا اور اُسپر ایمان لانے کا حکم فرمایا اور صلوٰۃ و سلام غیر معدود تا روز قیام اُسکے رسول مقبول محمد مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اُنکی آل اطہار اور اصحاب اخیار رضی اللہ عنہم پر نازل ہو جنھون نے آثار و علامات قیامت سے خبردار کیا اور احوال روز آخرت اور نعمتہاے جنت اور عذابہاے جہنم سے ہوشیار کیا اما بعد جاننا چاہیے کہ یہ رسالہ ہدایت مقالہ مشتمل احوال مفصل آخرت پر موسوم باسم تاریخی آثار محشر بعد تصحیح مطبع رزاقی واقع کانپور مین حسب ایماے حاجی محمد سعید صاحب تاجر کتب کلکتہ خلاصی ٹولہ نمبر ۸۵ و حاجی محمد عبد الصمد صاحب مہتمم مطبع و مالکان مطبع رزاقی سلمہما اللہ الباقی ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ کو حلیۂ طبع سے آراستہ ہوا۔

مناجات مسمی بجامع الحاجات تصنیف محمد خان قندھاری

کاش جاوے یہ میرا سر یا رب
تیرے کوچے مین ہو گذر یا رب

التجا میری عاجزی کے ساتھ
ہووے مقبول رو نکر یا رب

ہے غفور و رحیم تیری صفت
مہربانی کی کر نظر یا رب

قول تیرا ہے ان یشاء اللہ
مجکو یہ بھی ہے یہ خبر یا رب

وَمَا تَشَاءُونَ اِلَّا اَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ

کسکو طاقت ہے رہ بتانے کی
تو ہی ہادی ہے راہبر یا رب

رکھ مجھے در پہ اپنے یا اللہ
نہ پھرا مجکو در بدر یا رب

نفس بیجا ہے ذلت و خواری
تو بچا ہے نہ ہو ضرر یا رب

روز و شب مانگتا ہون تجھسے پناہ
نفس کے شر سے الحذر یا رب

اور عنایت سے تیری مین پاؤن
نفس پہ فتح اور ظفر یا رب

ہو دعا مانگون مین وہ ہو مقبول
دے زبان کو مری اثر یا رب

ہیگا مختار انس و جان کا تو
شمس تیرا ہے اور قمر یا رب

تجھ سوا کس سے مین کہون جاکر
کون میرا ہے داد گر یا رب

سب کا فریاد رس ہے تو اے رب
مین بھی تیرا ہون اک بشر یا رب

شَاكِرِيْنَ لِنَعْمَائِكَ صَابِرِيْنَ عَلٰى بَلَائِكَ

نعمتون مین مجھے تو رکھ شاکر
اور صابر بلا پہ کر یا رب

حکم سب تیرے مین بجا لاؤن
دے تو توفیق اس قدر یا رب

نہ قضا مجھسے ہو نماز کبھی
عصر و مغرب عشا سحر یا رب

اور رکھ ظہر پہ مجھے مضبوط
باندھے اسیر ہون کمر یا رب

آوے رمضان کا مہینا جب
ساتھ روزون کے ہو بسر یا رب

اور تو انگر تو کر غنی مجھکو
دے خزانے سے اپنے زر یا رب

تا ادا مین کرون زکوٰۃ تری
فضل سے تیرے گھر بگھر یا رب

امن و توشہ نصیب یا رب ہو
حج کے خاطر کرون سفر یا رب

دن بھی اسدن ہو حج اکبر کا
میرا کعبے مین ہو گذر یا رب

باندھ احرام حج کو لاؤن بجا
اور قربان کرون شتر یا رب

جاؤن کعبے سے پھر مدینے مین
ہووے واں حاضری بسر یا رب

اور شفیع کر مرا نبی اسدن
مر کے جیوینگے جب بشر یا رب

لا تقنطوا ہی حق کلام ترا
روز محشر مین کر نظر یا رب

اور لا تقنطوا کہا تو نے
جرم میرے معاف کر یا رب

آوے جب وقت موت کا میری
دفع شیطان ہو حیلہ گر یا رب

بھاگے ابلیس اپنے لے لشکر
فضل کی تیری ہو سپر یا رب

اور ملک آوے آشنا صورت
جان کندن کے وقت پر یا رب

نکلے اسدن زبان سے لا الٰہ
پڑھ کے کلمے کو جاؤن مر یا رب

لے ملک روح کو کرے پرواز
کھول مجھپر فلک کا در یا رب

پہنچون مین جبکہ تا بہ علیون
واں پہ لکھا ہے خیر و شر یا رب

وَمَا اَدْرٰكَ مَا عِلِّيُّوْنَ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ